قدیم و جدید ضرب الامثال پر پہلی جامع کتاب

ہندی ضرب المثل مسمی بہ

مجمع الامثال

از

شیخ محمد مہدی واصف

مرتبہ

ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال

اسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو

عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد

C جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب: مجمع الامثال
مقدمہ و تدوین: ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال
سنہ اشاعت: جنوری ۱۹۹۹ء
کمپیوٹر کتابت: محمد صلاح الدین، اشفاق احمد
کمپوزنگ: ورڈ ماسٹر کمپیوٹر پبلی کیشنز سنٹر
11-3-855 ، نیو ملے پلی، حیدرآباد
فون نمبر 3342212

طباعت:
قیمت: 80/=

ملنے کا پتہ

ورڈ ماسٹر کمپیوٹر انفارمیٹک سنٹر

11-3-855 ، نیو ملے پلی، حیدرآباد۔ 500 001

فون نمبر 3342212

Acc. No.
533

اماں کے نام

Andhra Pradesh, Hyderabad
ఆంధ్రప్రదేశ్ హైదరాబా

مرتب کے بارے میں

نام : محمد افضل الدین اقبال ۔ قلمی نام: محمد افضل اقبال
ولدیت : مولوی محمد شرف الدین صاحب مرحوم بانی و معتمد کل ہند صنعتی نمائش: حیدرآباد

قابلیت : بی ۔ ایس سی، ایم ۔ اے، پی ایچ ڈی ڈپلوما عربی، ڈپلوما فارسی
ملازمت : اسوسی ایٹ پروفیسر اردو ۔ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد
سکونت : 11-3-855 نیو ملے پلی، حیدرآباد ۔ ۵۰۰۰۰۱ (اے ۔ پی)

تصانیف

۱۔ تذکرہ سعید (اردو انگریزی)

۲۔ مدراس میں اردو ادب کی نشو نما (جلد اول)

(آندھرا پردیش اردو اکیڈیمی سے پہلا انعام پانے والی یہ کتاب مدراس یونیورسٹی کے ایم ۔ فل کے ند
میں شامل ہے)

۳۔ فورٹ سینٹ جارج کالج (اتر پردیش اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ)

۴۔ جنوبی ہند کی اردو صحافت (اتر پردیش اور مغربی بنگال اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ)

۵۔ اردو کا پہلا نثری ڈرامہ (اتر پردیش اور آندھرا پردیش اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ)

۶۔ مجواب اعظم و مثنوی اعظم نامہ (آندھرا پردیش اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ)

۷۔ شمس العلماء قاضی عبید اللہ اورینٹل لائبریری مدراس کے اردو مخطوطات
(بہ اشتراک ڈاکٹر محمد غوث)

۸۔ امانتی کتب خانہ، خاندان شرف الملک مدراس کے اردو مخطوطات
(بہ اشتراک ڈاکٹر محمد غوث)

۹۔ دکنی ادب کا مطالعہ (بہ اشتراک پروفیسر سیدہ جعفر)

۱۰۔ حکایات لطیفہ (آندھرا پردیش اردو اکیڈمی کی ایوارڈ یافتہ)

ضرب المثل اور اس کی اہمیت

ضرب المثل عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنی کہاوت کے ہیں ۔ یہ وہ جملہ ہے جو مثال کے طور پر بیان کیا جائے ۔ ضرب المثل زبان کا جوہر ہوتے ہیں ان کے بغیر زبان کی کیفیت ایک بے روح قالب کی سی ہوتی ہے جملے کی تراش خراش میں ضرب الامثال کو بڑا دخل ہے ان کے بر محل استعمال سے جملے اور شعر دونوں کے حسن کو چار چاند لگ جاتے ہیں جس طرح شارٹ ہینڈ سے طویل عبارتیں اور طویل تقریریں غیر معمولی اختصار میں لائی جاتی ہیں اسی طرح کہاوت و ضرب الامثال کے ذریعہ تفصیلات کا ایک موثر اور جامع خلاصہ پیش کیا جاتا ہے ۔ ضرب الامثال یا کہاوتیں مختلف قوموں اور مختلف ملکوں کی آب و ہوا اور سرزمین میں نشو و نما پاتی ہیں اور مختلف تجربوں اور مشاہدوں یا قیاسات اور حادثات کا اثر اور نچوڑ ہوتی ہے اس لئے اس کی تعریفیں بھی مختلف ہیں ۔ ارسطو نے ضرب المثل کی یہ تعریف کی ہے کہ "قدیم فلسفہ کے بچے کھچے سچے اور مختصر ٹکڑے ہیں" ۔ وہ کلام مختصر جس کو اکثر عوام بار بار استعمال کریں ضرب المثل ہے علامہ تفتازانی نے ضرب المثل کو مشاہدوں اور تجربوں کی یہ صحیح کلید قرار دیا ہے ۔ علامہ شہرستانی کا کہنا ہے "دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے حتی الامکان اس کے صحیح نتیجہ پر استدلال کرنا ضرب المثل ہے" ۔

غرض کہاوت یا ضرب المثل ان تجربوں ، مشاہدوں ، نظاہر، قیاسات اور خیالات کا خلاصہ ہوتے ہیں جو پہلے عمل میں آچکتے ہیں اور جن کی بابت بہت کچھ کہا سنا گیا ہوتا ہے اس واسطے اسے کہاوت کہا جاتا ہے ۔ ضرب المثل کے معنی مثال مارنے یعنی مثال دینے کے بھی ہوتے ہیں اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو کہاوت کا ہے کہاوتیں عموماً عام مذاق کے مطابق ہوتی ہے ۔ اس واسطے عوام الناس ان کے زیادہ تر فریفتہ ہوتے ہیں ۔ ضرب الامثال جواہرات کے ریزے ہیں اور سونے کے مول انھیں لیا جاسکتا ہے لیکن بقول لارڈ چیسٹرفلیڈ عام طور پر اہل علم میں امثال کا استعمال کم ہوتا ہے ۔

ضرب الامثال انگریزوں کی دین:۔

اردو میں ضرب الامثال کی اہمیت کا اندازہ سب سے پہلے سامراجی انگریزوں کو ہوا۔ ڈاکٹر محی الدین قادری زور کا بیان ہے کہ تھامس روبک (Thomas Rocbuck) نے اردو ہندی محاوروں کی کتاب مرتب کی تھی۔ تھامس روبک فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے معتمد اور پروفیسر اردو مقرر ہونے سے پہلے فورٹ سینٹ جارج کالج مدراس سے وابستہ تھے انھوں نے اپنے قیام مدراس ہی کے زمانے میں مدراس سے برٹش انڈیا مانی ٹر (British India Monitor) کی دو جلدیں شائع کی تھیں ان میں اردو کہانیاں، جملے، مکالمے اور کہاوتیں وغیرہ شامل ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ انھوں نے ترجمان ہندوستان (Hindustan Interpreter) اور لغت جہاز رانی بھی مرتب کی تھی۔ جن میں اردو زبان کے ابتدائی مسائل اور بحریہ و جہاز رانی کی اصلاحیں اور ایسے انگریزی اردو الفاظ اور جملوں کا کثیر ذخیرہ ہے جو انگریز کمانڈروں کو میدان جنگ اور بارکس میں ہندوستانی سپاہیوں کے ساتھ بول چال میں کارآمد ہو سکتے ہیں۔ اہل یورپ کو اردو زبان کی تحصیل میں ان کتابوں سے بہت مدد ملتی رہی۔

اردو ضرب الامثال پر قدیم ترین کتاب ہندی ضرب المثل مسمی بہ مجمع الامثال:

اردو میں ضرب الامثال پر پہلی تفصیلی کتاب جو اب تک دستیاب ہوئی ہے وہ "ہندی ضرب المثل" ہے جس کا ایک مخطوطہ گورنمنٹ اورینٹل منسکرپٹ لائبریری

حیدرآباد میں محفوظ ہے اگرچہ اس مخطوطے پر مصنف کا نام نہیں ہے لیکن ہماری تحقیق ہے کہ یہ مہدی واصف کی تصنیف ہے۔ فورٹ سینٹ جارج کالج مدراس کے نامور اہل قلم و استاد شیخ محمد مہدی واصف (المتوفی ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۸۷۳ء) نے بھی اپنے انگریز طلباء کے لئے ہندی (اردو) ضرب الامثال جمع کی تھیں چنانچہ اس کا ایک مخطوطہ کتب خانہ و ادارہ تحقیق مخطوطات مشرقی حکومت آندھرا پردیش

(Govt. Oriental Manuseripts Library & Reserch institute Hyderabad)

کی تحویل میں ہے وہ ان ہی کا تحریر کردہ مسودہ ہے جس میں انھوں نے بعض جگہ اصلاح کی ہے یا اضافہ کیا ہے اگرچہ اس مخطوطہ میں نہ دیباچہ ہے اور نہ مقدمہ نہ کہیں مرتب / مصنف کا نام درج ہے اور نہ ہی کاتب کا نام ہے اور نہ کہیں سنہ تصنیف درج ہے ترقیمہ میں صرف اتنی عبارت ہے:

"تمت تمام شد ہندی ضرب المثل بتاریخ یازدہم جمادی الاول ۱۲۴۳ھ (م یکم ڈسمبر ۱۸۲۷)

اس طرح اس مخطوط سے صرف اس قدر ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۱/ جمادی الاول ۱۲۴۳ھ مطابق یکم ڈسمبر ۱۸۲۷ء کو مکمل ہوا۔ اس مخطوطے میں دو فصل ہیں پہلی فصل میں (۱۱۴۴) ضرب الامثال اور دوسری فصل میں پھر حروف تہجی کے اعتبار سے (۱۵۶۰) کہاوتیں درج ہیں اس طرح یہ مخطوط جملہ (۲۷۰۴) دو ہزار سات سو چار کہاوتوں کا مجموعہ ہے۔ دوسری فصل کو اس مخطوطہ میں دوئم از سر نو لکھا گیا ہے۔ اس مخطوطے میں نہ کہاوتوں کی تشریح ہے اور نہ کوئی توضیح صرف ایک دو جگہ مشکل الفاظ کے معنی دے دیئے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے یہ مخطوطہ انگریز طلباء کے مطالعے

میں تھا یا اس کے ذریعے انگریزی طلباء کو اردو کہاوتیں سمجھائی جاتی تھیں ۔ مہدی واصف کے کسی انگریز شاگرد نے ان ضرب الامثال کو انگریزی تشریح کے ساتھ "کتاب الامثال" کے نام سے شائع کیا تھا جب یہ کتاب ۱۸۴۴ء میں اس وقت کے دیوان ریاست کرناٹک مولوی عبدالوہاب مدار الامراء کی نظر سے گذری تو انھوں نے ایسے پسند فرما کر اپنے عزیز شاگرد شیخ محمد مہدی واصف سے جو نواب مدار الامراء کے بھائی مولوی صبغتہ اللہ قاضی بدر الدولہ کے بھی عزیز شاگرد تھے اردو ترجمہ کی فرمائش کی۔

چنانچہ مہدی واصف لکھتے ہیں:

"جب کتاب الامثال ہندی (اردو) زبان میں جس کا حل لسان فرنگی میں لکھا ہوا تھا عارف معقول منقول دانائے فروع و اصول حضرت مولوی عبدالوہاب صاحب المخاطب شرف الملک شرف الدولہ محمد غوث خان بہادر غالب جنگ دیوان سرکار فیض آثار امیرالہند والاجاہ نواب غلام محمد غوث خاں بہادر مدظلہ العالی کی نظر مبارک سے گذری اس کو پسند فرما کر اس خاکسار کو جوان کے برادر رفیع الشان حضرت مولوی محمد صبغتہ اللہ صاحب عمدۃ العلما بدر الدولہ عظیم نواز خان معتمد جنگ بے تلامذہ سے تھا اور انگریزی میں کچھ ایک مہارت رکھتا تھا حکم کیئے کہ اگر اس کا ترجمہ ہندی (اردو) میں لکھا جاوے تو اکثر خاص و عام اس کے دیکھنے سے محظوظ ہوں" یہاں اتنا اشارہ ضروری ہے کہ مہدی واصف اپنے وقت کے ایک بلند پایہ ادیب، شاعر اور مترجم تھے وہ نہ صرف اردو، فارسی، عربی، ترکی، فرانسیسی اور انگریزی بلکہ مرہٹی، ٹامل اور سنسکرت کے بھی ماہر تھے وہ متعدد کتابوں کے مرتب، مولف اور مترجم ہیں،

انگریزی، فارسی اور سنکرت کی لغت کی کتابوں کو بھی انھوں نے مرتب کیا تھا (ان کے تفصیلی حالات آگے درج ہیں) نواب مدار الامراء کے حکم کی تعمیل میں مہدی واصف ۱۲۵۹ھ مطابق ۱۸۴۳ء میں کتاب الامثال" کا ترجمہ شروع کیا اور ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۴ء میں اسے مکمل کیا چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"حقیر اس عالم روشن ضمیر کا حکم بجالا کے سنہ باراسو انسٹھ ہجری میں اس کتاب کو لکھنا شروع کیا آخر سنہ باراسو ساٹھ ہجری کے وسط میں یہ نسخہ عجیب جس کا نام "مجمع الامثال" رکھا گیا اختتام کو پہنچا"۔

مجمع الامثال جب مکمل ہوا تو اسی سال ماہ ربیع الثانی ۱۲۶۰ھ میں امیر الہند والاجاہ نواب محمد غوث خان بہادر کے دیوان مولوی عبد الواہاب کو مدار الامرا مدبر الملک مختار الدولہ وزارت خان بہادر ارسطو جنگ اور بدر الدولہ کو خدمت افتا کے عوض خدمت قضا عطا ہوئی اور خطاب قاضی الملک منصف الدولہ معدلت خان بہادر مستعد جنگ عنایت ہوا۔

مجمع الامثال کا واحد قلمی نسخہ جو دبیز بادامی رنگ کے (۳۹۴ صفحات) اور ۲۳ x ۱۲ سنٹی میٹر سائز پر مشتمل ہے اس وقت کتب خانہ سعیدیہ حیدرآباد میں محفوظ ہے یہ خوش خط نسخہ مہدی واصف نے خود تیار کروا کر نواب مدار الامراء کی خدمت میں پیش کیا تھا سرورق پر دیوان ریاست کرناٹک (تامل ناڈو) مولوی عبد الوہاب مدار الامراء بن مولوی محمد غوث شرف الملک دیوان ریاست کرناٹک نے اپنے ہاتھ سے حسب ذیل عبارت لکھی ہے:

"ہندی ضرب المثل مسمی بہ مجمع الامثال تصنیف شیخ محمد مہدی صاحب سلمہ

اللہ تعالیٰ ۔ مالکہ عبدالوہاب بن محمد غوث عفی اللہ عنہما ۔ آمین "

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ " ہندی ضرب المثل " (جس کا مخطو اورینٹل مسنکرپیٹ لائبریری اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد میں محفوظ ہے) اور مج الامثال (جس کا مخطوطہ کتب خانہ سعیدیہ میں محفوظ ہے) ایک ہی کتاب کے دو نام ہی " مجمع الامثال " میں وہی کہاوتیں ہیں جو " ہندی ضرب المثل " میں موجود ہیں ۔ فر صرف یہ ہے کہ " ہندی ضرب المثل " میں کہاوتوں کی تشریح و توضیح نہیں ہے جبکہ مجمع الامث میں ان کی تشریح و توضیح دی گئی ہے ۔ دونوں میں طرزِ تحریر یکساں ہے ۔ املا بھی یکساں ۔ نواب مدار الامراء کتاب کے قدیم نام " ہندی ضرب المثل " سے واقف تھے ان ہی خواہش پر اس میں تشریح و توضیح کا اضافہ ہوا تھا اس لئے انھوں نے " مجمع الامثال " سرورق پر " ہندی ضرب المثل مسمی بہ مجمع الامثال " لکھا وہ اس حقیقت سے بھ واقف تھے کہ یہ ترجمہ نہیں مہدی واصف کی کاوش اور ان کی محنت کا نتیجہ ہے چنانچ انھوں نے سرورق پر " تصنیف شیخ محمد مہدی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ " لکھا ۔ اس طرح " ہندی ضرب المثل " میں مدار الامراء کی خواہش پر تشریح و توضیح کا اضافہ ہوا واصف نے لکھا ہے ۔

" اس مجمع الامثال میں اوصاف قدیم و جدید ہر دو جمع کر کے ذکر کیا ہو تا خلق کو اشتباہ نہ ہو " ۔ " مجمع الامثال " میں مختصر جملوں میں ضرب الامثال کی بڑی اچھ تشریح کی گئی ہے ۔ بعض جگہ فارسی ضرب الامثال کے حوالے بھی ہیں ۔ مہدی واصف نے ضرب الامثال حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی ہیں ۔ ان میں متعدد ضرب الامثال ایسی ہیں جن کا استعمال سمجھنے کے لئے محض ان کے معنی جان لینا ہی کافی نہیں

بلکہ ان کے محل استعمال سے واقفیت بھی ضروری تھی بعض ایسی کہاوتیں ہیں جو اپنا مفہوم خلاف معنی دیتی ہیں اس لئے اس کی ضرورت تھی کہ تشریح کے ساتھ ساتھ اہل زبان جن موقوں پر انھیں استعمال کرتے ہیں ان کی بھی وضاحت کی جائے چنانچہ مہدی واصف نے "مجمع الامثال" میں یہ کام بڑی محنت اور بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ اس کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے مطالعہ سے اس عہد کے لوگوں کے ذوق سلیم، ان کے خیالات اور معاشرت کا پتہ چلتا ہے۔

"ہندی ضرب المثل" کی نظر ثانی شدہ اور مکمل کتابی صورت "مجمع الامثال" ہے۔ اردو میں تاحال یہی قدیم و جدید کہاوتوں کا پہلا جامع اور مکمل ضخیم مجموعہ ہے۔

۱۸۸۶ء میں دہلی کالج کے استاد مولوی سبحان بخش نے "محاورات ہند" اردو کے "نوآموزوں" اور "نووارد صاحب لوگوں" کی خاطر مکمل کر کے شائع کی تو اس کے دیباچہ میں لکھا:

"محاورات کی طرف ابھی تک کسی کا خیال رجوع نہیں ہوا اور نہ آج تک کسی نے جمع کیئے"

مولوی سبحان بخش کو اس کا علم نہ تھا کہ ان کی "محاورات ہند" کی تکمیل سے ساٹھ سال پہلے مہدی واصف کی ہندی ضرب المثل اور بیالیس ۴۲ سال پہلے فورٹ سینٹ جارج کالج مدراس کے مشہور اہل قلم محمد مہدی واصف "مجمع الامثال" لکھ چکے تھے۔ اور اس صنف کی اہمیت کا اندازہ بھی کر لیا تھا۔

ضرب الامثال پر ایک اور قدیم کتاب:۔

"مجمع الامثال" کے علاوہ محاورات، ضرب الامثال کی ایک اور قدیم کتاب

" خزائین الامثال " ہے جسے ۱۸۵۴ء میں میر شمس الدین فیض نے مرتب کیا تھا۔ اس طرح یہ کتاب بھی مجمع الامثال کے دس سال بعد مرتب ہوئی ہے۔ " خزائین الامثال" میں صرف اردو شاعری میں استعمال ہونے والے محاورے اور امثال ردیف وار جمع کیئے گئے ہیں جبکہ مجمع الامثال میں ہر طرح کے ضرب الامثال موجود ہیں۔ " خزائین الامثال " کا تاریخی نام " دستور الشعراء " ہے اس کتاب کو مرتب کر کے میر شمس الدین فیض نے مہدی واصف کی طرح اپنی یہ کتاب اپنے وقت کے دیوان ریاست حیدر آباد نواب سر سالار جنگ مختار الملک کی خدمت میں بطور نذر پیش کی تھی۔ ضرب الامثال کی یہ دونوں قدیم ترین کتابیں ابھی تک شائع نہیں ہوئی ہیں۔ خزائین الامثال کے مخطوطے کتب خانہ سالار جنگ اور گورنمنٹ اورنٹیل منسکرپٹ لائبریری حیدر آباد میں محفوظ ہیں۔

ضرب الامثال کے قدیم مطبوعہ نسخے:۔

اردو میں ضرب الامثال کی متعدد کتابیں اب تک شائع ہو چکی ہیں پہلی مطبوعہ کتاب دہلی کالج کے مولوی سبحان بخش کی " محاورات ہند " ہے جو ۱۸۸۶ء میں طبع ہوئی۔ ۱۸۸۷ء میں لالہ سورج نرائن نے " مخازن الامثلہ " لکھی اس میں ڈیڑھ ہزار فارسی ضرب الامثال مع اردو ترجمہ درج ہیں۔ ۱۸۸۷ء ہی میں منشی محبوب عالم اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے پنجاب سے " محبوب الامثال موسوم بہ رسالہ ضرب الامثال السنہ خمسہ " شائع کی جس میں انگریزی، عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کے ہم معنی اور ہم مطلب ضرب المثلیں بالمقابل درج ہیں۔ ڈاکٹر فیلسن کے اسٹنٹ منشی چرنجی لال کی ہندوستانی " مخزن المحاورات " ۱۸۹۸ء میں دہلی سے شائع ہوئی ۱۹۰۳ء میں راجہ راجیشور راؤ اصغر

نے رسالہ "گنجینہ۔ امثال" شائع کی اس میں تقریباً ایک ہزار ایسی ضرب الامثال ہیں جو روزانہ بول چال میں استعمال ہوتی ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں مرزا سلطان احمد ممبر بورڈ آف روینو نے بہاولپور سے "امثال" شائع کی۔ اس میں ضرب الامثال کی اہمیت اور ماہیت پر فلسفیانہ بحث ہے اور آخر میں پنجابی ضرب المثلیں معہ اردو ترجمہ درج ہیں۔ مولانا اشہری نے زنانہ اردو بول چال موسوم بہ "لغات الخواتین" "کارخانہ پیسہ اخبار لاہور سے شائع کی اس میں اردو زبان کے وہ عام محاورات پیش کیئے گئے ہیں جو عورتیں گھروں میں بولتی ہیں۔ ان کی تشریح بھی درج ہے اور ساتھ ہی طریق استعمال کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ منشی شاد بہار کانپوری کی "فرہنگ شفق" ۱۹۱۹ء میں لکھنو سے شائع ہوئی یہ محاورات اردو کا ایک گنجینہ ہے۔

محمد نجم الدین مدرس اینگلو عربک اسکول دہلی کی "نجم الامثال" میں چار ہزار ضرب الامثال ہیں۔ حافظ جلال الدین احمد جعفری نے اپنی کتاب "خزینتہ الامثال" میں دو ہزار تین سو اردو امثال معہ سند پیش کی ہے۔ پروفیسر مسعود حسن رضوی ادیب کی "فرہنگ امثال" بھی قابل ذکر ہے اس میں فارسی اور عربی کے ان اقوال و اشعار کو جمع کیا گیا ہے جو اردو میں ضرب المثل بن گئے ہیں یا بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں خواجہ عبدالجید دہلوی کی "ضرب الامثال" مکتبہ جامعہ دہلی سے شائع ہوئی۔ ضرب الامثال پر ایک تحقیقی کتاب ابھی حال میں "اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو" کے نام سے ماڈرن پبلشنگ ہاؤس دہلی سے شائع ہوئی ہے اس کے مصنف ڈاکٹر یونس اگاسکر ہیں۔ اس کتاب میں ضرب الامثال کے لسانی اور معاشرتی پہلوؤں پر اچھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

غرض جس طرح عربی میں " امثال العرب " اور " امثال القرآن " پر مسن
کتابیں ہیں اسی طرح اردو میں بھی ضرب الامثال پر کتابوں کی کمی نہیں ۔ ض
الامثال اپنی صداقت، ایجاز اور اسلوب کی دل نشینی کی وجہ سے مطالب کو واضح
روشن کرنے کے ساتھ ساتھ عوام و خواص کو یکساں طور پر متاثر کرتی ہیں ۔ ز
ارتقاء کے مدارج طے کرتی ہوئی اپنے قدیم روپ کو بدلتی رہتی ہے لیکن ض
الامثال میں قدامت کا حسن تغیر و تبدل سے اکثر بے نیاز رہتا ہے آج اردو میں بہ
سے الفاظ متروک ہو چکے ہیں لیکن ضرب الامثال میں آج بھی بولے جاتے ہیں
کہاوتیں ایک تجربہ کی بنیاد پر تدوین پاتی ہیں اس لئے ان کا اثر اور نتیجہ ناظرین کے
اخلاق اور سوشیل رنگ میں بہت ہی اعلیٰ نکل سکتا ہے ۔

مہدی واصف کے حالات اور علمی کارنامے ۔ ایک مختصر جائزہ: ۔

مجمع الامثال کے مصنف و مرتب مہدی واصف کے تفصیلی حالات راقم الحروف
کتابوں، مدارس میں اردو ادب کی نشو و نما اور فورٹ سینٹ جارج کالج دکنی زبان
ادب کا ایک اہم مرکز نیز حکایات لطیفہ ۔ اردو کی قدیم ترین دلچسپ مختصر کہانیاں می
بیان کئے گئے ہیں یہاں مختصر طور پر ان کے حالات اور علمی کارناموں کا ایک مختصر جائ
پیش ہے ساتھ ہی جدید معلومات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے ۔

شیخ محمد مہدی واصف ابن محمد عارف الدین خان ابن حافظ محمد معروف برہا
پوری عراق کے مشہور شہر موصل کے صدیقی خاندان سے تعلق رکھتے تھے ان کا خاندا
بہ سلسلہ تجارت ہندوستان آیا اور برہان پور میں سکونت اختیار کی تھی ۔ مہدی
واصف کے والد عارف الدین خان رونق بیس سال کی عمر میں نواب ارکاٹ عمد

الامراء کی سرکار میں ملازم ہوئے اور نواب موصوف کے فرزند نواب تاج الامرا ماجد کے مصاحب مقرر ہوئے ۔ رونق عالم و فاضل اور فارسی کے جید شاعر تھے وہ مولوی باقر آگاہ کے شاگرد تھے ان کا ۱۸۵۵ء میں انتقال ہوا ۔

شیخ محمد مہدی ۱۸۰۲ء مطابق ۱۲۱۷ھ میں مدراس میں پیدا ہوئے علوم متداولہ کی تحصیل لپنے والد اور لپنے وقت کے مشہور علماء سے کی اور اپنی فطری ذکاوت کی وجہ سے مختلف السنہ میں مہارت حاصل کی اور صرف و نحو ، منطق و معانی ، عقائد ، فقہ حدیث اور تفسیر جیسے علوم سیکھے وہ عربی و فارسی کے بلند پایہ عالم تھے ۔ ترکی ، فرنچ اور انگریزی کی قابلیت بھی اعلیٰ درجہ کی تھی ۔ تلگو ، کنڑی تامل ، مراہٹی اور سنکرت کے نہ صرف زبان دان بلکہ نوشت و خواند کی کافی استعداد رکھتے تھے ۔ ۱۸۱۹ء میں جبکہ وہ سترہ سال کے تھے تراب علی نامی کے توسط سے فورٹ سینٹ جارج کالج مدراس میں اہل فرنگ کی تعلیم کے لئے مامور ہوئے اور سترہ سال تک لپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے اور ۱۸۳۵ء میں وظیفہ حاصل کیا اور بطور خود سال ہا سال درس و تدریس ، تصنیف و تالیف اور ترجمہ کتب کا کام انجام دیتے رہے ۔

مہدی واصف ۱۸۱۹ء سے ۱۹۳۵ء یعنی سترہ سال تک فورٹ سینٹ جارج کالج سے وابستہ رہے اور ان کی بعض کتابیں جیسے حکایات دل پسند ، لطائف عجیبہ اور حکایات نادرہ فورٹ سینٹ جارج کالج مدراس کے نصاب میں شامل تھیں فورٹ سینٹ جارج کالج سے وظیفہ حسن خدمت پانے کے گیارہ سال بعد ۱۸۴۵ء میں محمد حسین شیرین سخن خان راقم میر مجلس مشاعرہ اعظم کے حسن توسل سے نواب ارکاٹ امیرالہند نواب محمد غوث خان اعظم کی محفل مشاعرہ اعظم میں داخل ہوئے بعد میں

محکمہ عالیہ میں مترجمی کی خدمت پر مامور کیئے گئے۔ ۱۸۵۵ء میں نواب محمد غوث خان اعظم کی وفات پر مہدی واصف حیدرآباد آئے اور برسوں حیدرآباد کے مشہور مدرسہ دارالعلوم میں عربی کے استاد کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیں۔ آخر ۳۰/ رجب ۱۲۹۰ھ مطابق ۲۵ / اگست ۱۸۷۳ء کو حیدرآباد ہی میں وفات پائی۔ مرحوم کے فرزند عبدالعلیٰ والہ نے حسب ذیل تاریخ رحلت لکھی۔

مہدی واصف رجب کی تیسویں   فضل حق سے مورد رحمت ہوئے
سال رحلت ان کا والہ نے کہا   آج واصف داخل جنت ہوئے

۱۲۹۰ھ

سخاوت مرزا کا بیان ہے کہ مہدی واصف سنی المذہب تھے صحابہ کبار سے بے حد انسیت و اعتقاد تھا۔ میانہ قد و قامت سرخ و سپید رنگ گھنی داڑھی، متوسط جسم اور گول چہرے کے آدمی تھے ترچناپلی کے مولوی سید جام عالم واعظ نقش بندی سے شرف بیعت حاصل تھا اور صاحب اجازت تھے۔ حیدرآباد دکن کے قیام میں یہاں کے مشہور بزرگ مولانا محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ صاجب کے عقیدت و ارادت سے مشرف ہوئے۔ (ترجمہ حدیقتہ المرام مطبوعہ کراچی پاکستان)

ابو محمد عمر الیافعی کا بیان ہے کہ مہدی واصف تقریباً تین سو کتابوں کے مصنف و مولف تھے۔ تین سو کتابوں کا مصنف یا مولف ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ واصف اپنے عہد کے بڑے ادیب، مصنف، مترجم، لغت نویس اور شاعر تھے۔ شمس الدین فیض جیسا استاد اپنے ہم عصر مہدی واصف کی عظمت کا معترف تھا۔ واصف کی (۲۲) کتابوں کا تعارف راقم الحروف کے مقالے "مدراس میں اردو ادب کی

نشو و نما" میں موجود ہے۔ بعد میں راقم الحروف کو اور تین کتابیں دستیاب ہوئیں یعنی دیوان مسکین، مثنوی دل مائل اور مثنوی قصہ اصحاب کہف۔ واصف کا مشہور تذکرہ معدن الجواہر بڑا نایاب تھا راقم الحروف کو اس نایاب تذکرہ کے صرف ایک نسخہ کا پتہ چلا ہے جو امانتی کتب خانہ خاندان شرف الملک مدراس میں موجود ہے۔ مثنوی دل مائل اور مثنوی قصہ اصحاب کہف بھی جن کے صرف ایک ہی مخطوطے کا پتہ چلا ہے وہ بھی امانتی کتب خانہ خاندان شرف الملک مدراس میں محفوظ ہیں۔ ان کتابوں پر علحدہ تفصیلی مضامین راقم لکھ رہا ہے اس لئے ان کی تفصیل یہاں نظرانداز کی جاتی ہے۔

مہدی واصف قادر الکلام شاعر تھے انھوں نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی اور دونوں زبانوں میں اپنے دیوان چھوڑے ہیں۔ انھوں نے فارسی شاعری کے لئے واصف اور اردو شاعری کے لئے مسکین تخلص استعمال کیا ہے چنانچہ ان کے فارسی دیوان کا نام ہی "دیوان واصف" اور اردو دیوان کا نام "دیوان مسکین" ہے۔ اردو نعتیہ دیوان "روضہ رضوان" بھی شائع ہو چکا ہے۔ ان کا کلام زبان کی سلاست و پاکیزگی، طرز بیان کی دلکشی و سادگی اور شاعرانہ بلند خیالی کا عمدہ نمونہ ہے

واصف ایک ماہر لغت نویس بھی تھے انھوں نے انگریزی، فارسی اور اردو کی ایک ضخیم لغت شائع کی اس طرح وہ پہلے ہندوستانی ہیں جنھوں نے انگریزی فارسی اردو لغت مرتب کی یہی نہیں انھوں نے سنسکرت اردو فارسی لغت "دلیل ساطع" کے نام سے شائع کی اس طرح وہ پہلے ہندوستانی ہیں جنھوں نے انگریزی فارسی اردو لغت مرتب کی یہی نہیں انھوں نے سنسکرت اردو فارسی لغت دلیل ساطع کے نام سے **شائع** کی اس طرح یہ لغت بھی اردو میں اپنی نوعیت کی پہلی کوشش ہے۔ واصف نے فارسی

اردو لغت بھی "مناظر اللغات" کے نام سے مرتب کی تھی جو افسوس اب تک شائع نہیں ہوئی اس لغت کا ایک مخطوط کتب خانہ سعیدیہ حیدر آباد میں موجود ہے "مناظر اللغات" بھی قدیم ترین فارسی اردو لغت ہے۔

مہدی واصف ایک تذکرہ نویسی کی حیثیت سے بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں انھوں نے فارسی زبان میں "معدن الجوہر" کے نام سے ایک ضخیم تذکرہ اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ یہ ہندوستان اور ایران کے فارسی گو شعراء کا تذکرہ ہے واصف نے عربی زبان میں بھی ایک تذکرہ حدیقۃ المرام کے نام سے لکھا ہے جو شائع ہو چکا ہے اس تذکرہ کا اردو ترجمہ ۱۹۸۲ء میں انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی سے شائع ہو چکا ہے اس کے مترجم سخاوت مرزا ہیں اس عربی تذکرہ میں علماء مدراس کے حالات مختصر طور پر پیش کیئے ہیں ان میں سے اکثر علماء سے ان کے شخصی تعلقات تھے اس کی وجہ سے یہ تذکرہ شک و شبہ سے بالاتر ہے۔

غرض واصف اپنے نثری اور شعری کارناموں کی وجہ سے ہمیشہ قدر کی نگاہوں سے دیکھے جائیں گے ایک ماہر لغت نویس اور ایک ماہر ضرب الامثال کی حیثیت سے بھی ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

پہلی فصل

۱) آ بلا گلے لگ

۲) آ بیل مجھے مار جا

گلے لگنا معانقہ کرنا بیل اول جانور مشہور ہے دونوں مثلیں ایکساں ہیں موردان کا وہ شخص ہے جو اپنی خوشی سے کسی بلامیں جاپڑے

۳) آپ بھلا تو جگ بھلا

یعنی جب آدمی نیک خلق اور بھلا ہو تو زمانے کے لوگ بھی اس سے بھلائی کرتے ہیں۔

۴) آپ ڈھاپ

(عیب خود بہ پوشی) یہ مثل ایسی ہے جیسا فارسی میں کہتے ہیں کار خود کن کار بیگانہ مکن برزمین دیگراں خانہ مکن۔

۵) آپ ڈبتے باہمنا جمانے ڈوبے

جنان بروزن درماں مردیکہ درمال اوبرہمنان راحصہ مقرر باشد کذافی دلیل ساطع مورد اس مثل کا وہ جو ساتھ دوسرے کو بھی لے مرے۔

۶) آپ ڈوبا تو جگ ڈوبا

یعنی جب ایک شخص پانی میں ڈوب مرا تو اس نے سارے جہاں سے ہاتھ دھویا۔

جہاں خوش است ولیکن حیات می باید   اگر حیات بناشد جہاں چہ کار آید

۷) آپڑی جھانٹ مدار کی شجاع چلے اجمیر

اپری بالائی جھانٹ پشم یشخ مدار نام درویشی شجاع نام تو انگری، اجمیر نام جائے یعنی شجاع یشخ مدار کے پاس سے آکر چلا جاوے اس کی بلا سے

۸) آپ کاج مہا کاج

کاج کار مہا بزرگ و عظیم یعنی آدمی کا خاص کام دوسروں کے مطالب کی بہ نسبت ہوا کرتا ہے۔

۹) اپنا پوت پرایا ڈھینگر

ڈھینگر کے معنی ناکارہ لکھا ہے یعنی ہر ایک آدمی اپنے بچے کو دوسروں کے لڑکوں بہتر سمجھتا ہے۔

۱۰) اپنا دام کھوٹا پرکھنے ہارے کو کیا دوس

دوس بادوم مجہول گناہ و خطا یہ مثل کسی کے برے لڑکے پر جس کے بد اطوار لوگ بیزار ہوں اطلاق کرتے ہیں۔

۱۱) اپنا رکھ پرایا چاکھ

مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو اپنا سرمایہ جتن کر رکھے اور دوسروں کے مال خیا کرے۔

۱۲) اپنا گھر ہگ بھر بیگانہ گھر تھوک کو ڈر

یعنی آدمی کو لازم ہے کہ غیر کے مکان میں مخلی بالطبع نہ ہو اور احتیاط سے رہے۔

۱۳) اپنا وقر اپنے ہاتھ ہے

وقر وقار اس میں بیان ہے عذر کرنے کا سبک مزاجی اور بد خلقی سے

۱۴) اپنا وہی جو اپنے کام آوے

معنی اس کے ظاہر ہیں۔

۱۵) اپنی اور بنا ہے واکی وہ جانے

"اور" باواو مجہول حد و نہایت و جانب کذانی دلیل ساطع "واکی" اس کی یعنی آدمی کو چاہیئے کہ اپنے جانب یا سرحد کو جتن کرے دوسرا اپنی سر کے باب میں مختار ہے قول تعالیٰ یا ایھا الذین علیکم انفسکم

۱۶) اپنی رادھا کو یاد کر

رادھا نام ہے کشن کی عورت کا۔ یہ مثل ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ کار خود کن کار بیگانہ مکن

۱۷) اپنی ران کھولے اور آپ ہی لاجوں مرے

لاج شرم و حیا یہ مثل کسی بے حیا مکار عورت پر اطلاق کرتے ہیں

۱۸) اپنی گڑیا سنوار دینا

گڑیا یہاں لڑکی سے مراد ہے مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو اپنی بیٹی کا دان دہیز سب تیار کرے اور داماد سے کچھ نہ مانگے۔

۱۹) اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہے

معنی اور مورد اس کے ظاہر ہیں

۲۰) اپنے منہ دھنا بائی

اپنے منہ شادی مبارک

اس مثل کی صراحت نہیں کی گئی ہے۔

۲۱) اپنے نین گنوا کے در در مانگے بھیکھ

مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو اپنی چیز ضائع کرکے دوسروں سے مانگتا پھرے

۲۲) اپنے نین مجھے دے تو گھلاتا پھر

گھلانا متعدی گھلنا باشد بمعنی لاغر شدن واز ہم پاشیدن مورد اس مثل کا وہی ہے جو اوپر گذرا

۲۳) آپ ہی میاں منگتا باہر کھڑے درویش

یعنی صاحب خانہ خود قلاش ہے فقیر کو کیا دیوے

۲۴) اتاولا سو باولا

اتاولا شتابکار باولا دیوانہ یعنی تعجیل دیوانگی کی علامت ہے

۲۵) اترا شحنہ مردک نام

اترا معزول جب کوتوال اپنی خدمت سے معزول ہو تو لوگ اس سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کی تحقیر کرتے ہیں

۲۶) اتنی تو رائی ہوگی جو راتبے میں پڑے

رائی خردل رایتا قسم از نا خورش جب کوئی چیز بقدر احتیاج موجود ہو تو یوں کہتے ہیں

۲۷) آتے آو جاتے جاو

اس میں بیان ہے کسی کی مختاری کا آمد و شد کے باب میں

۲۸) آتے کا نانو سہجا جاتے کا نانو مکتا

مکتا بضم اول مروارید کنزائی دلیل ساطع

۲۹) آٹا نبڑا بوچا سٹکا

نبڑنا تمام شدن بوچا کوشن بریدہ سٹکنا بفتح اول و دوم گریختن کنزائی دلیل مورد ا

مثل کا وہ ہے جو کھانے پینے کا اشتا ہے

۳۰) اٹکا بنیا سودا دیوے

اٹکا بنیا وہ دوکاندار جس کو کچھ پیشگی دئے ہوں

(۳۱) اٹھنی پینٹھ

اٹھنی پینٹھ وہ ہے کہ اہل بازار دوکانین اٹھا کے جانے پر ہوں مورد اس شخص پر جس کی دولت یا توانگری بہ زوال ہووے اطلاق کرتے ہیں

(۳۲) اٹھوں گانٹھ کمیت

یہاں گانٹھ سے مراد مفصل ہے کہتے ہیں کہ اس صفت کا گھوڑا بہت سخت اور چالاک ہوا کرتا ہے مورد اس مثل کا وہ آدمی ہے جو سرتاپا مفسد اور مکار ہو

(۳۳) آٹے کے ساتھ گھن پستا

ایک بلا میں جو اغنیا پر نازل ہو جب غربا و مساکین بھی مبتلا ہوں تو یوں کہتے ہیں۔

(۳۴) آٹے میں لون

اس سے ایک شے کی کمی اور قلت مراد ہے

(۳۵) اجڑے گھر کا بلینڈا

بلنڈا دو اسطوانہ کذا فی دلیل یہہ مثل کسی لمبے اور بد ہیئت آدمی پر اطلاق کرتے ہیں

(۳۶) اجگر کرے نہ چاکری پنچھی کرے نہ کام

داس ملوکا یہہ یوں کہے سب کے داتا رام

اجگر اژدہا پنچھی پرندہ داس ملوکا نام ہے ایک ہندو شاعر کا، رام خدا کا نام، اس میں بیان ہے اللہ کی رزاقی کا جو کاسب اور متوکل دونوں کو پالتا ہے کہتے ہیں کہ اژدہا اپنی جسامت کے سبب اپنا چارا پیدا نہیں کر سکتا پر منہ کھول کے جذب نسیم کرتا ہے اس پر جو پرندے اور کیڑے کہ اس کے رزق ہیں اس کے منہ میں داخل ہو جاتے ہیں

رزق را روزی رساں پر می دہد

۳۷) اجگر کے داتا رام

یہ مثل حذف کے ساتھ وہی ہے جو اوپر گذرا

۳۸) اجلی گذران

مورد اس مثل کے وہ قلاش اور فاقہ کش لوگ ہیں جو ظاہر میں اپنے کو سیر اور خوش حال بتلادیں

۳۹) اج نپوتی کل نپوتی تیسو پھولا سدا نپوتی

نپوتی عقیمہ اس میں بیان ہے کسی شخص کی سدا نومیدی کا۔

۴۰) احمد کی پگڑی محمود کے سر پر

جب کوئی شخص ایک کا مال چھین کے دوسرے کو دے تو یوں کہتے ہیں۔

۴۱) احمق سے پڑی بات کاڑھوا بنٹا توڑو دانت

احمق سے جب بات چیت کا اتفاق ہو تو جب تک گوشمالی نہ کریں وہ نہیں مانتا

۴۲) ادھر نہ ادھر یہ بلا کدھر

اس میں بیان ہے کسی قال کے ـــــــ کا یہہ بلا جو نازل ہوئی کدھر جاویگی

۴۳) ادھلی بہو بلینڈی سانپ دکھاوے

ادھلی آوارہ بلینڈا بلینڈی اسطوانہ یعنی جو بہو کہ آوارہ ہو اور گھر سے نکلنے کا ارادہ رکھتی ہے کہتے ہیں کہ سقف میں سانپ آگیا ہے۔

۴۴) آدھی مرغی آدھی بٹیر

یہ مثل کسی منافق ریاکار پر اطلاق کرتے ہیں

۴۵) آرسی میں منھ دیکھو

اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے عیب سے غافل رہ کے بیجا فخر کرتا ہو۔

۴۶) اڑتا غپا

جب اتفاقاً کسی کا تیر نشانے پر لگ جاوے تو یوں کہتے ہیں۔

۴۷) اڑتی اڑتی طاق بیٹھی

یعنی خبر افواہ سے خلایق کے جو نکلی آخر ثابت ہوگی۔

۴۸) اڑتے وڑتے قاضی کے سر پڑے

یعنی شہر میں کچھ فتنہ و آشوب ہو تو قاضی اس کا جواب دہ ہوگا۔

۴۹) استاد حجام نائی ہیں اور میرا بھائی کھوڑی
اور کھوڑے کا نکھیڑا مجھے تو آپ جانتے ہیں

استاد حجام نائی یہہ تینوں لفظ ایک معنی کے ہیں مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو لوگوں کے حصے کہیں سے لے کے آپ ہی ان کا مالک بن جائے۔

۵۰) اسی کی آمد چوراسی کا خرچ

کسی مسرف ور خرچ پر اطلاق کرتے ہیں۔

۵۱) آشتی اور جان جی کا ڈر

آشتی صلح اس میں بیان ہے کسی قوم کے پیمان شکنی اور بیوفائی کا۔

۵۲) اکیلا نہ ہنستا بھلا نہ روتا

یعنی ہر کام میں آدمی کا شریک درکار ہے۔

۵۳) آگ پانی کا بیر ہے

الضدان لایجتمعان۔

۵۴) آگ جانے لوہار جانے دھونکنے والے کی بلا جانے

دھونکنے والا وہ جو بھتا پھونکتا ہے مورد اس مثل کا وہ شخص ہے کہ جب دو آدمی ایک سختی میں سپڑیں تو آپ الگ رہے۔

۵۵) آگ کھائے انگارا ہگے

مراد اس سے گویا یہ آیت ہے ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔

۵۶) آگ لگے پر بلی کا موت ڈھونڈنا

۵۷) آگ لگے پر کوا کھودنا

یہ دونوں مثل یکساں ہیں مورد ان کا وہ نادان ہے جو ایک بلا آنے کے آگے اپنے بچاؤ کی تدبیر نہ کر رکھا۔

۵۸) آگ لگائے پانی کو دوڑتا

اس آتش افروز پر اطلاق کرتے ہیں جو دکھاوے کے لیے اپنی لگائی آگ بجھانے کی کوشش کرے۔

۵۹) آگ لگنتے جھوپڑے جو نکلے سو لابھ

یعنی کسی بخیل کے پاس سے جو کچھ مال ہاتھ آوے غنیمت ہے۔

۶۰) اگلے پانی پچھلے کیچ

کیچ کیچڑ جو لوگ ایک چشمے پر اول جا رہتے ہیں ان کو آب زلال (صاف، شفاف پانی) میسر ہوتا ہے جو تھوڑوں کے بعد جاتے ہیں کدکڑا پانی انھیں ملتا ہے اس میں ترغیب یہ ہے کہ کسی کام میں ڈھیل نہ کیا چاہیے۔

٦١) آگے پگ رکھے سیتھ بڑھے پاچھے پگ رکھے سیتھ جاے

پگ با کاف فارسی بروزن سگ قدم کزائی دلیل تھ ابرو و عزت یہہ مثل سپاہ پر اطلاق کرتے ہیں ۔

٦٢) آگے دوڑ پیچھے چوڑ

اس شاگرد پر اطلاق کرتے ہیں جو سبق زیادہ پڑہا کرے پر تمام آموختہ جوپٹ کر دے ۔

٦٣) اگے ناتھ نہ پیچھے پگا

ناتھ ریسمانے کو در بینی کاوان کنند پگا بفتح اول و تخفیف دوم رسنی کہ در گردن کاوان کنند ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جس کا کوئی ادیب اور ضابطہ نہ ہو ۔

٦٤) اگے ہاتھ پیچھے پات

کسی غریب مفلس پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنے پس و پیش کی شرم گاہ کو ہاتھ اور پتوں سے ڈہانپا ہو ۔

٦٥) آلا دے نوالا

آلا بروزن لالہ طاق و محراب یہہ مثل کسی کداطینت آدمی پر اطلاق کرتے ہیں کہتے ہیں کہ زماں پیشن میں ایک بادشاہ نے کسی فقیر کی بیٹی کو شادی کیا وہ باوجود اس دولت کے جب گھر میں اکیلی رہتی تو محراب میں روٹی کے ٹکڑے رکھ کے محراب سے بھیک مانگا کرتی ۔

٦٦) التیون بھانگ چوانی

التی مخارجہ عمارت بھانگ بنگ جب ایک گھر میں سب باشندے سفید ہوں تو یوں کہتے ہیں

۶۷) الٹا چور کوتوالے ڈانڈے

ڈانڈنا تاوان کرنتن جب چور عناد پر آتا ہے تو کوتوال سے ڈنڈلیتا ہے یہ مثل کسی عنادی آدمی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۶۸) الٹی سیفی

سیفی ایک دعا ہے جو کسی کی خرابی کے لئے پڑھتے ہیں جب پڑھنے والے پر وہ مصیبت رجوع کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۶۹) الٹی گنگا بہنا

جب خلاف عقل و عادت ایک کام واقع ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۷۰) الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی

معنی اور مورد اس کے ظاہر ہیں۔

۷۱) آلگا بھر بھرے چنے والا

چنے والا نخود فروش جب کوئی بوالفضول کسی کا پند نہ چھوڑے تو یوں کہتے ہیں۔

۷۲) الگئی بلگئی جلوے کے وقت ٹل گی

جب کوئی عورت کسی کے کام کے وقت کم ہو جاوے تو یوں کہتے ہیں۔

اللہ دو سینگ دیوے تو بھی قبول ہے

اس مثل میں راضی برضاء الہی رہنے کا بیان ہے۔

۷۴) اللہ کا دیا سر پر

یہ مثل بھی ویسی ہی ہے جو اوپر گذری۔

۷۵) اللہ ہی اللہ ہے

یہ کہاوت ۔۔۔۔۔ مایوسی کے عالم میں کہا کرتے ہیں۔

۷۶) اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے

بیڑا باد وم مجہول چیزیکہ از سبو ہا و چوب برای عبور دریا سازند۔

۷۷) آم املی کا ساتھ

ساتھ رفاقت آم تابستان (موسم گرما) میں پکتے ہیں اور املی زمستان (موسم سرما) میں پکتی ہے۔

۷۸) آم کھانے کو پیڑ گنے

اس مثل کے آخر کچھ فعل محذوف ہے جیسا آئے ہیں مراد اس سے یہ ہے۔ کہ ہم کو لازم ہے کہ کہیں سے کچھ نعمت مل جائے تو اس سے بہرہ یاب ہوں اور غیر ضروری تفتیشات کے در پے نہ رہیں۔

۷۹) آم کے آم گٹھلی کے دام

جب کوئی شخص کسی کو ایک چیز دیوے لو وہ اس کے لوازم (چیزیں) بھی مانگے تو یوں کہتے مثلاً اجزا کتاب کے دیوے تو صحاف کی اجرت بھی اس سے مانگے علی ہذا القیاس۔

۸۰) آمنے سامنے گھر کردن اور پیچ کردن میدان

یہ مثل کسی بے حیا رنڈی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۸۱) انت بھلے کا بھلا

انجام اچھے آدمی کا اچھا ہی ہوگا۔

۸۲) ان تلوں میں تیل نہیں

جب کوئی انکار ہدایت کا کرے یا حسن خلق سے مصرا ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۸۳) انتائے کا کاریگر

انتا یا انتاوا نام ایک جگہ کا (نام شہر) جہاں کے اہل حرفہ نپٹ بے سلیقہ ہوا کرتے ہیں مورد اس کا وہ صاحب حرفہ ہے جو چرانہ ہو۔

۸۴) اندھا بانٹے جوڑیاں پھر پھر اپنوں ہی کو

مورد اس مثل کا وہ ہے جو اپنے قرابت والوں کے سوائے دوسرے کسی پر احسان نہ کرے۔

۸۵) اندھا بگلا کیچڑ کھائے

مراد اس سے یہ ہے کہ نادان آدمی ہمیشہ ذلیل رہا کرتا ہے۔

۸۶) اندھا راجا چوپٹ نگری

چوپٹ خراب و تباہ یعنی پادشاہ غفلت سے ملک ویران ہو جائے گا۔

۸۷) اندھا کہے میں سرگ چڑھ موتوں مجھے کوئی نہ دیکھے

سرگ بروزن مرگ اسمان و عالم بالا و انرا سرک لوگ ہم گویند اس میں بیان ہے کسی کے جہل مرکب کا۔

۸۸) اندھا کیا چاہے دو آنکھ –

جب کوئی شخص کسی کو اس کے مرغوب کام کا حکم کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۸۹) اندھا گرو. بہرا چیلا مانگے ہرے دے بھیڑا

گرو مرشد چیلا مرید ہرا بروزن ارہ ہلیلہ بھیڑا نام میوہ جب ایک نادان دوسرے نادان کی بات نہ سمجھے تو یوں کہتے ہیں۔

۹۰) اندھا لکڑی ایک بار کھوتا ہے

مراد اس سے یہ ہے کہ آدمی بار بار غفلت سے اپنا نقصان نہیں کرتا۔

۹۱) اندھوں کے گاؤں میں کانا راجا

کانا واحد العین یعنی جاہلوں کی جماعت میں کسی ناقص کی ایسی قدر ہے جیسی مولوی کی

۹۲) اندھوں نے ہاٹ لوٹی

ہاٹ بازار جب ایک کا عجیب ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۹۳) اندھی پیسے کتا کھائے

یعنی کتا کھاے اس آٹے کو جو نابینا عورت پیستی ہے مورد اس مثل کا وہ جو اپنی کمائی کو جتن کرے۔

۹۴) اندھے کو جوا معاف ہے

جوا قمار اس مجرم پر اطلاق کرتے ہیں جو نادانی اور غفلت سے کچھ تقصیر کرے۔

۹۵ اندھے کے آگے روئے دونو دیدے کھوئے

جب کوئی شخص کسی بے پروایا بے انصاف کے روبرو اپنا درد دل بیان کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۹۶) اندھے کی لکڑی

ایسی چیز پر جو بہت کار آمدنی ہو اطلاق کرتے ہیں۔

۹۷) اندھے کے ہاتھ بٹیر

بیڑ جانور معروف جب ایک اچھی چیز کسی ناقدردان کے ہاتھ لگے تو یوں کہتے ہیں۔

۹۸) اندھی نگری چوپٹ راجا

اندھا راجا چوپٹ نگری دونوں کہاوت ایک ساں ہیں۔

۹۹) آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل

اوجھل خلوت و گوشہ گیری کذافی دلیل ساطع یعنی کسی کے سامنے جب کچھ کام نہ کیا جاوے تو ایسا ہے گویا ایک کوہ درمیان حائل ہوا۔

۱۰۰) آنکھ بھوٹی پیر گئی

پیر درد جب کوئی عزیز شئے ہاتھ سے جاتی رہے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۰۱) آنکھ پھوٹے گی تو کیا بھوں سے دیکھیں گئے

جب بھوں سے دیکھنا ممکن نہیں ہر آدمی کو لازم ہے کہ اپنی آنکھ بچاوے اس میں ایک ضروری چیز کے جتن کرنے کی ترغیب ہے۔

۱۰۲) آنکھ کی بدی بھوں کے روبرو

جب کوئی شخص کسی کی غیبت اس کے دوست کے روبرو کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۰۳) آنکھوں دیکھا بھسٹ پڑا کانوں سنا

اس میں بیان ہے کسی کے راز کے فاش ہونے کا۔

۱۰۴) آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک

قرۃ العین راحت جان۔

۱۰۵) آنکھوں کا اندھا نام نین سکھ

جب ایک شخص کسی چیز کا جھوٹا دعوا کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۰۶) آنکھوں کے آگے ناک سوجھے کیا خاک

سوجھنا دانستن و ادراک کردن اس میں تفصیل ہے قوت باحرہ کی شامے پر۔

۱۰۷) آنکھیں ہوئیں چار من میں آیا پیار

آنکھیں ہوئی اوٹ من میں آیا کھوٹ

اوٹ پردہ اور حائل یعنی اگر کوئی کسی کے سامنے جاوے مورد رحم ہو سکتا ہے جب نظروں سے دور ہو تو یہ توقع نہیں۔ فارسی میں کہتے ہیں سگ حضور بہ از برادر دور۔

۱۰۸) آن کی کھیتی آن کی گائے سو پاپن جو ہانکن جائے

آن بروزن نان دے کر وجداگانہ یعنی غیر کی زراعت ہے اور گائے بھی کسی اور کی پھر جو کوئی ہانک دے وہ بڑا بے درد ہوگا مورد اس مثل کا وہ ہے جو اپنا کام چھوڑ دے کے دوسروں کی خبر گیری میں سرگردان رہے۔

۱۰۹) انگلی پکڑتے پہنچا پکڑا

جب کسی ہوشیار ایک مقام میں ادنی گنجائش ملے تو وہ وہاں جم جائے گا۔

۱۱۰) ان ملے کی کسل ہے

کسل بضم اول و فتح دوم خیریت و بہبود۔

۱۱۱) ان ملے کے تیاگی رنڈ ملے بیراگی

تیاگی بفتح و دوم تحتانی نازک کسی مرد زمانہ ساز اور زاہد ریاکار پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۱۲) ان تینوں کا یہی بیکھ وہ بھی دیکھا یہہ بھی دیکھ

اس میں بیان ہے زمانے کے انقلاب کا جس سے کبھو خوش ہے اور کبھو غم۔

۱۱۳) انوکھی کے ہاتھ کٹوری پانی پی پی موئی پیدوڑی

انوکھا عجیب و نادر کذا فی دلیل۔

۱۱۴) انوکھے گھر کٹوری

یہ دونوں مثل ایکساں ہیں جب کوئی شخص ایک حقیر چیز پر بہت اترا دے تو یوں کہتے

ہیں۔

۱۱۵) اوپر کا دھڑ بھائی اور نیچے کا الخدائی

کسی ریاکار اور بدخو آدمی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۱۶) اوت گے ٹیلے کی راہ

{اس مثل کی کچھ صراحت نہیں کی گئی ہے}

۔۱۱۷) اوچھی پونجی خصمیں کھائے

{اس مثل کی بھی کچھ صراحت نہیں کی گئی ہے}۔

۱۱۸) اوچھے سے خدا کام نہ ڈالے

اوچھا کمینہ معنی اس کے ظاہر ہیں۔

۱۱۹) اوچھے کی پیت بالو کی بھیت

پیت دوستی بھیت دیوار یعنی کمینے آدمی کی دوستی پر بھروسا نہ کیا چاہیئے۔

۱۲۰) اودوگانہ چپٹی کھیلیں بیٹھی سے بیکار بھلی

دوگانہ کے معنی آشنا لکھا ہے۔

۱۲۱) اودھو یئنے آئی کی بات

جب کوئی شخص اپنے استحقاق سے زیادہ صاحب اقبال ہو تو یوں کہتے ہیں۔ اودھو نام ہے کرشن کے ہم نشین کا جو گوپی اور کرشن میں قاصدی کرتا تھا۔

۱۲۲) اور کی پھلی دیکھتے ہیں اپنا ٹنٹ نہیں دیکھتے ہیں

پھلی کل چشم ٹینٹ نقط کد در چشم او فتد کذافی دلیل مورد اس کا عیب جو ہے جو اپنے عیب سے بے خبر ہو۔

۱۲۳) اوس سوں پیاس نہیں بجھتی

اوس شبنم اس قدر قلیل پر کسی شے کے جو کافی نہ ہو اطلاق کرتے ہیں۔

۱۲۴) اوسر چوکی ڈومنی گاوے تال بے تال

اوسر وقت ڈومنی مطربہ۔

۱۲۵) اوکھلی کا چھنٹا

اوکھلی ہاون چھنٹا پالودہ و صاف کردہ یہ مثل بطور کنایہ کسی ناہموار بد اطوار پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۲۶) اونٹ بڑبڑاتے ہی لادتے ہیں

مورد اس مثل کا وہ ہے جس کی فریاد پر کوئی ستمگر کان نہ دھرے۔

۱۲۷) اونٹ تیری کون کل سیدھی ہے

کل سے مراد عضو ہے کسی ناہموار بد اطوار پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۲۸) اونٹ چڑھے کتا کاٹے

مورد اس مثل کا وہ ہے جو پنت بد بخت ہو اور ناحق کے بلا میں سپڑے کیونکہ کسی شتر سوار پر سگ گزندہ حملہ نہیں کر سکتا۔

۱۲۹) اونٹ کے سفرے کی مچھلی لیتا ہے

سفرہ کنارہ مقصد پچھی اول و تشدید دوم بوسہ کسی بڑے طویل القامت لمبوترے جی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۳۰) اونٹ کی ملان میں چونٹا

جب کوئی کم زور آدمی کسی زور آور سے لڑنے کا ارادہ کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۳۱) اونٹ کے گلے میں بلّی

جب ایک کم قیمت چیز کی خریدی دوسری ایک گراں بہا شئے پر منحصر رکھیں تو یوں کہتے ہیں۔

۱۳۲) اونٹ کے منہ میں زیرہ

جب کسی بسیار خوار کو تھوڑا سا کھانا دیا جاوے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۳۳) اونچے چڑھ کے دیکھا تو گھر گھر ایک ہی لیکھا

یعنی جب آدمی مفردر اور بد مست ہوتا ہے تو اشراف اور کمینے اس کی آنکھوں میں ایک ایکساں ہیں جیسا بلندی پر سب مکانات نظر آتے ہیں۔

۱۳۴) اونچی دوکان اور پھیکا پکوان

پھیکا بے نمک مورد اس مثل کا وہ ہے جو جھوٹھی شیخی کرے۔

۱۳۵) اوندھے منہ چراغ پانوں

اس میں بیان ہے کسی کے گرنے کا یا زوال اقبال کا۔

۱۳۶) اوندھے منہ شیطان کا دھکا

(اس مثل کی کوئی صراحت نہیں کی گئی ہے)۔

۱۳۷) آوے تو روزی نہیں تو روزہ

۱۳۸) آوے تو نوش نہیں تو فراموش

یہ دونوں مثل کسی خانہ بدوش متوکل آدمی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۳۹) ابتر کے گھر تیتر باہر باندھوں کہ بھیتر

۱۴۰) ابتر کے ہاتھ تیتر گھڑی باہر گھڑی بھیتر

یہ دونوں مثل ایکساں ہیں ابتر بروزن دیگر ناز و کرشمہ جب کوئی کمینہ من ترانی والا ایک چیز کہیں سے پاکے اس پر بہت شان کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۴۱) ایک آم کے دو پھانکیں

آم میوہ مصروف اس میں بیان ہے دو شے کی مماثلث کا۔

۱۴۲) ایک اور ایک گیارہ

اس میں بیان ہے جوڑ اور اتفاق کی خوبی کا جیسا حساب جمل میں ۱۱ یعنی دو ایک گیارہ ہو جاتے ہیں۔

۱۴۳) ایک پنتھ دو کاج

چہ خوش بود کہ آمد بیک کرشمہ دو کاج

۱۴۳) چلو سکھی ہتاں جائیے جہاں بسیں برج راج
گورس بیچیں گھر ملے ایک پنتھ دو کاج

برج نام ہے ایک جگہ کا گورس دودھ کو کہتے ہیں کشن کا یہ دوہا مشتمل ہے اوپر کی مثال پر

۱۴۴) ایک ہیڑ ھرے سگرے گانو کھانسی

ہیڑ تنہ درخت ہرا ہلیلہ سگرے تمام کہتے ہیں کہ ہلیلہ زرد سعال کے لئے نافع ہے یہ مثل ایسی ہے جیسے ایک انار صد بیمار۔

۱۴۵) ایک ترکش کے تیر

مورد اس مثل کے وہ لوگ ہیں جو ایک خطا میں شریک ہوں۔

۱۴۶) ایک تو تھا ہی دیوانہ تس پر آئی بہار

جب کوئی بدخو متکبر صاحب دولت ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۱۴۷) ایک تو لوٹتا ہے دوسرا چوکھی دے

اس میں بیان ہے کسی کی بے ہوشی کا شراب کے نشے سے۔

۱۴۸) ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی

اس میں بیان ہے دو شخص کی مماثلت کا کسی امر میں۔

۱۴۹) ایک تو میاں تھے ہی تھے دوسرے کھائی بھانگ

یعنی یہ صاحب آگے سے بے وقوف تھے اس پر بھنگ کا قدح بھی چڑھایا۔

۱۵۰) ایک چنا بھتیری دال

جب ایک دانہ نخود کا بوتے ہیں بہت سے دانے پیدا ہوتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ جب سپہ سالار جیتا رہے تو بہت سپاہیوں کو وہ پیدا کرے گا۔

۱۵۱) ایک چنا دو دال

اس میں بیان ہے ایک چیز کی تقسیم کا نصفا نصف۔

۱۵۲) ایک چنے کی دو دال

اس میں بھی بیان ہے دو شخص کی مماثلت کا۔

۱۵۳) ایک حمام میں سب ننگے

جب ایک مقام کے رہنے والے اوضاع و اطوار میں ایکساں ہوں تو یوں کہتے ہیں۔

۱۵۴) ایک خطار دو خطار تیسری خطا مادر بخطا

یعنی جب کوئی شخص تیسری بار خطا کرے تو جانئے کہ وہ شریر اور ولد الزنا ہے۔

۱۵۵) ایک دم میں ہزار دم

ایک دوم ہزار امید۔

۱۵۶) ایک دن مہمان دو دن مہمان تیسرے دن بے ایمان

مراد اس سے یہ ہے کہ دو دن کے بعد کسی میزبان کے یہاں مہمان کی کچھ قدر نہیں رہتی۔

۱۵۷) ایک روٹی کے دو ٹکڑے

۱۵۸) ایک سیب کے دو ٹکڑے

ان دونوں مثل میں بیان ہے دو چیز کی مماثلت و مشابہت کا۔

۱۵۹) ایک سے دو بھلے

اس میں بیان ہے شرکت اور اتفاق کی خوبی کا۔

۱۶۰) ایک غریب کو مارا تھا تو نو من کی چربی نکلی تھی

جب کوئی مالدار آدمی اپنی ناداری ظاہر کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۶۱) ایک کا منہ شکر سے بھرا جاتا ہے اور ہزار کا خاک سے بھی نہیں۔

جب کوئی شخص ایک دو آدمی کی پرورش کا متکفل ہو اور ایک جماعت اس کے گلو گیر ہو جاویں تو یوں کہتے ہیں

۔ ۱۶۲) ایک کریلا دوسری نیم چڑھا

جب کریلے کی بیل نیم کی پیڑ پر چڑھے تو کڑوا پن اس کا زیان (زیادہ) ہوگا۔ ایسا ہی جب کوئی بدخو آدمی بروں کی صحبت میں بیٹھے گا اس کی بدخوئی بڑھ جاوے گی۔

۱۶۳) ایک کو سائی ایک کو بدھائی

بدھائی تہنیت جب کوئی شخص ایک کو کچھ خدمت دینے کا وعدہ کرے اور دوسرے کو

دسے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۶۴) ایک کی دار دو

یعنے اک شخص مفسد کچھ شرارت پر آوے تو دو آدمی اسکی تنبیہ کر سکتے ہیں۔

۱۶۵) ایک گرو کے بالکے

بالکا مرید و معتقد جب دو شخص برائی میں ہم قدم ہوں تو یوں کہتے ہیں۔

۱۶۶) ایک مچھلی ساری جھیل کو گندا کرتی ہے۔

جھیل نہر آب۔ چو از قومی یکی بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را۔

۱۶۷) ایک میں اور میرا بھائی تیسرا اجام نائی

جب کوئی مہمان کسے کے گھر بہت سے طفیلیون کو ساتھ لیجاوے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۶۸) ایک ننّا سو دکھ ہرے۔

ننّا کے معنے انکار لکھا ہے یعنے ایک انکار کسی کی صحبت کا آدمی کو بہت افتون سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۶۹) ایک نیام میں دو چھری

مراد اس سے یہ ہے کہ دو بادشاہ در اقلیم نہ گنجند۔

۱۷۰) ایک ہاتھ دو ایک ہاتھ پالو

اس میں جزای عمل کا بیان ہے کردہ خویش مثل ہست کہ می آید پیش۔

۱۷۱) اینٹ کا گھر مٹی کرنا

یہہ مثل کسی مسرف خانہ برانداز پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۷۲) اینٹ کے واسطے مسجد ڈھانی

ڈہانا توڑنا اور گرانا مورد اس مثل کا وہ ہے جو ایک محقر شے کے واسطے بہت مال ضائع کرے۔

۱۷۳) ائی بات کا رکھنا کند ذھن ھونا

یعنے جو بات ذہن میں اوے اسکو دبا رکھنا موجب ملاوت کا ہے جب کسی نے ایک کو ایسی بات کہی جس سے وہ آزردہ ہو گیا تو بطور معذرت کے یوں کہتے ہیں۔

۱۷۴) آئی گئی پار پڑی

المانی لا یذکر گذشت آنچہ گذشت۔

۱۷۵) آئے میر بھاگے پیر

مخفف ہی میرانجی کا جسے شیخ سدو کہتے ہیں نقل ہے کہ شیخ سدہو باشندہ سنبھل یا امروہے کا اگلے زمانے میں بڑا عزایم خوان دعوتی تھا اس نے ایکبار زمین نما کرتا تھا ایک چراغ اسکے ہاتھ لگا جسکے روشن کرنے سے جنات حاضر ہو کے شخص کی حاجت روائی کرتے تھے غرض اسنے جن کو حکم کیا کہ فلانے شاہ زادی کا تخت اٹھالا جن نے لاکے حاضر کیا پر شیخ سدہو کو بولا جب تک آپ فعل بد نکروگے ہم تابعدار رہیں اگر تم سے کچھ خطا ہو جاوے تو تمہاری جان جاتی رہیگی دو تین بار شیخ اس پری پیکر شاہ زادی کو نظر عشق سے دیکھ کے مارے ڈر کے بھیج دیتا ایک بار شہوت کے غلبے میں اس سے زنا کیا اگرچہ اسکے معتقدین اسکی قبر پر گنبد بنا جاکے اسکی گور پرستی میں اپنی ارادت ظاہر کیے پر اسکا

روح اس عمل بد سے اسی جناشت کا جامہ پہن کے زنا کی خوبصورت نوجوان لڑکیوں کو آسیب پہنچانے لگا اس قبیل کے اور بھی بدذات شیاطین الانس ہیں جیسے شاہ دربازین خان نھنے میاں جہاں کہیں انکے سرخیل یعنی شیخ سدہو کا گذر ہوتا ہے تو یہ وہاں سے کافور ہو جاتے ہیں مورد اس مثل کا وہ سرحلقہ ہے جسکے سامنے اس سے کمتر لوگ ٹھہر نہ سکیں۔

۱۷۶) آئی نکئی کولے لگی گابھن ہوئی

کولا کوشہ کابھن حاملہ مورد اس مثل کا وہ بے گناہ ہے جو ناحق کسی کے معرض عتاب میں آوے اور پھر یہ مثل ایک چیستان بھی ہے اس سے روتی ارادہ کرتے ہیں۔

باپ بنیا اور پوت نواب

کسی کم ذات پر جو دولت مند ہوا ہو اطلاق کرتے ہیں۔

۱۷۸) باپ دکھایا گور بتا

باپ پدر گور قبر مورد اس کا وہ شخص ہے جس پر ایک شے کی دزدی کا گمان ہو یعنے یا تو وہ چیز حاضر کر یا خبر دے کہ کہاں ہے۔

۱۷۹) باپ کرے باپ پاوے بیٹا کرے بیٹا پاوے۔

من عمل صالی فللنفہ وسن اسا فعلیہا۔

۱۸۰) باپ کے گلے میں مونگری پوت کے گلے رودراچھ۔

مونگری منج چربہ رودراچھ کے معنے مالا اور گلو بند لکھا ہے اس میں بیان ہے کسی لڑکے کی خوش نصیبی کا۔

۱۸۱) باپ نہ دادے مار خوزادے۔

جب کوئی کمینہ بزور باز و صاحب دولت ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۱۸۲) باپ نہ مارے پیدڑی بیٹا تیر انداز

کسی جوٹھے لاف زن پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۸۳) باپ پوت پتا پر گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا

یعنے کسی کا بیٹا اور بچھیرا اپنے باپ سے شبیہ ہوا کرتا ہے۔

۱۸۴) بات میں بات عیب ہے

کسی کے سد سخن نہ ہوا چاہیے۔

۱۸۵) بارہ پاٹ اٹھارہ پینڈے۔

پینڈا بالفتح اول طریق راہ گذائی دلیل کسی آوارہ خانہ بدوش آدمی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۸۶) بارہ گانوں کا چودھری تیرہ گانو کا راے

اپنے کام نہ آوے تو ایسی تیسی میں جائے

یعنے کوئی توانگر آدمی کسی غریب کا اپرالا نہ کرے تو اس کا وجود و عدم واحد ہے۔

۱۸۷) بارہ میں تین گئے تو رہی خاک

اس تین سے مراد مہینے برسات کے ہیں جو بے برسے گذر جاویں۔ یہہ مقولہ اسکا ہے جو محنت کے بعد اپنی مراد کو نہ پہنچے۔

۱۸۸) بارہ وفات کی کھچڑی آج ہے تو کل نہیں

شاید بعضے ملکوں میں حضرت کے عرس میں کھچڑی پکایا کرتے ہیں اس سے مراد یہہ ہے کہ کس کا دیا ہوا انعام مدام نہیں رہتا۔

۱۸۹) باسی رہے نہ کتا کھاے

اس میں بیان ہے کسی کی مفلسی کا

۱۹۰) باسی کڑی کو ابال آیا

جب ایک نے کسے کو کچھ حصہ بخیرا بے وقت بھیجے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۹۱) بال بال گنہ گار۔

کسی سراپا تقصیر دار پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۹۲) بال باندھا چور

مورد اس کا وہ شخص ہے جو دزدی میں ممتاز ہو۔

۱۹۳) بال کی کھال ھندی کی چندی

کسی موشکاف اور دقیقہ رس پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۹۴) باندی کا بھتیاں کو دونگا کھلیاں

کودو، قسمے از غلہ کہ آنرا کودرو گویند کھلیان ذخیرہ وانبار خانہ۔

۱۹۵) باندی کے آگے باندی منہ دیکھے نہ آندھی

اندھی باد تند یعنے جب ایک باندی بختاور ہوتی ہے تو لونڈی اصیل پر کچھ میا نہیں کرتی
کسی کمینے پر جو اسی وضع کا ہو اطلاق کرتے ہیں۔

۱۹۶) بانہہ پکڑ کے اور نباہنا

اس میں بیان ہے کسی کی دستگری کا

۱۹۷) بانہہ گہے کی لاج

گہنا بفتح اول گرفتن لاج شرم وحیا یعنے اپنے دست گرفتے کو ذلیل نہ کیا چاہیے۔

۱۹۸) باد بھری کھال

کھال پوست بدن جانور کسی ایسے جثے پر جو پنٹ کم زور ہو اطلاق کرتے ہیں۔

۱۹۹) باولے گاؤں میں اونٹ آیا لوگ جانیں پرمیشر آیا

باولا دیوانہ و سادہ لوح پرمیشر نام خدائے تعالیٰ یہ ایسے سفیہ لوگون پر اطلاق کرتے ہیں جو حق و باطل میں تمیز نہ کریں۔

۲۰۰) باہر میاں ابے بتے گھر میں چوہے بکیں

یعنے باہر میان بڑائی کرتے ہیں انکے گھر کی گزران پنت بری ہے۔

۲۰۱) باہر میاں چھیل چھکنیاں گھر میں لبری جوے

مورد اس مثل کا وہ ہی جسکی عورت بے تمیز ہو۔

۲۰۲) بچھو کا منتر نہ جانے سانپ کے بل میں ہاتھ ڈالے

جب کوئی شخص اپنے حوصلے سے زیادہ کام کرنا چاہے تو یوں کہتے ہیں۔

۲۰۳) بخت اڑ گئے بلندی رہ گئی ہے

مورد اسکا وہ فلاکت زدہ ہے جو اپنے غرور سے باز نہ آوے۔

۲۰۴) بخشو بی بلی توتا لنڈورا ہی جئیگا۔

اس میں سوال ہے جان بخشی کا ایک مظلوم کی طرف سے کسی ظالم کی غدمت میں۔

۲۰۵) بداؤن کے لالہ

بدوان نام ہے ایک شہر کا جہاں کے لوگ اکثر احمق ہوا کرتے ہیں۔

۲۰۶) بد بدی سے نہ جائے تو نیک نیکی سے بھی نہ جائے

یعنے جو خصلت ایک کا بچیہ ہو جاتی ہے تو وہ مرے دم تک رہتی ہے۔

۲۰۷) بڈھی جروا نام خدیجہ

جرو اجورو کا تحقیر کی راہ سے خدیجہ اکثر جوان لڑکی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۲۰۸) برجاروں میں واکی جو موسوں ادھک چھنار

چھنار مترادف ہے چھنال کا یہہ مقولہ ہے اسکا جو جگتی میں ممتاز ہو۔

۲۰۹) برے کی برائی سے ڈرئیے

معنی اسکے ظاہر ہیں۔

۲۱۰) بڑا نوالا کھائے بڑا بول نہ بولے

یعنے بڑا نوالا کھانے سے اگرچہ حلق کو اذیت پہنچتی ہے پر اسکا کچھ مضایقہ نہیں لیکن کسی کو سخت بات جو سبب ہو اسکے رنج کا نہ کہیے۔

۲۱۱) بڑ کا چھتا

بڑ نام درخت مشہور چھتا سقف یہاں مراد درخت کے اوپر کی شاخیں جو جمی رہتی ہیں اس میں بیان ہے ایک قوم کے اتفاق اور دوستی کا۔

۲۱۲) بڑے تو تھے ہی تھے چھوٹے سبحان اللہ

جب کسی کا چھوٹا بھائی رندی اور آوارگی میں بڑے سے زیادہ ہو یوں کہتے ہیں۔

۲۱۳) بڑے کڑاھی میں تلتے ہیں

یہہ مقولہ اس بے ادب کا جو بڑوں سے شوخی کیا کرتا ہے۔

۲۱۴) بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھاتی ہے

یعنے زور آور کم زوروں پر ستم کیا کرتے ہیں۔

۲۱۵) بڑے نہ بوڑن دیت تھیں جاکی پکڑی بانہہ
جیسے لوھا ناد میں ترت پھوے جل مانہہ

بوڑنا غوطہ داروں کذانی دلیل یعنے بزرگان کسی کی دستگیری کرتے ہیں تو اسکی خرابی نہیں چاہتے جیسا کشتی کی لکڑی کی مدد سے اہن پانی پر تیرتا پھرے ہے۔

۲۱۶) بغل میں چھری منہ میں رام رام

رام رام کلمہ ہے تحیت (دعا) کا کسی دشمن دوست نما پر اطلاق کرتے ہیں۔

۲۱۷) بکری جان سے گئی کھانے والے کو مزا نہ ملا

جب ایک کا نقصان ہوا پے منفعت دوسرے کی تو یوں کہتے ہیں۔

۲۱۸) بکری کی ماں بچے گی کب تک خیر مانگے

یعنے اسکی خیریت کب تک چاہے اخر ایک دن اسکے گلے پر چھری پھریگی جب کسی کا عجز و الحاح ایک بلا کی دفع کے لئے مفید نہ ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۲۱۹) بکری نے دودھ دیا پر مینگنیوں بھرا

مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو ترشروئی کے ساتھ کسی پر کچھ احسان کرے۔

۲۲۰) بکری یا سسے کی تین ہی ٹانگیں

ساخرگوش نامک ساق وران مورد اس مثل کا وہ کج بحث ہے جو حق بات کا قائل نہیں ہوتا نقل ہے کہ اگلے زمانے میں ایک شخص بکرے یا خرگوش کی ایک ران چورایا صاحب جب اسکی سرقت ثابت ہوئی تو حماقت سے یہی کہہ رہا تھا کہ بکری کی تین ہی ٹانگیں۔

۲۲۱) بگلا بھگت بھیا

بگلا بوتیمار بھگت عابد و پرہیزگار مورد اس مثل کا وہ فاسق ہے جو ظاہر میں اپنے تیئں پارسا بناوے۔

۲۲۲) بگلا مارے پنکھ ہاتھ

مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو ناحق اور بلا منفعت لوگوں کے نقصان کا روادار ہوتا ہے۔

۲۲۳) بلاو بڑی بہو کو جو کھیر میں لون ڈالے

ظاہر ہے کہ شیر برنج میں اگر نمک ڈالیں وہ بگڑ جایگا جب کسی کے مداخلت سے ایک کام بگڑ جاوے تو یوں کہتے ہیں۔

۲۲۴) بلبل کا سا چونڈا

۲۲۵) بل بے جما تیری دھجیں

دھج شکل وہیات و مگر تحقیر کے مقام میں کہتے ہیں۔

۲۲۶) بلی چوہا خدا کے واسطے ہنیں مارتی

جب کسی کی نیکی کی بنا اپنے غرض اور مطلب پر ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۲۲۷) بلی کو چھچھڑوں کا خواب

مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جسکی نظر ہمیشہ اپنے مطلب اور کاروائی پر ہو۔

۲۲۸) بلی کے بھاگ چھینکا ٹوٹا

مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو بخت کی یاوری سے اپنے دل کے مطلب کو پہنچے۔

۲۲۹) بنا چوچی بارہ برس لڑکا رکھے

بنا بغیر چوچی پستان یہ مثل کسی مکار عورت پر اطلاق کرتے ہیں۔

۲۳۰) بن بلائے احمق لے دوڑی صحنک

مورد اسکا وہ ہے جو بے دعوت کسی کی ضیافت میں جاوے یا ایک کام میں دخل

دیوے۔

۲۳۱) بندر کا زخم

مورد اسکا وہ شخص ہے جو اپنے زخم کو توڑا کرے اور اسکو چنگا ہونے نہ دے کہتے ہیں کہ بوزنہ اپنے زخم کو ہمیشہ کھکھورتا ہے۔

۲۳۲) بندر کی ٹوپی

اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو حرکتیں لایعنی کیا کرے اور اسکے اعضا کو ٹھہراؤ نہ ہو۔

۲۳۳) بندر کی دوستی جی کا زیان

یعنے نادانوں کی دوستی موجب ہے خطر جان کا۔

۲۳۴) بندر کے ہاتھ ناریل

جب ایک چیز اچھی نفیس ناقدردان کے ہاتھ لگے تو یوں کہتے ہیں۔

۲۳۵) بندگی ایسی ہو اور اسکا انعام ایسا ہو

ناقدرشناس صاحب اور آقا پر اطلاق کرتے ہیں۔

۲۳۶) بندہ جوڑے پلی پلی رحمان لڑہاوے کپے

پلی نوعی از چمچہ لڑہانا ریختن جب کسی کا مال جو محنت سے جمع کیا ہوا یکبارگی ضائع ہو یوں کہتے ہیں۔

۲۳۷) بندھی مٹھی لاکھ برابر

مٹھی کف دست یعنے ایک چیز کی حقیقت معلوم نہ ہو تو اکثروں کے دل اسکی رغبت کرتے ہیں اور اس میں اخفای راز کی ترغیب بھی ہے۔

۲۳۸) بن مارے کی توبہ

اس میں بیان ہے کسی لڑکے کی عیاری کا۔

۲۳۹) بنیا بھی اپنا گڑ چھپا کر کھاتا ہے

مورد اس مثل کا وہ بے شرم آدمی ہے جو علانیہ فسق و فجور کیا کرے۔

۲۴۰) بنیا تو تولتا ہی ہنیں کہے پورا تول

مورد اس مثل کا وہ نادان ہے ایک شے کے انکار پر اس سے بہتر چیز مانگے۔

۲۴۱) بنئے کا الو

ایسی حقیر چیز یا شخص پر اطلاق کرتے ہیں جسکو کوئی بھی تمیز بڑی قدر دانی سے رکھا ہو
کہتے ہیں کہ زمان پیشین میں ایک بقال الو کہیں سے پایا سمجھا کہ یہ باز ہے بڑے شوق
اسکو پالتا تھا۔

۲۴۲) بنیئے کی اچاپت اور گھوڑے کی دوڑ برابر

اچاپت اس سودے کو کہتے ہیں جو قرض لیا جاوے یعنے تہوڑے دن میں بہت سا قرض
جمع ہوتا ہے۔

۲۴۳) بوڑھا طوطا پڑھتا ہنیں

ایسا ہے جب آدمی کی عمر زیادی ہو جاوے تربیت اس کی دشوار ہے۔

۲۴۴) بوڑھا جو چلا جنازے کے ساتھ

یعنے بڑہاپے میں ناز نخرا عورت کا علی الدوام رہتا ہے۔

۲۴۵) بوڑہی گھوڑی لال لگام

کسی فرتوت بوڑھی رنڈی پر اطلاق کرتے ہیں جو ہمیشہ بناو سنگار میں رہا کرتی ہے۔

۲۴۶) بوڑھے منہ مہاسے لوگ آئے تماشے

یا بھس میں چنگی ڈال دمودر دور بھئے

جمالو اور دمودر دو نام ہیں یہ دونوں مثل کسی آتش افروز پر جو آپ الگ رہتا ہے اطلاق کرتے ہیں۔

۲۵۴) بھلا کیا سو خدا نے برا کیا سو بندے نے

معنے اسکے ظاہر ہیں۔

۲۵۵) بھلے بابا بند پڑی گوبر چھوڑ کشید سے پڑی

یہہ مقولہ ہے اس کا جو سہل کام چھوڑ کے مشکل میں پڑے۔

۲۵۶) بہہ مریں بیل بیٹھے کھائیں ترنگ

بہہ مرنا پانی میں ڈوبنا جو اکثر ندیوں میں ہوا کرتا ہے ترنگ گھوڑا اس میں بیان ہے محنتی آدمی کی بد نصیبی کا۔

۲۵۷) بہمن کی بیٹی کلمہ پڑھے

اس میں بیان ہے کسی کھانے کی لذت کا جس کے تناول کرنے سے برہمن کی بیٹی دین اسلام اختیار کرے۔

۲۵۸) بھنگ پینا آسان ہے

موجیں جان مارتی ہیں۔

موجیں نشے کی لہریں مورد اس کا وہ شخص ہے جو مآل کار پر نظر نہ رکھے۔

۲۵۹) بہو چالی سو گھر ھالی

بہو چالی رفتار زن پسر بالنا جنیدن اس میں بیان ہے بہو کی بے ادبی کا اور خانہ خرابی کا۔

۲۶۰) بھوکھہ کو بھوجن کیا اور نیند کو بچھونا کیا

یہہ مثل بھی کسی پیر کودک مزاج پر اطلاق کرتے ہیں۔

۲۴۷)بولتے کی آشنائی ہے

یہہ مثل دو مقام میں کہتے ہیں ایک یہہ کہ زندگی غنیمت جان کے دوستی اور محبت سے رہا چاہیئے دوسرا یہہ کہ جب کوئی مرجاوے تو اسکے لئے رونا اور پلانا لاحاصل ہے۔

۲۴۸)بولے سو کھی کو جاے

یہہ مثل خود غرض لوگوں پر جو اپنے دوستوں کی محبت کے روادار ہوتے ہیں اطلاق کرتے ہیں۔

۲۴۹) بھاجی کی بھاجی کیا دوسرے کی محتاجی

اس میں بیان ہے کسی کے احسان کے بدلے کا۔

بھائیوں کے ڈنڈ ملو

ڈنڈ باز و مورد اس مثل کا وہ ہے جو اپنے حوصلے سے برتر کامون کا قصد کرے۔

۲۵۱) بہتا پانی نرملا بندھا گندھیلا ہوئے

سادھو جن رمتا بھلا داگ نہ لاگے کوے

سادہو بروزن جادو مرد خدا دوست و تاجر و گدا کذا فی دلیل

داگ مراد ہے داغ سے اس میں ترغیب ہے سیر و سیاحت کی

۲۵۲) بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان

سونا زر یعنی آویزہ گوش کسی ناحق ناخلف لڑکے یا قرابت والے یا مال پر اطلاق کرتے ہیں جس سے شخص کو اذیت پہنچے۔

۲۵۳) بھس میں چنگی ڈال جمالو دور کھڑی

یعنے بھوک اور نیند کے وقت جو کھانا اور بستر ملے کافی ہے

۲۶۱) بھوکھے سے دو اور دو کیا کہا چار روٹیاں

یعنے ہر ایک کا ذہن اپنے مدعا کی طرف نقل ہے

۲۶۲) بھوکھے کو کیا روکھا اور نیند کو کیا تکیہ

یعنے بھوکھ اور خواب کے غلبے میں سالن اور تکیہ درکار نہیں۔

۲۶۳) بھوکھے ھو تو ہرے ہرے رودکھ دیکھو

رودکھ بضم اول درخت کذافی دلیل یہہ گویا مقولہ ہے کسی بخیل کا جو غربا کے حال پر ترس نہ کھاوے۔

۲۶۴) بھولا جوگی دونا لابھ

بھولا یعنے راہ بھولا ہوا لابھ نفع یعنے جوگی اگرچہ راہ کم کر کے کہیں جا پڑے وہاں بھی لوگ اسکی خدمت کرتے ہیں۔

۲۶۵) بھول گئے دن دھیڑا منڈو نے باندھا سہرا

مورد اسکے وے لوگ ہیں جو فراغت کے عالم میں اپنی اصلی حالت کو بھول جاویں۔

۲۶۶) بھول گی نار ہینگ ڈال دی بھات میں

نار عورت اس میں بیان ہے وضع الشی فی غیر محلہ کا نسیان کی راہ سے۔

۲۶۷) بھولے برہمن گاے کھائی پھر کھاوں تو رام دھائی

مورد اس مثل کا وہ ہے جو بعد توبہ کے پھر گناہ کیا کرے۔

۲۶۸) بھیکھ سے بھیکھ

۲۶۹) بھیگا چوہا

بھیگتر و آب رسیدہ کسی کو چپک ریش بدخو آدمی پر اطلاق کرتے ہیں ۔

۲۷۰ بھینسا بھینسوں میں یا قصائی کے کھونٹے

۲۷۱) بھینس بکوڑے ہگ گی

بکوڑا نانخواشی کہ از آرو نخود سازد کذافی دلیل تحقیری

رادے اسپر اطلاق کرتے ہیں جو یک بیک صاحب اقبال ہوا ہو ۔

۲۷۲) بھینس کو اپنے سینگ بھاری نہیں

یعنے کوئی شخص اپنے فرزند یا خویش کے کھانے پینے سے بیزار نہیں ہوتا ۔

۲۷۳) بیاہ نہ کیا برات تو دیکھی ہے

یعنے میں نے زمانے کی راہ و رسم سے بے خبر نہیں ہوں یہہ مقولہ اس ہشیار کا ہے جس کو کوئی شخص تجربہ کار ٹھہراوے ۔

۲۷۴) بیاہی بیٹی پڑدسن داخل

یعنے وہ میکے میں زیادہ رہ نہیں سکتی ۔

۲۷۵) بی بی بکری ناوتین خاک اڑاتی ہو

یہہ مثل کسی لڑالو حیلہ جو پر اطلاق کرتے ہیں ۔

۲۷۶) بی بی کو باندی کہا ہنس دیا
باندی کو باندی کہا رو دیا

یعنے بھلے کو برا کہیں تو اسکو پروا غم نہیں برخلاف برے آدمی کے کہ وہ چڑھ جاتا ہے ۔

۲۷۷) بی بی وارے باندی کھائے گھر کی بلا کہیں نہ جائے ۔

مورد اس مثل کا وہ ہے جو فقط اپنے قرابت والوں پر احسان کیا کرے ۔

۲۷۸) بیچ کے چلے جائینگے کام دولھا دلھن سے

یعنے شادی کے مہمان تب ہی تک رہتے ہیں کہ ضیافت کا ساماں مہیا رہے پھر دولھا جانے اور دلہن -

۲۷۹) بے حیا کے نیچے روکھ جما انے جانا کے چھانو ہوئی

روکھ درخت جب کوئی شخص ننگ و غیرت کے مقدمے میں فخر کرتا پھرے تو یوں کہتے ہیں -

۲۸۰) بے خرچی میں آٹا گیلا

جب کسی تنگدست آدمی کا کچھ نقصان مالی ہو جاوے تو یوں کہتے ہیں -

۲۸۱) بیگانہ سو پسیری برابر

۲۸۲) بیگانہ سر کدو برابر

پسیری پاو سیر یہ دونوں مثل ایکسا ہیں جب کوئی جھوٹھا خود غرض کسی کے سر کی قسم کھاوے تو یوں کہتے ہیں -

۲۸۳) بیگانی کھتی پر جھینگر ناچے

مورد اس مثل کا وہ ہے جو دوسروں کے مال پر ناز کرے

۲۸۴) بیل بیول خاک اور دھول

۲۹۵) بیل بڑھانا اور جڑ کاٹنا

کسی ظاہری دوست پر جو باطن میں عداوت رکھتا ہو اطلاق کرتے ہیں -

۲۸۶) بیل پکا تو کوے کو کیا

بیل یعنے بیل پھل اسکا پوست اتنا سخت ہوا کرتا ہے کہ کوا اپنی منقار سے اسکو پھوڑ

نہیں سکتا یہہ مقولہ ہے اسکا جو دولتمندوں سے کچھ نفع یاب نہ ہو۔

۲۸۷) بیل پھوٹا رائی رائی ہوگیا

بیل سے بیل پھل مراد ہے اس میں دوستوں کی نااتفاقی کی برائی کا بیان ہے۔

۲۸۸) بیل کے مارے ببول تلے

اس میں بیان ہے کسی کی بیکسی اور لاچاری کا۔

۲۸۹) بیکار مباش کچھ کیا کرے حقہ مباش کچھ پیا کر

اس میں تحذیر (ڈرانا) ہے کہالت اور بطالت سے۔

۲۹۰) ببل نہ کودا کودی گون یہہ تماشا دیکھے کون

جب ایک شخص کے کوستا کے خود آپ خشمناک ہو تو یوں کہتے ہیں۔

فورٹ سینٹ جارج کالج دکنی زبان و ادب کا ایک اہم مرکز

اترپردیش اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ تحقیقی کتاب

اردو زبان و ادب کی نشو نما میں مدراس اور جنوبی ہند کا حصہ انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ کلکتہ کے فورٹ ولیم کالج کی طرح مدارس کے فورٹ سینٹ جارج کالج کا رول نہایت اہم ہے۔ ڈاکٹر افضل الدین اقبال نے بڑی محنت کے ساتھ منتشر مواد کو جمع کیا ہے ان کی تحقیقی کتاب اردو لٹریچر میں ایک خوش گوار اضافہ ہے میں بڑی مسرت کے ساتھ اس نئی کتاب کا خیر مقدم کرتی ہوں۔

ڈاکٹر انا میری شمل

پروفیسر انڈو مسلم کلچر ہارورڈ یونیورسٹی (امریکہ)

۲۹۱) پاپی کا مال اکارتھ جاے

۲۹۲) پاپی کا مال پراشچت جاے

پراشچت بفتح اول و سکون سین مہملہ کفارہ کذائی دلیل یہ دونوں مثل ایکساں ہیں لبئس المال النجیل بحادث او بوارث۔

۲۹۳) پات پات کر آپ لٹا دے کالا منہ
کر جگ دکھلادے تب لالوں میں لالی پاوے

لالی سرخ روی اس کہاوت سے جو بطور معما کے ہے پلاس کا جھاڑ مراد ہے کہ پہلے اسکے پتے سب گر جاتے ہیں پھر کلیان سیہ رنگ نکلتی ہیں اسکے بعد ایسی شگفتہ اور سرخ ہوتی ہوں کہ دیکھنے والا حیران ہو۔

۲۹۴) پان پرانا گھرت نیا اور کلونتی نار
تینوں تب پائے جب پرسن ہوئیں مرار

گھرت روغن کا و کلونتی زن عاصمہ پرسن خدا کو کہتے ہیں مرار مہربان یعنے خدا کی مہربانی سے تنے چیزیں آدمی کو میسر ہوتی ہیں۔

۲۹۵) پانچوں انگلیاں گھی میں اور سر کڑھائی میں

جب کوئی شخص دولت میں لوٹ پوٹ ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۲۹۶) پانچوں پنڈا چھتے نراین

جب کوئی شخص کسی محفل میں اچانک آجاوے اور اہل مجلس کو اس کے آنے سے کمال شادمانی حاصل ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۲۹۷) پانچوں سواروں میں ملتا

مورد اسکا وہ کمتر ہے جو بزرگوں میں اپنا حساب کرے نقل ہے کہ کسی وقت مسلح اچھے گھوڑوں پر بیٹھے ہوئے چلے جاتے تھے ایک شخص فرتوت ٹٹو پر سوار بے ہتیار اپنے عراقی کو انکے پیچھے لگایا پوچھے اے شخص تو کہاں جاتا ہے بولا پانچوں سوار دہلی سے آتے ہیں۔

۲۹۸) پانچ سے میت پچاس سے ٹھاکر

۲۹۹) پانڈے جی پچھتاوگے وہی چنے کھاوگے

پانڈے استاد مدرسہ و لقب از القاب براہمہ چنے کی یعنے روئی چنے کی مورد اسکا وہ ہے جو نادانی کی راہ سے کسی کا ہدیہ رد کرے اور آخر خود محتاج اسکا ہو۔

۳۰۰) پانی کا ہگا اوپر آتا ہے

مراد اس سے یہہ ہے کہ آدمی کے دل کی خباثت آخر ظاہر ہو جاتی ہے۔

۳۰۱) پانی میں پتھر ہنیں سڑتا

سڑنا پوسیدن یعنے کسی خصم کا دعوا اگرچہ انکار ہے باطل نہیں ہوتا۔

۳۰۲) پانی میں پکھان بھیگے پر چھیجے ہنیں
سورکھ کے آگے بات رنجھے پر بوجھے نہیں

پکھان سنک چھیجنا کداختن و حل شدن مورکھ سفید و نادان ریچھنا پسند کردن یعنے نادان کے اگے باریک باتیں کہنی لاحاصل ہیں

۳۰۳) پتھر کو جونک ہنیں لگتی

جونک زلو مورد اسکے دو شخص ہیں ایک تو سنگدل جو کسی کی مصیبت سے رقت نہ کرے دوسرا وہ کودن جس پر تعلیم و تربیت موثر نہ ہو

۳۰۴) پتھر مارے موت ہنیں

یعنے آدمی اسی دم مرتا ہے کہ اس کی اجل آوے

۳۰۵) پرادہیں سپنوں سکھ ناہیں

پرادہیں بروزن براہین تابع و محکوم سپنا خواب سکھ آرام یعنے جب آدمی دوسرے کا تابعدار ہو تو ہمیشہ اسکی فرمان برداری میں سرگردان رہیگا

۳۰۶) پرانے چانول میں مزا ہوتا ہے

مراد اس مثل سے یہہ ہے کہ پراتم لوگوں سے بات چیت کرنی اور انکی صحبت میں بیٹھنا سومند ہے ۔

۳۰۷) پرانے گنبد پر قلعی کرنا

مراد اس سے آرایش ہے اس بدن کی جو فرسودہ ہو گیا ہو

۳۰۸) پرایا سر لال دیکھ اپنا سر پھوڑ ڈالیں گے

یہہ سرخی سر کی وہی جو ہندوؤں کی عورتیں کچھ لال خاک اپنے پیشانیوں پر ملتی ہیں آرایش کے لئے اس مثل میں استفہام ہے انکار کی راہ سے یعنے ایسا نہ کرنا

۳۰۹) پر گھر کو دیت موسل چند

کسی بوالفضول اور ہرجائی طفیلی پر اطلاق کرتے ہیں شخص کا نام یہاں موسل اسواسطے رکھا گیا کہ یہہ آلہ بھی خانہ بخانہ مستعار لیا جاتا ہے

۳۱۰) پر موئی ساسو آیسون آئے آنسو

ساسو خوش دامن یعنے ساس مرجا کے برس دن گذرے اور یہ اب روتا ہے یہہ مثل کسی جھوٹے مکار پر اطلاق کرتے ہیں

۳۱۱) پڑھا نہ لکھا نام بدیادھر

۳۱۲) پڑھا نہ لکھا نام محمد فاضل

جب کوی بے علم عالم کہلاوے تو یوں کہتے ہیں

۳۱۳) پڑیا مول بھینس کھتونا

۳۱۴) پکا پان نہ کھانسی نہ زکام

مراد اس مثل کی وہ چیز ہے جو صحت آور ہو اور پھر اس پیر مرد پر اطلاق کرتے ہیں جو فقط بڑھاپے کے سبب بیماری میں مبتلا رہے

۳۱۵) پکی پھلی ہنیں پوڑتا ہے

کسی سست اور کاہل آدمی پر اطلاق کرتے ہیں

۱۳۶) پگڑی رکھ گھی کھا

رکھ یعنے جتن کر یعنے دنیا کی نعمتیں آبرو اور حرمت سے پیدا کر

۳۱۷) پلاس کے تین پات

اس میں بیان ہے کسی کی مفلسی کا

۳۱۸) پنچ جہان پرمیشر

یعنے جہاں حکم کی جماعت ہے وہاں خدا ہے اس میں بیان ہے شورے کی خوبی کا

۳۱۹) پنچ کہے بلی تو بلی سہی۔

یعنے حکم جو بات ٹھہراوے دین وہی درست ہے

۳۲۰) پنچ مانے خدا خدا مانے پنچ

یعنے جو شخص اطاعت کرے حکم کی وہ مطیع ہے خدا کا اور خدا کا مطیع ہے

جماعت کا

۳۲۱) پوت فقیرنی کا چال احدیوں کی سی

احدی کی معنے امیر لکھا ہے

۳۲۲) پولے پولے آنچ ہے

پولا پرال کا بستہ. جب ایک جماعت میں ہر ایک شخص درد و محنت میں گرفتار ہو تو یوں کہتے ہیں

۳۲۳) پھاوڑے کا نام گل صفا

جب کوئی خدمت گزار اپنے مخدوم سے امید نفع کی رکھتا ہو تو یوں کہتے ہیں نقل ہے کہ ایام قدیم میں ایک مرید کسی مرشد کی خدمت بارہا برس تک کیا تا معرفت خدا کی حاصل کرے وہ پیر نسبت بے خبر تھا ایک دن مرید پیر سے پوچھا کہ پھاوڑے کو کیا کہتے ہیں پیر نے بولا گل صفا

۳۲۴) پھریے کھوڑے یہیں سے

مراد اس سے عطف عنان اور فسخ عزیمت ہے کسی بد کام سے

۳۲۵) پہلے چومے گال کاٹا

چوما بوسہ گال رخسارہ مورد اس مثل کا وہ ہے کہ بار اول ایک خدمت پر مامور ہو کے نمک حرامی کرے

۳۲۶) بھوٹی سہے آنجنی نہ سہے

پھوٹی یعنے انکھ پھوٹی انجنی وہ ابلہ جو پلک پر ہوتا ہے مورد اس مثل کا وہ نادان ہے جو ایک بڑی چیز کے بچانے کو حقیر شی سے دست بردار ہو

۳۲۷) پھونک مشعل اٹھا چوپالا

چوپالا پالکی میں بیان ہے نہایت جلدی کا کسی کام میں

۳۲۸) پھوہڑ کا مال سراہ سراہ کھائے

۳۲۹) پھوہڑ کا مال ہنس ہنس کھائے

پھوہڑ احمق و ناداں یہ دونوں مثل ایکساں ہیں یعنے نادان آدمی کو خوشامد سے فریب دینا ممکن ہے

۳۳۰) پھوئین پھوئیں تالاب بھرے

قطرہ قطرہ سیلے کردو یعنے ہر ایک چیز کم کم جمع کرنے سے حد کثرت کو پہنچتی ہے

۳۳۱) پیا جسے چاہے وہی سہاگن

یعنے جس عورت کو اسکا خاوند پیار کرے وہی مرد والی ہے

۳۳۲) پیاسا کوے پاس جاتا ہے کوا نہیں آتا

یعنے جب کوی شخص کسی کی مدد کا محتاج ہو تو چاہیئے اسکے پاس جاکے التجا کرے

۳۳۳) پیت کی ریت ہی نرالی ہے

پیت محبت ریت رسم و رواج نرالا عجیب عشق است و صد ہزار تقاضا مرا چہ جرم

۳۳۴) پیٹ بھر اور پیٹھ لاد

یعنے کسی کو کھانا کھلاکے اس سے کام لے سکتے ہیں

۳۳۵) پیٹ بھرے کے گن

۳۳۶) پیٹ بھرے کے باتیں

یہ دونوں مثل ایکساں ہیں یعنے جب آدمی سیر اور مالدار ہو تو کسب اور محنت کی طرف

مائل نہیں ہوتا

۳۳۷) پیٹ چلے اور چنے پر ہونس

پیٹ چلنا مراد ہے شکایت اسہال سے ہونس رغبت اور خواہش ظاہر ہے کہ اطلاق شکم کے وقت نخود مضر ہیں جب کوئی آدمی ایسے چیز کا طالب ہو جو اسکے حق میں مضرت کرے تو یوں کہتے ہیں

۳۳۸) پیٹ چلے من بکتوں پر

یہ مثل ویسی ہی ہے جو اوپر گزری

۳۳۹) پیٹ میں انت نہ منہ میں دانت

اس سے مراد کسی کا بڑھاپا اور دبلا پن ہے

۳۴۰) پیچ پی نعمت کھائی

پیچ چاتول کا جوس دیا پانی اس میں بیان ہے فقیری اور بے فکری کا

۳۴۱) پیر آپ ہی درماندہ شکایت کسکی کرینگے

یعنے خدا کے غصے کے اگے پیر اور مرید دونو عاجز ہیں

۳۴۲) پیر کو نہ شہید کو نکٹے کو چھاپا

جب ایک کمنیہ وہ چیز جو بزرگوں کے لئے بنی ہو مانگے تو یوں کہتے ہیں

۳۴۳) پیبڑ بوئے ببول کے داکھ کھاں سے کھاے

داکھ انگور خشک کذافی دلیل اکر خارکاری سمن ندروی

۳۴۴) تانا بانا سوت پرانا

جب کسی کی محنت عبث اور رائیگان ہو تو یوں کہتے ہیں

۳۴۵) تانبا دیکھے چیتنا مکھ دیکھے بیوھار

تانبے سے مراد مال وزر ہے بوہار لفتح اول و ضم دوم حرفت و پیشہ و کار کذافی دلیل کسی حریص اور ابن الغرض پر اطلاق کرتے ہیں

۳۴۶) ترت دان مہا پن

ترت جلد دان سخاوت مہا بزرگ پن ثواب و اجر اس میں ترغیب ہے مسائل کی حاجت روائی کی جس قدر ہو سکے

۳۴۷) تل دھار اوپر دھار

تل مخفف ہے تلے کا جب منہہ ایکساں برسا کرے تو یوں کہتے ہیں

۳۴۸) تلسی ہتاں نہ جائے نہ پرن بیک

رانگ روپ روا بھوا سیت سب ایک

تلسی نام ہے ایک شاعر کا برن بفتح اول و دوم کو نہ و قسم دیکی از فرق اربعہ ہنود بیک بفتح اول کسر موحدہ دیگر امتیاز رانک قلعی روپ روپا یعنے سیم روا نپہ بھوا کل کیاہ سیت بیائی مجہول سپید نقیض سیاہ یعنے جس محفل میں تمیز و امتیاز نہو وہاں نہ جائے

۳۴۹) تل منڈیا پتال ڈھنڈیا

یعنے جو شخص سر نیچے جھکایا رہتا ہے وہ بڑا شریر اور بد ذات ہو گا۔

۳۵۰) تلوّن کیسی کہوں یا جیبھ کیسی کہوں

یہ مثل کسی رشوت خوار منصف پر اطلاق کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اگلے زمانے میں ایک قاضی تھا کسی مقدمے میں طرفین سے اسنے رشوت لی ایک نے تو کچھ کھانے کی چیز اسکو بھیجا اور دوسرے نے ایک اشرفی اسکے پانوں کے نیچے دھر دی پس دونوں کا ملاحظہ اسکو

ضرور ہوا پھر کیا خاک انصاف کرے

۳۵۱) تلے پڑی کا مول کیا

اس سے مراد بے قدری ہے کسی مبتذل شئے کی یا ایسے مقدمات جو گزر گئے ہوں، اسکے بحث و تکرار میں کاہے کو وقت ضائع کیجئے۔

۳۵۲) تم گھی کے دیئے جلاو

یعنے گھی کے چراغ روشن کرو اس سے شادمانی مراد ہے۔

۳۵۳) تمھارا لڑکا گھنٹوں کب چلیگا

اس سے مراد یہہ ہے کہ تم سچ بات کب کہو گے یا اپنے وعدے کو کب وفا کرو گے۔

۳۵۴) تمھاری بات تھل کی نہ بتیرے کی

۳۵۵) تمھاری بات میں بند ہنیں

یہ دونوں امثال "مجمع الامثال" میں شامل نہیں ہیں۔

۳۵۶) تمھاری برابری وہ کرے جو ٹانگ اٹھا کر موتے

اس میں کمال توہین ہے مخاطب کی یعنے کتا تمھاری برابری کریگا۔

۳۵۷) تمھارے پان کا اگار ہمارے پیٹ کا ادھار

اس سے کسی بزرگ کی تعظیم مراد ہے۔

۳۵۸) تنکے کی اوٹ پہاڑ

تنکا پر کاہ اوٹ سایہ اور پناہ۔

۳۵۹) تن لگی دھیپڑی بلا چھائے جھیپڑی

مورد اس مثل کا وہ ہے جو کسی دوست کی مدد کے بھروسے کسب معاش سے باز رہے

کہتے ہیں کہ اگلے زمانے میں ایک شخص بے خانمان تھا رات کو مارے ٹھنڈ کے یہہ ارادہ کرتا کہ جھونپڑی بناوے صبح کو افتاب کی گرمی جو اسکے بدن کو لگتی تو اس خیال کے عزم سے باز آتا۔

(۳۶۰) تو اپنی نبیڑ تجھے میری کیا پڑی ہے

مورد اسکا وہ شخص ہے جو اپنے کام کا منتظم نہ ہو کے دوسروں کی طرف متوجہ ہو۔

(۳۶۱) توے کی تیری تغاری کی میری

یعنے جو روٹی توے پر پک رہی ہے اسکو تو لے اور تغاری (کونڈے) میں جو تیار ہے اس کو میں لوں گا تعجیل اور شتاب زدگی مراد ہے۔

(۳۶۲) توے کی تیری ہاتھ کی میری

یہ مثل ایسی ہے جو اوپر گذری۔

(۳۶۳) تھوتھا پھٹکے اڑاڑ جاے

تھوتھا وہ اناج جو ضایع ہوا ہو پھٹکنا ایک طور کا پچھوڑنا ہے کسی عبث محنت پر اطلاق کرتے ہیں۔

(۳۶۴) تھوتھا چنا باجے گھنا

تھوتھاک کاواک وغلہ بوسیدہ باجنا آواز کرنا کسی کمینے خود فروش پر اطلاق کرتے ہیں۔

(۳۶۵) تھوڑا کھانا بناوسے رہنا

اس میں موعظت ہے اسکو جو کھانے پینے میں بہت اسراف کیا کرے۔

(۳۶۶) تیتر کے منہ لچھمی

مورد اس مثل کا وہ کم ظرف ہے جو کسی امیر کا مصاحب اور مشیر بنا ہو ہندو لوگ تیتر

کی آواز سے شگون لیا کرتے ہیں اسی سے لہجا ہے اس کہاوت کا۔

(٣٦٧) تیرا ڈھپار ہے میرا بک جاے

تیرا بحذف مضاف ہے یعنے تیرا مال۔ یہہ مثل کسی ابن الغرض پر اطلاق کرتے ہیں۔

(٣٦٨) تیرا سو میرا سو ہیں ہیں۔

یعنے تیرا مال میں لونگا اور تو میرا نہ لے مورد اسکا بھی کوئی خود غرض ہے۔

(٣٦٩) تیر نہ کمان کاہے کے پٹھان

مورد اس مثل کا وہ ناقص ہے جو کمال کا جھوٹا دعوا کرے۔

(٣٧٠) تیلی خصم کرنا اور روکھا کھانا

اس مفلس پر اطلاق کرتے ہیں جو کسی توانگر کا قرابت دار ہو۔

(٣٧١) تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو

یعنے اس مقدمے کو خوب جانچو اور غور کرو۔

(٣٧٢) تیل ڈال کملی کا ساجھا

ساجھا شرکت وانبازی دستور ہے کہ جب کلیم تیار ہو تو اسپر تیل لگاتے ہیں تا چرب اور جلادار نظر آوے کہتے ہیں کہ اگلے زمانے میں ایک نے کلیم بن کے تیار کی کسی نے چند قطرے تیل کے ٹپکا دیا اور اسکا شریک بن گیا مورد اس مثل کا وہ ہے جو اسی طور سے کسی کے مال کا شریک بن جاوے۔

(٣٧٣) تیلی کا تیل بھگت بھیاجی کی

بھگت ایک قسم کا رقص ہے جس میں تبدیل صورت کرتے ہیں جب کوئی شخص کسی کام میں لوگوں کے پیسے خرچ کرکے نام آور ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۳۷۴) تیلی کے تینوں مرے اوپر سے ٹوٹے لاٹھ

ان تینوں سے مراد دو بیل ہیں اور ایک ہانکنے والا لاٹھ وہ لکڑا جو کولھو میں رکھتے ہیں یہہ مقولہ ہے اس شخص کا جو کسی کے خاندان کی تباہی سے کچھ غمگین ہو۔

۳۷۵) تین بلائے تیرہ آئے دے دال میں پانی

یعنے دال میں پانی ملاوے تا ان طفیلیوں کو کفایت کرے۔

۳۷۶) تین بلائے تیرہ آئے دیکھو یہاں کی ریت
باہر والے کھا گے اور گھر کے گاویں گیت

ریت رسم درواج معنے اسکے ظاہر ہیں۔

۳۷۷) تین بلائے تیرہ آئے سنو گیان کی بانی
راگھو چیتن یوں کہیں تم دو دال میں پانی

گیان کی بانی عقل کی بات راگھو اور چیتن نام ہیں دو شخص کے یہہ مثل وہی ہے جو اوپر گذری ہے۔

۳۷۸) ٹاٹ کی انگیا مونج کی تنی

یعنے آدمی کو چاہیئے کہ ہر کام میں زمانہ سازی کرے اور وقت پر نظر رکھے۔

۳۷۹) ٹٹو کو کوڑا اور تازی کو اشارہ

کوڑا تازیانہ یعنے کمینہ آدمی مار پیٹ کے نہیں سدھرنا اور نجیب کو فقط چتر نمائی بس ہے

۳۸۰) ٹوٹی بانہہ گل جندڑے

یعنے اگرچہ ایک شخص کے اقربا بے تمیز ہوں وہ انکو چھوڑ نہیں سکتا۔

۳۸۱) ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بدلی

ٹھینٹھرا قلعی گر اس معاملے پر اطلاق کرتے ہیں جو دو زیرک شخص میں واقع ہو۔

۳۸۲) تھونٹ چیترا من میں جھنکے

تھونت مقطوع الید چیترا نقاش و مصور جھنکنا حسرت کرنا اس میں بیان ہے اس صاحب کمال کی حسرت کا جسکے دل کا مطلب نہ برآوے۔

۳۸۳) ٹھوکر لگے پہاڑ پر توڑے گھر کی سل

مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو کسی سے کچھ اذیت دیکھا اور اس سے انتقام نہ لے سکا جب اپنے گھر آیا تو گھر والوں کو اس غصے سے مارنے لگا۔

۳۸۴) جات پانت پوچھے نہیں کوئے ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے

جات پانت نسب نامہ ہر امیر و تعالیٰ شانہ بھجنا پرستیدن قولہ تعالےٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم

۳۸۵) چار جتوائی بھاگنا ئے تینوں نہیں اپنا

چار حریف زن جنوائی داماد بھاگنا بھانجا یا بھیتجا یہ تینوں بیوفا ہوا کرتے ہیں۔

۳۸۶) چاروں تریا کی ہیا ایک چھار جن دو مر کیا۔

چار ناسوختن تریا زن ہیا کے معنے بدن لکھا ہے یعنے کہ عورت کو آگ میں جلا دیجئے جو ایک خصم کو چھوڑ کر دوسرے کی رغبت کرے۔

۳۸۷) جانا اپنے اختیار آنا پرائے بس

بس طاقت و اختیار آمدن بارادت و رفتن باجازت۔

۳۸۸) جانا ہے رہنا نہیں جانا بسوے بیس

ایسی سیج سہاگ میں کون کندھا دے سیس

کہتے ہیں یہہ دوہا امیر خسرو نے اپنے دم واپسین میں کہا اس سے مراد ناپائیداری حیات

مستعار کی ہے۔

۳۸۹) جاں کے ساتھ جیوڑا

جیوڑا بایائے مجہول ریسمان (رسی، دھاگا)۔ یہاں مراد ہے دام تعلق اور فکر دنیاوی سے

۳۹۰) جاں نہ پہچاں بڑی خالا سلام

جب کوئی اجنبی شخص اپنے غرض کے لئے کسی سے گرمجوشی کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۳۹۱) جان ہے تو جہان ہے

معنے اسکے ظاہر ہیں۔

۳۹۲) جائے گا ساہوکار رہے گا ساہوکار

یہہ مقولہ ہے اس نوکر کا جو اپنے آقا کے نفع وضرر سے کام نہ رکھے۔

۳۹۳) جب تلک ساقی تب تلک آس

یہاں ساقی سے مراد کسی کا مربی ہے یعنے جب وہ سلامت سے رہے تب تک امید خوبی کی ہے۔

۳۹۴) جب تلک سانس تب تلک آس

سانس تنفس و دم۔

۳۹۵) جب سے اگے بال تب سے یہی احوال

کسی لڑکے کی آورگی پر جو دائم رہتی ہے اطلاق کرتے ہیں۔

۳۹۶) جب چنے تھے تب دانت نہ تھے
جب دانت ہوئے تب چنے نہیں

اس میں بیان ہے زمانے کی نیرنگی کا۔

۳۹۷) جتنا اوڑھنا اتنا پانون پسارنا

اوڑھنے سے مراد چادر اور پوشش ہے یعنے آدمی کو چاہیئے کہ اپنے مقدور سے کوئی کام نہ کرے۔

۳۹۸) جتنا گڑ ڈالوگے اتنا میٹھا ہوگا

معنے اسکے ظاہر ہیں۔

۳۹۹) جس برتن میں کھانا اسی میں چھید کرنا

مورد اسکا وہ ہے جو احسان فراموش ہو اور اپنے محسن کو ایذا دے۔

۴۰۰) جس ٹہنی پر بیٹھے اسی کو کاٹے

ٹہنی شاخ درخت کسی کی حماقت اور بیوفائی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۴۰۱) جس دولھا تس بنی برات

یعنے براتیون کا مقدار نوشاہ کے مرتبے کے موافق ہوا کرتا ہے۔

۴۰۲) جس شہر میں پھول بیچے وہاں دھول نہ اڑائے

یعنے جس شہر میں فراغت کے بعد فقیری نصیب ہو تو وہاں سے پردیس جانا بہتر ہے۔

۴۰۳) جس کے نہ پھٹی ہو بوائی وہ کیا جانے پیر پرائی

بوائی شگافتگی پاشنہ پیر درد و الم یعنے بیدرد آدمی دردمندوں کا حال کیا جانے۔

۴۰۴) جس مکند تس پاول گھوڑی بدھنا آن ملاول جوڑی

یعنے سوار کے لایق گھوڑی ملتی ہے حق تعالے اچھے جوڑے کو باہم ملاتا ہے۔

۴۰۵) جس منہ سے پان کھائے تس منہ سے کویلے نہ چبائے

مراد اس سے یہہ ہے کہ اگر پہلے کسی کی تحسین کیے ہوں تو پھر اسکو گالی نہ دینا یا جس

مقام میں عزت سے رہے ہوں وہاں ذلیل نہ ہوا چاہیئے۔

۴۰۶) جسکا چکنا دیکھے پھسل پڑے

چکنا یعنے چکنا منہ اس زمانہ ساز آدمی پر اطلاق کرتے ہیں جو بڑے آدمیوں کی خوشامد کیا کرتا ہے۔

۴۰۷) جس کا کھائے اسی کا گائے

یعنے جو اپنا مربی ہو اسکی ثنا صفت کرنی مرد کو لازم ہے۔

۴۰۸) جس کی دیغ اسکی تیغ

یعنے جو شخص اپنے سپاہ کو پیسے دیتا ہے وے اسکے لئے جان نثاری کرتے ہیں۔

۴۰۹) جسکی لاٹھی اسکی بھینس

یعنے لڑائی اور جنگ میں جو زور آور ہو وہی مظفر ہوگا۔

۴۱۰) جس کے لئے چوری وہی کہے چور

اس میں بیان ہے کسی کی بیوفائی کا جو حق خدمت یاد نہ رکھے۔

۴۱۱) جسکے ہاتھ ڈوئی اسکا سب کوئی

ڈوئی وہ چمچہ جس سے سالن نکالتے ہیں۔

۴۱۲) جس کے ہوں دس گنڈیا ماریں دھول چھین لیں روپیہ

۴۱۳) جس نے نہ دیکھا ہو باگھ وہ دیکھے بلائی
جس نے نہ دیکھا ہو ٹھگ وہ دیکھے قصائی

بلائی مرادف ہے بلی کا معنے اسکے ظاہر ہیں۔

۴۱۴) جگ پھوٹا نرد موی

چوسر میں دو نرد کے ملاپ کو جگ کہتے ہیں اس مثل میں اتفاق کی ترغیب ہے دوستوں میں یا برادروں میں۔

۴۱۵) جس دن دیکھے وے کسم گئی سو بہت بہار
اب ال رھی گلاب میں اپت کٹیلی ڈار

یعنے وہ فصل بہار جس میں ہم پھولوں کو شگفتہ دیکھتے تھے جاتی رہی اب اے زنبور گلاب کے جھاڑوں پر فقط کانٹے رہ گئے ہیں۔

۴۱۶) جنگل میں موتی کی قدر نہیں۔

یعنے جاہلوں میں عالم کی کچھ قدر نہیں۔

۴۱۷) جنگل میں مور ناچا کسنے دیکھا۔

جب کوئی شخص اجنبی لوگوں میں صاحب دولت و مال یا صاحب فضل و کمال ہو تو یوں کہتے ہیں یعنے اسکے دوست آشنا اگر دیکھیں تو البتہ خوشی کریں۔

۴۱۸) جن نے لگائی سو بجھاویگا۔

یہاں مفعول یعنے آتش محذوف ہے دو مقام میں کہتے ہیں ایک یہہ کہ جس نے اس فتنہ کی آگ سلگایا ہے اسی کو اس کے بجھانے کی تدبیر معلوم ہوگی دوسرا یہہ کہ جو بلا کے خدا کی طرف نازل ہوئی ہو اسکی کا فضل ہو تو وہ جاوے۔

۴۱۹) جو ازار بناویگا موراہ موتنے کی بھی رکھیگا۔

یعنی کوئی دانشمند جب ایک کام کرنا چاہیگا اسکے انجام کو دیکھ لیگا

۴۲۰) جوان جاے تپال بڑھیا مانگے بھتار

یہاں تپال سے مراد قبر ہے بھتار شوہر اس میں زنا کی بیرنگی کا بیان ہے

۴۲۱) جوانی دیوانی

یہاں دیوانی وصف ہے جوانی کا یعنے عالم شباب میں آدمی دیوانوں کے سے کام کرتا ہے

۴۲۲) جو بر دیکھے مجھے ادے تاپ سوئی بر مجھے بیاہنے آوے

یعنے جس نوشاہ کے دیکھنے سے مجھ کو تپ آتی ہے سو وہی مجھ کو شادی کرنے کے لئے آیا

اس میں بیان ہے ایک چیز کی نفرت کا

۴۲۳) جو بن سارے کھیلے جوا آج نہ موا کل موا

سار امداد اور پناہ اس میں بیان ہے جوے بازی کے خرابی کا

۴۲۴) جو ٹھا کھائے میٹھے کی لالچ

جھوٹا پس خوردہ یعنے کسی سے کچھ نفع نہ ہو تو اسکی عاجزی کا ہے کو کیجے

۴۲۵) جوٹھا کھئے میٹھے کی لالچ

۴۲۶) جو چڑھیگا سو گریگا

یعنے جو تکبر کریگا سو آخر عاجز ہوگا

۴۲۷) جو خال حد سے زیادہ ہوا سو مسا ہوا

مراد اس سے یہہ ہے کہ ہر ایک چیز میں اعتدال چاہئے افراط اور تفریط دونوں بد ہیں ۔

اردو کے قدیم ادبی مرکز فورٹ سینٹ جارج کالج مدراس کے وجود کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لانے کا اہم علمی کارنامہ ڈاکٹر افضل الدین اقبال کی علمی تحقیق کا ایک گراں بہا کارنامہ ہے۔

ڈاکٹر ناصرہ

۴۲۸) جو دھن جاتا جانئیے تو آدھا دیجئے بانٹ

دہن مال دولت یعنے جب دیکھیں کہ مال جانے پر ہے تو آدھا کسی مستحق کو دے ڈالئے

۴۲۹) جو دیکھا سو پیکھا

۴۳۰) جوڑ جوڑ مر جائیگا مال جنوائی کھائیگا جنوائی بھی نہ ہوگا تو خالصے لگ جائیگا خالصہ شریفہ پادشاہ کے ملک خاص کو کہتے ہیں کسی بخیل کنجوس لئم الطبع پر اطلاق کرتے ہیں بشر مال البخیل بحادث او بوارث

۴۳۱) جو سارا دھن دیکھے جاتا تو آدھا دے بٹا ے

ایسی ہی کہاوت اوپر گذری

۴۳۲) جو کوئی کل پاے ہے سو لیسے کل پاے ہے

کلپانا متعدی کلپنا یعنے اندوہگین کردن کسی را کل قرار و ارام یعنے مردم آزار کا بھلا نہ ہوگا

۴۳۳) جو کبیر کاشی ہوے مرے ہیں راہ میں کون نہورا

نہورا منت و احسان کذافی دلیل ہندوں کا عقیدہ یہہ ہے کہ اگر کوئی ہندو کاشی میں مرجاوے تو اس کی نجات ہوتی ہے اس میں رام کی کچھ منت نہیں مترجم کہتا ہے پھر عجب عقیدہ ہے کہ انہوں نے کاشی کو جو ایک شہر ہے رام پر فضلیت دی الحاصل یہہ مقولہ ہے اس کا جو کسی شخص کی مدد کے بھروسے بارہا اسکے پاس گیا ہو آخر بزور بازو اپنے دل کی مراد کو پہنچا ہو

۴۳۴) جو گرجتا سو برستا نہیں

یعنے جو کتا کہ بھونکتا ہے وہ کاٹتا نہیں یا وے لوگ بڑے بڑے وعدے کسی سے کرتے ہیں آخر ایفائے عہد نہیں کرتے

۴۳۵) جوگی تھا سو اٹھ گیا آسن رہے بھبوت

جوگی درویش مرتاض اس نشیمن بھبوت خاکستر یعنے جب روح پرواز کرے تو جسم خاکی رہ جاتا ہے۔

۴۳۶) جوگی جگت جانے نہیں کپڑے رنگے تو کیا ہوا

جگت حکمت یعنے راست گفتاری و درست کرداری یعنے جو شخص کہ گمراہ ہے لباس درویشی اسکے کیا کام آوے

۴۳۷) جوگی جوگی لڑیں کھپروں کا ناس

کھپرا جوگیان ناس نیتی و عدم یعنے کاسہ گدای کے سواے انکے پاس کچھ نہیں رہتا تو لڑائی میں اسکو پھوڑ ڈالینگے مراد اس مثل کے وے لوگ ہیں جن کے جنگ و جدل سے طرفین کا نقصان ہو

۴۳۹) جوگی کے سی پھیری

پھیری دور و گردش مورد اس مثل کا وہ ہے جو دوستوں سے کم اور گاہ گاہ ملا کرے اور اسپر بھی اطلاق کرتے ہیں جو ہمیشہ ملا کرے پس یہہ مثل بر سبیل اضداد ہے

۴۴۰) جوگی مارے چھار ہاتھ

چھار خاکستر اگر کوئی جوگی کو مارے تو راکھ سے اسکا ہاتھ میلا ہو جاوے مراد اس سے یہہ ہے کہ غریبوں کے ستانے میں کچھ نفع نہیں

۴۴۱) جو من میں لبے سو سپنے میں دسے

معنے اس کے ظاہر ہیں

۴۴۲) جوں جوں بھیگے کامری تیوں تیوں بھاری ہوئے

بھیجنا ترشدن کامری کلیم یعنے کسی شخص کے پاس امیدواری کرنے سے غافل نہ ہونا چاہیئے کہ آخر اسپر بار پڑیگا اور پھر اس میں ترغیب ہے قرض نہ لینے پر سود سے کہ تھوڑے دن میں قرض اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ اسکا ادا کرنا دشوار ہو

۴۴۳) جوں جوں مرغی موٹی ہو توں توں گانڈ سکڑتی ہے

یعنے بخیل آدمی جسقدر دولتمند ہو اتنا تنگ دل اور مکھی چوس ہوتا ہے

۴۴۴) جولوں کے واسطے کھندڑے نہیں چھوڑتے

یعنے جب تھوڑی زحمت کسی چیز کے لئے حاصل ہو تو اس سے دست بردار نہ ہونا چاہیئے

۴۴۵) جو ہانڈی میں ہوگا سو رکابی میں آویگا

ع می تراود چکمم آنچہ در آوند دل است

۴۴۶) جھانٹ کے اپاڑے مردہ ہلکا نہیں ہوتا

جھانٹ موے زہار اپاڑنا دور کردن و بر کندن

۴۴۷) جہاں جاے بھوکا وہاں پڑے سوکھا

کسی بدبخت سبز قدم پر اطلاق کرتے ہیں

۴۴۸) جہاں دولھا وہاں برات

معنی اس کے ظاہر ہیں

۴۴۹) جہاں ڈر تھاں ہمارا یاروں کا گھر

یہہ مقولہ ہے اسکا جو دلیر اور شجیع ہو اور خطرناک کاموں سے نہ گھبراوے

۴۵۰). جہان روکھ نہیں تھان ارنڈھی روکھ ہے

روکھ درخت یعنے امیوں میں کم علم آدمی کی بھی بڑی قدر ہے

۴۵۱). جہان سو وہاں سوا سو

یعنے بعضے مصارف ایسے ہیں کہ وہاں آدمی خبر رس نہ ہوا چاہیئے

۴۵۲). جہان سوئی نہیں جاتی وہاں موسل چلاتی ہے

یہہ مثل کسی مفتری اٹکلیاں پر اطلاق کرتے ہیں۔

۴۵۳). جہان کے مردے تھان ھی گڑتے ہیں

یہہ مثل دو مقام پر اطلاق کرتے ہیں ایک یہہ کہ ایک قفیہ جس جگہ برپا ہو وہیں بخوبی فیصل ہوگا دوسرا ہر ایک بستی کی رسم و رواج کے مقدمات کا فیصلہ کیجیئے

۴۵۴). جہاں نہ جاکو گن لہے تھاں نہ تاکو ٹھانو دھوبی بس کر کیا کرے ڈیگنبر کے گانو

ہنا بفتح اول تافتن و تجربہ کردن ڈیگنبر برہنہ وعریاں یعنے جس جگہ آدمی کے کمال کی قدر نہو وہاں اس کو رہنے کی جگہ نہ ملیگی دھوبی اس بستی میں کیوں کر اقامت کرے. جہاں کے لوگ ننگے رہا کرتے ہیں

۴۵۵) جھڑبیڑی کا کانٹا

اس شخص پر اطلاق کرتے جس سے رہائی دشوار ہو

۴۵۶) جھوٹھا جھوٹھے سے برا جو سونے کا ہووے

اس مثل میں توہین و تحقیر کسی دروغ گو کی ہے

۴۵۷) جھوٹھا مرے نہ شہر پاک ہووے

یعنے شہر کی بلا اسی وقت جائیگی کہ وہاں کا کوئی دروغ گو مرجاوے

۴۵۸) جھوٹھ بولنے میں صرفہ کیا

۴۵۹) جھوٹ نہ بولے تو پیٹ پھٹ جاے

۴۶۰) جھوٹ نہ بولے تو پیٹ پھولے

یہ دونوں مثل ایکساں ہیں اسپر اطلاق کرتے ہیں جو دروغ گوئی سے خو پذیر ہوا ہو

۴۶۱) جھوٹوں گھر ہنیں بستا

یعنے دروغ گویوں کا گھر آباد نہیں ہوتا

۴۶۲) جھوٹے جگ پتیاے

اسکے دو معنے ہیں ایک یہہ کہ دنیا کے لوگ جھوٹے کی بات باور کرتے ہیں دوسرے
یہہ کہ دنیا بے وفا ہے پر ہر ایک اسکو وفادار سمجھتا ہے

۴۲۳) جھوٹے کا منہ کالا سچے کا بول بالا

معنے اسکے ظاہر ہیں

۴۶۴) جھوٹے کے آگے سچا رو مرے

جھوٹا آدمی سچے کی بات باور نہیں کرتا

۴۶۵) جیتے کا گھر اور موے کی گور بتا

الدال علی الخیر کفاعلہ

۴۶۶) جیتے مکھی ہنیں نگلے جاتی

دو مقام میں کہتے ہیں ایک یہہ کہ آدمی دیدہ و دانستہ ایک بلا میں نہیں پڑتا دوسرا یہ
کہ ہدایت کا انکار محال ہے

۴۶۷) جیتے نہ تکھے موے دھڑا دھڑ پیٹیئے

مراد اس سے یہہ ہے کہ آدمی قدر اسی وقت معلوم ہو جب وہ مرجاوے قدر نعمت بعد زوال

۴۶۸) جیتے ہی کا ناتا جگ میں

یعنے دنیا میں قرابت زندوں میں ہوا کرتی ہے جب کوئی شخص کسی کے مرنے سے بہت گریہ وزاری کرے تو یوں اس کے تسلی کے لئے کہتے ہیں

۴۶۹) جیٹ کے بھروسے پیٹ

جیٹھ برادر شوہر مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو دوسروں کا دست نگر ہو اور آپ بزور بازو کسب معاش نہ کرے

۴۷۰) جیسا تیرا نون پانی ویسا میرا کام جانی

نون نمک پانی آب یعنے جیسا درماہہ ویسی چاکری

۴۷۱) جیسا دیس ویسا بھیس

ہر ملکی وہر رسی

۴۷۲) جیسا سوت ویسی پھینسی جیسی ماں ویسی بیٹی

سوت رشتہ پھینتی کلاوہ وپیچک رشتہ کذائی دلیل معنے اسکے ظاہر ہیں

۴۷۳) جیسا کروگے ویسا پاوگے

کردہ خویش مثل است کہ می آید پیش

۴۷۴) جیسا منہ ویسا تھپڑ

تھپڑ طپانچہ یعنے ہر ایک سزا تقصیر کے موافق ہوا کرتی ہے

۴۷۵) جیسن کو تیسن سکٹی کو بیگن

سکٹی ماہی خشک بیگن بادنجان یعنے دنیا میں ہر ایک چیز کا جوڑ موجود ہے

۴۷۶) جسی بہے بیار پیٹھ تب تیسی دیجئے

پیار بفتح اول، ہوا و باد کذافی دلیل اس سے ترغیب ہے زمانہ سازی کی طرف

۴۷۷) جیسے دام ویسا کام

یعنے جیسا درماہہ ویسی چاکری

۴۷۸) جیسی روح ویسے فرشتے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ نیک آدمی کی جب اجل آتی ہے تو اسکا روح قبض کرنے کو فرشتے خوبصورت اچھا لباس پہنے ہوئے بڑی تکریم کے ساتھ آتے ہیں اور برے آدمی کے معاملہ برعکس ہوتا ہے یہہ مثل دو مقام میں کہتے ہیں ایک یہ کہ جزا عمل کے موافق ہوگی دوسرا یہہ کہ دنیا میں ہر ایک چیز کا جوڑ حاضر ہے

۴۷۹) جیسی کرتی ویسی بھرتی ہوے نہ ہوے کر دیکھ

یعنے جو جیسا کریگا ویسا پاویگا اگر شک ہو تو آزما لیجیے

۴۸۰) جیسے کنتھا گھر رہے ویسے رہے بدیس

کنت بفتح اول و سکون نون و تای فوقانی شوہر کذافی دلیل مورد اس کا وہ نکھٹو مرد ہے جو نکما ہو

۴۸۱) جیسے کو تیسا بابو کو بھینسا

بابو پسر راجا بھینسا جاموس نر

۴۸۲) جیسے کو تیسا ملے سنو راجا بھیل

۴۸۲) لوہے کو چوہا کھاوے لڑکا لے گئی چیل

اس مثل میں تلمیح ایک قصہ کی طرف ہے جو اگلے زمانے میں گذرا تھا یعنے کسی نے ایک اشنا کے پاس بہت لوہا امانت رکھ کے سفر گیا جب آ کے مانگا تو وہ بولا کہ میں اپنے گھر کے کونے میں رکھا تھا چوہے آہن کو کھا گئے دوسرے نے حکمت عملی کی اور ایک بہانے سے اسکے بچے کو اپنے گھر لا کے چھپا ڈالا جب وہ پوچھا تو کہا کہ چیل اسکو لے گئی آخر وہ لڑکے کا باپ متنبہ ہو کے لوہا اسکے حوالے کیا اور اپنے بچے کو لیا

۴۸۳) جیسی ماں کاٹھ کے ویسی سن کی داڑھی

کاٹھ چوب سن ایک قسم کا تار ہے یہہ مثل کسی پر تحقیرا اطلاق کرتے ہیں

۴۸۴) جیسے ھرگن گائے تیسے گال بجائے

ھر نام ہے مہادیو کا یہہ مثل اس صاحب پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنے نوکر کی خیر خواہی اور نمک حرامی میں امتیاز نہ کرے

۴۸۵) جوں تیوں چاکرے گوشت یا گھی بھات

اس مثل میں کسی نوکری کی ترغیب ہے قناعت کی طرف

۴۸۶) چار بید پانچواں لبید

بید کتاب اسمانی لبید عصا یا چوب دستی یعنے جب کوئی شخص حکم شرع نہ مانے تو اسکو بجبر اطاعت پر لائے

۴۸۷) چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ

مراد اس سے یہہ ہے کہ دولت دنیا آدمی پر قایم نہیں رہتی

۴۸۸) چار دن راہیں موکلی

موکلا فراخ و وسیع جب کسی کا کوئی مانع اور ضابطہ نہ ہو یوں کہتے ہیں

۴۸۹) چاکر کے آگے کوکر کوکر کے آگے پیش خمیہ

کوکر سگ بیش خمیہ خمیۂ کہ بہر منزل پیش پیش فرستند مورد اس مثل کا وہ نوکر ہے جو اپنے صاحب کا کام کرنے کے لیئے دوسرے کو اپنے عوض کہیں بھیجے

۴۹۰) چاھت کی چاکری کیجیئے ان جاہت کا نام نہ لیجیئے

چاہ کرے جا کی چاکری کیجیئے ناہ کرے تا کو نام نہ لیجیئے

یہ دونوں مثل ایکساں ہیں یہہ مقولہ ہے اسکا جس کو کسی نے ترشروئی سے کچھ چیز دینا چاہے اور وہ اسکو قبول نہ کرے

۴۹۱) چپ کی داد خدا دیتا ہے

یعنے کوئی شخص مظلوم خاموش ہو رہے تو اسکی داد خدا دیتا ہے

۴۹۲) چراغ تلے اندھیرا

جب کوئی عالم فسق و فجور میں مبتلا رہے تو یوں کہتے ہیں

۴۹۳) چراغ روشن مراد حاصل

اس مثل کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہہ مقولہ ہے اسکا جو کسی بزرگ کی قبر پر چراغ لگا کر برامد حاجت کا متوقع رہتا ہے دوسرا نقشبند فقیروں کا مقولہ ہے کہ جسنے انکو چراغی دیا وہ کامیاب ہوگا تیسرا اُو باشوں اور دزدوں کا مقولہ ہے کہ جب رات آوے اور چراغیں روشن ہوں تو ہمارا مدعا حاصل ہوگا یعنے چورانے کو نکلینگے

۴۹۴) چراغ گل پگڑی غائب

مراد اس سے یہہ ہے کہ جب کسی شہر کا حاکم مرجاوے تو وہاں کے رند او باش

سر اٹھاتے ہین اور خلق اللہ پر ستم کرتے ہیں

۴۹۵) چڑا مون گنوار ھانسی

چڑا گنجشک گنوار دہقان ھانسی خندہ و بازی مورد اس مثل کا وہ ہے جو کسی کی مصیبت سے خوشی کرے

۴۹۶) چڑی مار ٹولا بھانت بھانت کا جانور بولا

چڑی مار صیاد تولا محلہ اس مجمع پر اطلاق کرتے ہیں جسکے ہر فرد کی رای جدی جدی ہو

۴۹۷) چلا چلی کی راہ میں کچھ بھلا بھلی کر لو

چلا چلی کی راہ مراد ہے دنیاے فانی سے

۴۹۸) چل چھانوں میں آتی ہوں جملہ پیر سناتی ہوں

مورد اس مثل کی وہ عورت ہے جو ناز و نخرہ سے کہتی ہے کہ اگر میرا سایہ آگے چلے تو پیروں کی مدد سے میں اسکا ساتھ دے سکون

۴۹۹) چلی چلی آئی سوت کے پیہر

سوت انباغ پیہر بکسر اول و فتح ہای ہوز خانہ مادر کذانی دلیل جب کوئی شخص اچانک کسی خطرناک جگہ میں جا پڑے تو یوں کہتے ہیں

۵۰۰) چمار کو عرش میں بھی بیگار

اس میں بیان ہے کسی کی بدبختی کا جو جلاوطن ہونے پر بھی نہ جاوے

۵۰۱) چنبیلی چادر پر آئی

جب کوئی بدمزاج آدمی خوش طبعی کرے یا کوئی بخیل سخاوت اختیار کرے تو یوں کہتے ہیں

۵۰۲) چندن پڑا چمار کو گھر نت اٹھ کوٹے چام

رو رو چندن ہی بھرے سو پڑا راڑ سو کام

چام چرم ہی بر وزن ہی زمین راڑ کے معنے کمینہ لکھا ہے جب کوئی نفیس شئے کسی ناقدر شناس کے ہاتھ لگے تو یوں کہتے ہیں

۵۰۳) چنے چباؤ کہ شہنائی بجاو۔

یعنے دو کام ایک شخص سے بخوبی ہو نہیں سکتے

۵۰۴) چنے کا مارا مرتا ہے

اس سے مراد یہہ ہے کہ آدمی کی زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں

۵۰۵) چوبے سے چھبے ہونے گئے دوبے کے سانسے پڑے

چوبے وہ برہمن جو چہار بید جانتا ہو چھبے چھہ بید جاننے والا دوبے وہ جو دو بید جانتا ہے کہتے ہیں کہ کسی چوبے نے ایک راجا کے پاس گیا تھا چھبے کا درجہ حاصل کرے قضارا ایک ندیم اسکو دوبے کر کے پکارا بس وہ خیال کیا کہ افسوس میرا اصلی مرتبہ بھی باقی نہ رہا اس مثل میں قناعت کی طرف ترغیب ہے

۵۰۶) چور جاتے رہے کہ اندھیاری

اندھیاری تاریکی یعنے ایک بلا سے آدمی نجات پاوے تو بے فکر نہ رہتا اور پھر ایک قابو اگر مل جاوے تو امید ہے دوسرا قابو ملے

۵۰۷) چور چوری سے گیا تو ہیرا پھیری سے نہ گیا

یعنے کوئی سارق اگرچہ دزدی (چوری) سے باز آوے پر دغا بازی نہ چھوڑیگا

۵۰۸) چور سات گھر لے مرے

یعنے جب کسی چور کو قصاص میں مار ڈالنا چاہیں تو وہ بہتون پر افترے کر کے انکو اپنے ساتھ بلا میں شریک کرتا ہے

۵۰۹) چور کا بھائی گنٹھ کٹا

یعنے چور کا برادر بھی چور ہوگا

۵۱۰) چور کا بھائی گٹھی چور

یعنے اسکے ظاہر ہیں

۵۱۱) چور کا منہ چاند سا

چاند سا روشن یعنے چور اپنی صورت ایسی روشن بناتا ہے گویا کہ وہ بے جرم ہے اور پھر اس سے یہہ مراد ہے جس طرح چاند میں کلف موجود ہے اسی طرح چور کے چہرے سے سیاہی پائی جائے گی

۵۱۲) چور کو کہے چوری کر اور ساہ کو کہے جاگتا رہ

چور کو موس ساہ کو کہہ جاگ

ساہ تاجر و دوکاندار و مرد بے گناہ موسنا غضب کردن یہ دونوں مثل ایکساں ہیں مورد اس مثل کا وہ حکم ہے کہ دونوں لڑنے والوں کو ورغلائے ۔

۵۱۳) چور کے دل میں چوری بسے

یعنے وہ شخص جو خائن ہو دوسروں کو بھی خائن (بددیانت) سمجھتا ہے

۵۱۴) چور کی ماں کوٹھی میں سر دے کر روتی ہے

اس رونے کا سبب کبھو تو خوف ہوگا اور کبھو شرم

۵۱۵) چور کی نظر گٹھری پر

معنے اسکے ظاہر ہیں

۵۱۶) چوری اور سرزوری

اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنی خطا کا قائل نہ ہو کے بیجا بحث کرے

۵۱۷) چوری اور سرہنگی

سرہنگی عہدہ، سرہنگ جب کوئی خائن انصاف کا ادعا کرے تو یوں کہتے ہیں

۵۱۸) چوری اور سینہ زوری

معنے اسکے ظاہر ہیں

۵۱۹) چوری کو گڑ میٹھا

یعنے چوری کے مال کو آدمی بہت جتن کرتا ہے

۵۲۰) چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ

چونی وہ باریک کنکی جو حبوبات کے دلنے سے نکلتی ہے اسکو غریب لوگ کھایا کرتے ہیں انکو گھی کہاں سے میسر ہو پس یہہ مثل اس کمینے آدمی پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنے حوصلے سے زیادہ شخیان کرے

۵۲۱) چوہا بل میں سماتا نہ تھا کانوں باندھا چھاج

چھاج غلہ برافشاں اس ضیافت میں جو ایک شخص کو بس نہ آوے جب دوسرے میں بھی آکے شریک ہوں تو یوں کہتے ہیں

۵۲۲) چھاج تو بولے ہی بولے چھلنی کیا بولے جس میں بہتر چھید

چھاج غلہ برافشان چھلنی پرویزن بولن آواز دادن مراد اس سے یہہ ہے کہ بے گناہ آدمی دلیری سے کچھ بات کر سکتا ہے بخلاف اسکے جو سرتاپا تقصیر مند ہو

۵۲۳) چھب بچے میں اور صورت طباق میں

چھب شکل وصورت وجمال۔ یہہ مثل ظاہری اچھے گذران پر اطلاق کرتے ہیں

۵۲۴) چھبے ہونے گئے تھے دوبے بھی نہ رہے

مورد اس مثل کا وہ طامع ہے جو بہ سبب حرص کے اس چیز کو جو اسکے قبل رکھتا تھا کھودیوے

۵۲۵) چھٹی نہ چلا حرام کا پلا

یہہ مقولہ ہے ہندوؤں کا یا انکے ہم مشربون کا جو ان بدرسموں کو بجالانے کو موجب سعادت کا سمجھتے ہیں حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں اسکا کچھ اصل نہیں

۵۲۶) چھری پر کدو کدو پر چھری

یعنے ان دونوں حالت میں کدو کٹ جایگا مورد اس مثل کا وہ ظالم ہے جو مہربانی کے لباس میں کسی پر ظلم کرے

۵۲۷) چھلے کی بھینس

چھلا بکسر اول کل ولا کسی موٹی ناپاک عورت پر اطلاق کرتے ہیں

۵۲۸) چھوٹا سو کھوٹا

یعنے چھوٹے آدمی کی کچھ قدر نہیں

۵۲۹) چھوڑ جٹ پرائی کھٹ

جٹ جاٹ کھٹ چارپائی مخفف کھاٹ

۵۳۰) چھوڑ چھوڑ مجھے ڈوبن دے

یعنے ڈوبنے سے مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو از خود بار بار کسی کے پاس جاتا اور کہتا

ہو کہ اس نے مجھے آنے پر باعث ہوتا ہے

۵۳۱) چیری سب کے پانوں دھووے اپنے دھوتے لجاوے

چیری کنیزک لجاتا شرمندہ شدن جب کسی کا خدمت گار اپنا کام آپ نہ کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۵۳۲) چیز نہ دیکھے اپنی اور چوروں گالی دے

مورد اس کا وہ شخص ہے جو غفلت سے اپنا مال کھوئے لوگوں کو دشنام دیوے

۵۳۳) جھیل کے گھر میں ماس

ماس گوشت

۵۳۴) حاضر کو حجت نہیں

یعنے جو بات بدیہی ہو اسکے لئے برہان کیا ضرور

۵۳۵) حاضر کو لقمہ غایب کو تکبیر

یہاں غایب سے مراد میت ہے اس میں بیان ہے کسی کی سخاوت اور حق شناسی کا

۵۳۶) حاکم ہمارے منہہ میں مارے

یعنے زبردست سے جھگڑا کرو تو وہ منہہ پر ماریگا

۵۳۷) حق کمر حلال کردن میں سو بار کر

ربی حکم شرع آب خوردن خطاست اگر خون بفتوی بریزی رواست

۵۳۸) حق کہنے سے احمق بیزار

یعنے حق بات احمق کے پسند نہیں

۵۳۹) حق پاوے انعام

یعنی یہ شخص امیدوار ہے انعام کا اگرچہ اپنا حق نہیں لے سکتا

۵۴۰) حلال میں حرکت اور حرام میں برکت

یہاں حرکت سے مراد محنت ہے اس میں بیان ہے خدا کے مہلت دینے کا کسی فاسق کو

۵۴۱) حلوائی کی دوکان اور داداجی کی فاتحہ

مورد اسکا وہ ہے جو دوسروں کا مال اپنے کاموں میں صرف کرے

۵۴۲) خالی بنیا کیا کرے اس کوٹھی کے دھان اس کوٹھی میں بھرے

اس بیان میں ہے کسی کی بیہودگی کا

۵۴۳) خدا کسی حرام زادے کو ناخن نہ دے

یعنی طاقت نہ دے کیونکہ مردم آزار ہوگا

۵۴۴) خدا کو دیکھا نہیں عقل سے پہچانا

جب کوئی بات عقل سے معلوم ہو تو یوں کہتے ہیں

۵۴۵) خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے

اعطی کل شے خلقہ ثم ہدی

۵۴۶) خدا کی بات خدا ہی جانے

یعنی حکمتیں اللہ کی ایسی ہیں کہ اسکا بھید اسی کو معلوم

۵۴۷) خدا کے غضب سے ڈرتے رہیئے

اس مثل میں تہدید ہے کسی گنہگار کی

۵۴۸) خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں

جب کسی پر غیب کی بلا نازل ہو تو یوں کہتے ہیں

۵۴۹) خدا کے واسطے بلی بھی چوہا نہیں مارتی

یعنے دنیا کے لوگ اکثر دوسروں کے کام جو کرتے ہیں اس میں اپنا نفع بھی سوچتے ہیں

۵۵۰) خدا لڑنے کی روزی دے بچھڑے کا دن نہ دے

یعنے فراق دوستوں کا بڑی مصیبت ہے

۵۵۱) خدا لگتی کوئی نہ کہے منہہ دیکھی سب کوئی کہے

لگتی زیبا د پسندیدہ یعنے بات کوئی نہیں کہتا بلکہ منہ دیکھی بات کہا کرتے ہیں

۵۵۲) خدا مہربان تو جگ مہربان

۵۵۳) خدا مہربان تو کل مہربان

یہ دنوں مثل ایکسان ہیں اور معنے ظاہر

۵۵۴) خربوزہ چھری پر گرے یا چھری خربوزے پر تو خربوزہ کا ضرر خربوزے

معنے اسکے ظاہر ہیں

۵۵۵) خربوزے کو دیکھ کے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے

للصحبۃ تاثر ولو کان ساعۃً

۵۵۶) خصم کا کھائیں بین گیت گائیں بھیاجی کا

خصم شوہر گیت گانا کسی کی ستایش کرنا اس میں کسی عورت کی ناسپاسی کا بیان ہے

۵۵۷) خضر ملے

یہہ مقولہ ہے اسکا جو اچانک کسی مربی کی مہربانی سے کامیاب ہو

۵۵۸) خلق کا حلق کس نے بند کیا ہے

مراد اس سے یہہ ہے کہ خلایق کسی کا عیب و ہنر پوشیدہ نہیں کرتے پس لازم

ہے کہ آدمی ان سے ڈرے اور برے کاموں سے حذر کرے

۵۵۹) خلق کی زبان خدا کا نقارہ

یعنے اللہ کے بندے جب ایک بات متفق ہو کے کہتے ہیں تو اکثر ویسا ہی ہوتا ہے

۵۶۰) خنجر تلے کسی نے ٹک دم لیا تو پھر کیا

یعنے ظالم کے ہاتھ سے لوگوں کو امان نہیں

۵۶۱) خواب خرگوش میں ہے

یعنے غافل ہے

۵۶۲) خوان بڑا خوان پوش بڑا کھول دیکھو تو آدھا بڑا

جب بڑے کروفر کے بعد کسی کی کم ہمتی ظاہر ہو تو یوں کہتے ہیں

۵۶۳) خوان پاک خوان بوش پاک کھول دیکھو تو خاک ہے خاک

یہہ مثل بھی اسی طور کی ہے جو اوپر گذری

۵۶۴) خوب ہے دانت کھٹے ہوئے

جب کوئی ستم گار یا زبان دراز نپٹ عاجز اور لاجواب ہو تو یوں کہتے ہیں

۵۶۵) خوشامدی کا منہہ کالا

خوشامدی چاپلوس مراد اس سے اس کی ذات ہے

۵۶۶) خوگیر کی بھرتی

حشویات پر اطلاق کرتے ہیں

۵۶۷) خیرات کے ٹکڑے اور بازار میں ڈکار

جب کوئی شخص مستعار لیئے مال پر شیخی کرے تو یوں کہتے ہیں

۵۶۸) داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھٹے

فقیروں کی اصطلاح میں بھنڈاری خزانچی کو کہتے ہیں یعنے سخی آدمی کسی محتاج کو جب کچھ دیتا ہے تو اسکا خزانچی حسد سے مرجاتا ہے

۵۶۹) داتا کے تین گن دے دلا دے چھین لے

یہ مثل خدا پر یا کسی آقا پر بھی اطلاق کرتے ہیں معنی اس کے ظاہر ہیں

۵۷۰) داتا کی ناو پہاڑ چڑھے -

ناؤ کشتی پہاڑ کوہ اس میں بیان ہے: سخی آدمی کی فیروزی کا

۵۷۱) دادے راج نہ کھائے پان

دانت دکھاوت گئے پران

پران جان جب کوئی شخص ایک نئی چیز حاصل کرکے اسکے دیکھاوے میں نازو شیخی کرے تو یوں کہتے ہیں

۵۷۲) دال میں کالا ہے

یعنے احتمال ہے کہ اس میں کچھ عجیب پوشیدہ ہے

۵۷۳) دام کریں کام

ع زر دار کا سودا ہے پے زر کا خدا حافظ ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود نہ

۵۷۴) دا ون روٹھا باتوں ہنیں منتا

یعنے جو شخص پیسون کے واسطے ناخوش ہوا ہو میٹھی باتوں سے اسکی تسلی نہ ہوگی

۵۷۵) دانت پر میل ہنیں

کسی بڑے مفلس پر اطلاق کرتے ہیں کیونکہ جب اسکو کچھ چیز کھانے کی نہ ملے اسکے

دانت کاہیکو میلے ہوں

۵۷۶) دانت کاٹے روٹی ہے

جب دو شخص میں بڑا اختلاط ہو تو یوں کہتے ہیں

۵۷۷) دانت کریدنے کو تنکا نہیں بچا

کریدنا کھودنا جب کسی کا سارا اسباب چوری جاوے یا جل جاوے تو یوں کہتے ہیں

۵۷۸) دان دتار ستھنی اتار

ستھنی ازار اس میں بڑی سخاوت کا بیان ہے پر اکثر کنایۃً کسی بخیل پر اطلاق کرتے ہیں

۵۷۹) دانہ نہ گھاس پانی چھہ چھہ وقت

مورد اسکا وہ ہے کہ کچھ مطلوب چیز کسی کو نہ دے بلکہ نکمی چیزیں بخوشی تمام دیا کرے

۵۸۰) دانے کو تاپے سواری کو پادے

تاپنا تاپ مارنا گھوڑے کا کسی کام چور نوکر پر اطلاق کرتے ہیں

۵۸۱) دائی چنبیلی کے مرزا موگرا

یہاں مضاف محذوف ہے یعنے دائی چنبیلی کے بیٹے نام مرزا موگرا جب کوئی کمینہ آدمی بزرگی کا دعوا کرے تو یوں کہتے ہیں

۵۸۲) دائی سے پیٹ چھپانا

مراد اس مثل کا وہ ہے جو اپنے محرم راز سے احوال اپنا پوشیدہ رکھے

۵۸۳) دائی کے آگے پیٹ کیا چھپانا

یعنے محرم راز سے بھید چھپانا ممکن نہیں

۵۸۴) دائی کے سرپان پھول

اس میں بیان ہے دایہ کی نیک بختی کا

۵۸۵) دائی ہو میٹھی دادا ہو میٹھا سرکے کو جاے

[اس مثل کی صراحت نہیں ہے]

۵۸۶ - دیا بنیا پوزا تولے

یعنے جو دوکاندار عاجز اور زیردست ہو تو وہ تول میں چوری نہ کرے گا۔

۵۸۷ - دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام

دبدھا شک مایا بروزن سایہ مؤنث مستعمل شود لطف و کرم و ترحم و طلسم و خیال پے بود کذائی دلیل (شکی آدمی ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے)

۵۸۸ - دبلا کنبا سراب کی آس

دبلا کنبا خویشی کہ مفلس باشد سراب دعاے بد یعنے اگر کوئی شخص اسکا حصہ چھین لے تو مدام دعاے بد دیکے اپنے دلکو تسلی دیتا ہے

۵۸۹ - دبلے کلاونت کی کون سنے

کلاونت مطرب یہاں دبلے سے مراد غریب ہے .

۵۹۰ - دبلے مارین شاہ مدار

شاہ مدار ایک درویش تھے انکا مزار مکھن پور میں ہے انکے عرس کے دن دبلی کائیان کٹتی ہیں اسلئے ایسا کہے مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو زبردست کو ستادے اور زبردست سے ڈرتا رہے

۵۹۱ - دبے پر چوٹ کرتا ہے

شعر اذا ئیس الانسان طال لسانہ کسنور مغلوب یصول علی الکلب معنے اس مثل کے قریب اس عربی شعر کے ہیں

۵۹۲ - دخل بہ معقولات کرنا

مورد اسکا وہ نادان ہے جو علما سے مباحثہ کرے

۵۹۳ ۔ ددھیل گاے کی دولاتین بھی بھلی

یعنے اپنا مربی اور محسن کچھ بیجا کہے تو اس سے رنجیدہ نہ ہوا چاہئے

۵۹۴ ۔ دریا کو کوزے میں بھرنا

اس سے مراد اظہار مطلب ہے غایت اختصار کے ساتھ اور کبھی محال طلبی پر بھی اطلاق کرتے ہیں۔

۵۹۵ ۔ دریا میں رہنا اور مگر مچھ سے بیر کرنا

مگر مچھ ہنگ بیر عداوت جب کوئی محکوم اپنے حاکم سے دشمنی کرے تو یوں کہتے ہے

۵۹۶ ۔ دستر خوان کی بلی

مورد اسکا وہ ہے کہ ہر ایک ضیافت میں بے دعوت کیا کرتا ہے۔

۵۹۷ ۔ دشمنوں کے من کا جیتا ہوا

یہہ مقولہ ہے اسکا جس کا کوئی دوست خرابی میں پڑے

۵۹۸ ۔ دکھن گئے نہ باہر رہے چندیری جائے

چندیری نام ہے ایک جگہ کا مورد اس مثل کا وہ ہے جو اپنے وطن کو چھوڑتا ہے

۵۹۹ ۔ دل لگا بینڈکی سے پدمنی کیا چیز ہے

اس عیاش پر اطلاق کرتے ہیں جسکو بھلے برے میں امتیاز نہ ہو

۶۰۰ ۔ دلو کا وہ سیرا

دلو نام ہے ایک غلہ فروش کا جو دس سیر کا ماپ رکھا تھا اور دوسرے دوکان دار پانچ سیر کا پیمانہ رکھے تھے یہہ مثل کسی ناموافق شے پر اطلاق کرتے ہیں

۶۰۱ ۔ دلی کے برنا والے تخ دیکھو آئے

جب کوئی امیدوار کہیں سے مایوس ہو کے لوٹے تو یوں کہتے ہیں

۶۰۲ - دم درود بنہ ہوتا

مراد ہے کسی کے مرجانے یا بے حس و حرکت ہونے سے

۶۰۳ - دمڑی کا پوستی

کسی حقیر اور ذلیل آدمی پر اطلاق کرتے ہیں

۶۰۴ - دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی

سر منڈائی اجرت سر تراشی کی

۶۰۵ - دمڑی کی بلبل ٹکا چھٹائی

چھٹائی اجرت پر اور کھڑنے کی جب کسی حقیر چیز کے لئے بہت سے پیسے خرچے جاویں تو یوں کہتے ہیں ۔

۶۰۶ - دمڑی کی چون چون

چون چون حکایت اواز برندکان اور پھر ایک کھلونا ہے چمڑے کا جسکے دبانے سے یہی صدا نکلتی ہے کسی یاوہ گو پر اطلاق کرتے ہیں

۶۰۷ - دمڑی کی دال آپ ہی گنٹی آپ ہی چھنال

یہہ مثل کسی شے کے قدر قلیل پر جو مکتفی نہو اطلاق کرتے ہیں

۶۰۸ - دمڑی کی دال بوا پتلی نہو

بوا بحذف حرف ندا یعنی اے بہن مورد اس مثل کا وہ کنجوس ہے جو محال طلبی کرے

۶۰۹ - دمڑی کی گھوڑی چھہ پسیرے دانہ

جب کسی چیز کا خرچ اصل سے زائد ہو تو یوں کہتے ہیں

۶۱۰ ـ دن دس آدر پائیکے کرلے آپ بکھان
جو لگ کاگ سرادھ پکھ تو لگ تو سمان

آدر بروزن چادر تعظیم و مدارا بکھان بفتح بفتح اول مدح وستایش کاگ ناغ پکھ جہاں سمان ادب و تعظیم اس میں تنبیہ ہے کسی ظالم دولتمند کو کہ جب اقبال جاتا رہے وہ عاجز اور ذلیل ہو جاے گا

۶۱۱ ـ دنیا کرے مکر سے روٹی کھائے شکر سے

اصل میں دنیا کھاے لکھا ہے اللہ اعلم الدنیا زور لاتحصل الا بالزور

۶۱۲ ـ دوالی کے بتاسے

دیوالی کی عید میں بعضے ہندو بتاسے اپنے دوست آشنا کو بانٹتے ہیں یہہ مثل کسی خانہ بدوش آدمی پر اور کسی کے احسان کے بدلے پر بھی اطلاق کرتے ہیں

۶۱۳ ـ دو دل راضی تو کیا کرے قاضی

یعنے جب مدعی اور مدعی علیہ باہم صلح کریں تو قاضی اس میں خلل نہیں کر سکتا

۶۱۴ ـ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پیئے

یہہ مثل ایسی ہے گویا مار گزیدہ از ریسماں میترسد

۶۱۵ ـ دودہ کا دودھ پانی کا پانی

یہہ مثال اس فیصلے پر جو حق اور براہ ہو اطلاق کرتے ہیں

۶۱۶ ـ دودھ سے مکھی نکال کر پھینک دینا

اس سے مراد کسی کو دفع کرنا ہے اچانک

۶۱۷ ـ دودھون نہاؤ پوتون پھلیو

یہہ فقرہ ہے دعائیہ ایک عورت دوسری کو یوں کہا کرتی ہے (ہمیشہ دولت اور اولاد میں کھیلتی رہو)

۶۱۸ - دور کا یہ گھوڑا بخشی کا داماد

یہہ فقرہ ہے دعائیہ جب ایک فضولی شخص ایک کام میں اہل کار سے زیادہ جلدی کرے تو یوں کہتے ہیں فارسی میں دایہ از مادر مہربان

۶۱۹ - دور کا ڈھول سہاونا۔

بانگ دہل از دور خوش می نماید

۶۲۰ - دوڑ چلئے نہ گر پڑئے

اس مثل میں ترغیب ہے میانہ روی اور اعتدال سے گذران کرنے پر

۶۲۱ - دلھا دلہن مل گئے جھوٹی پڑی برات

یعنے جب دو مخالف باہم صلح کریں تو طرفین کے مددگار جو لڑائی میں کمک کرتے تھے نکمے ہو جاتے ہیں۔

۶۲۲ - دو ملا میں مرغی حرام

جب دو شخص کی لڑائی سے تیسرا تباہ ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۶۲۳ - دونوں دین سے گئے پانڈے حلوا ملا نہ مانڈے

پانڈے برہمن مورد اس کا وہ طامع لالچی شخص جو ایک نوکری کے بھروسے اپنی پہلی خدمت بھی کھودے۔

۶۲۴ - دونوں کھوٹے جو گیا مدرا اور آدیس

مدرا حلقۂ گوش ادیس۔

۶۲۵ ـ دو میں تیسرا جیسے آنکھ میں کنکر

یعنے جب دو شخص کے کام میں تیسرا دخیل ہو تو نپٹ برا لگتا ہے۔

۶۲۶ ـ دھرنے کی ماسانجھ

دھرمادہ نشست جو تقاضے والا کرتا ہے سانجھ شام یعنے وہ شام کو کھانا کھاتا ہے۔

۶۲۷ ـ دہلیز کے ہیگے سے بیر نہیں جاتا

ہگنا ریدن یعنے جب ایک کو کسی کے ساتھ بیر ہو تو چاہیے معقول خدمت اسکی کرے اسکے دروازے کو ملوث کرنے میں کچھ فائدہ معتد بہ نہیں۔

۶۲۸ ـ دھادھا قسمت کا لکھا سویا

دھانا دوڑنا دھا اور او ر یا امر ہے یعنے آدمی اگرچہ سعی و تلاش کرے پر اسکو وہی ملیگا جو مقدر ہو۔

۶۲۹ ـ دھاو جو بدھ لکھا سو پاو

مہ بکسرا ول خدائے تعالے کر زمین رابآسمان دوزی ند نہدت زیادہ از روزی

۶۳۰ ـ دھاوے سو پادے

من جلد وجد

۶۳۱ ـ دھر جا مر جا

اس بد نیت آدمی پر اطلاق کرتے ہیں جو لوگوں کی امانت مالک ہوا چاہتا ہے۔

۶۳۲ ـ دھن بندرابن

دھن آفرین و شاباش بطور تعریض کسی ظالم بے انصاف پر اطلاق کرتے ہیں۔

۶۳۳ ـ دھن کا دھن گیا اور میت کی میت گئی

دھن مال میت محبت اس مثل میں ترغیب ہے کسی کو قرض نہ دینے پر مدہ شان قرض د مستان نیم حبہ فان القرض مقراض المحبۃ۔

۶۳۴ - دھوبی بیٹا چاند سا سیٹی اور پٹاک

چاند سا یعنے صحیح و سالم شیتی شپیل سا قوت پٹاک حاصل مصدر از ٹپکنا یعنے کپڑوں کے پھٹنے کا اسکو غم نہیں پٹکنے سے کام رکھتا ہے یہ مثل کسی خود غرض بے پروا آدمی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۶۳۵ - دھوبی پر بس نہ چلے گدھیا کا کان مروڑے

مورد اس مثل کا وہ ہے جو کم زور عاجزوں کو ستایا کرے اور زبردست سے ڈرے۔

۶۳۶ - دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا

۶۳۷ - دھیرج دھرم مترا ور نار آپت کال پرکھئے چار

دھیرج صبر دھرم سخاوت متیر دوست نار عورت آپت افت پرکھنا آزمانا یعنے ان چار چیزوں کو آفت کے وقت آزمائے۔

۶۳۸ - دھینگ دھینگ بلو کا راج

بلو ایک ظالم حاکم تھا جاٹ کے قوم سے دھینگ کہتے ہیں ظلم کو۔

۶۳۹ - دیا دورتے لگی ساتھی کھائے

اس میں بیان ہے کسی عورت کی مصاحبت اور بے تمیزی کا۔

۶۴۰ - دیب نہ مارے ڈینگ سے کو مت دیت چڑھائے

دیب خدا ڈینگ عصا کو کسی رامت عقل

۶۴۱ - دید دینا کی دم بدم کیجئے

کسی کی شادی وکسکا غم کیجئے

یعنے دنیا محل حوادث ہے ہر ایک کو شادی و غم سے گزیر نہیں۔

۶۴۲۔ دے دلاوے دے دے کرے

سو پرانی بھوساگر ہتترے

بھوساگر دریاے جہاں اس میں بیان ہے مرد مخیر کی نجات کا۔

۶۴۳۔ دیس آچار کلا بیوہار

ہر ملکی و ہر رسمی۔

۶۴۴۔ دیس چوری پردیس بھیکھ

یعنے جو شخص اپنے ملک میں چوری کرے وہ پردیس میں گدائی کریگا۔

۶۴۵۔ دیکھنے کو بلبل نگلنے کو ڈومریا بڑ

نگنا بمعنی کروں، ڈومریا یا بڑ کا درخت جو صحرائی ہو اس ضعیف شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو قوت سے کام کرتا ہے۔

۶۴۶۔ دیکھنے اور سنے میں چار انگل کا فرق

یعنے بڑا تفاوت ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ

۶۴۷۔ دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھے

باید دید کہ اشتر کدام پہلو می نشیند

۶۴۸۔ دیکھے ٹھونک بجا کے دنیا طالب زر کی۔

یعنے میں خوب امتحان کیا ہے کہ دنیا کے لوگ طالب زر ہیں۔

۶۴۹۔ دیکھا بھالا تو بچی چیرا سید ھوے

توپچی گولہ انداز اس میں بیان ہے [illegible] سیادت کا۔

۶۵۰- دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالا

جب کوئی شخص بن دیکھے کسی کی مدح میں غلو کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۶۵۱- دیکھو میاں چھند بند پھاٹا جامہ تین بند

یہہ مثل کسی جھوٹے لاف زن پر اطلاق کرتے ہیں۔

۶۵۲- دیکھئے دیدار اور مارئیے پیزار

پیزار جوتی پاپوش، کسی مکروہ چیز پر اطلاق کرتے ہیں۔

۶۵۳- دینے کے نانو دروازہ بھی نہیں دیتا

دروازہ دینا بند کردن اس میں بیان ہے اس لئیم کا جو دینے لفظ سے خفا ہوا۔

۶۵۴- ڈاین کو بھی داماد پیارا

یعنے ہر ایک ساس اپنے داماد کو دل سے پیار کرتی ہے۔

۶۵۵- ڈڑھیالا دھن

کسی بڑی داڑھی والے پر اطلاق کرتے ہیں۔

۶۵۶- ڈوبا بنس کبیر کا جو اپجا پوت کمال

کبیر نام ہے ایک دانشمند کا اپجا یعنے پیدا ہوا نقل ہے کہ کبیر نے اپنے بیٹے کو عالم طفلی میں علم پڑھایا اور حکمت کی باتیں سکھلایا از انجملہ حسن معاشرہ بنی نوع کے باب میں یوں کہا کہ دنیا کی عورتوں کو اپنی ماں بہن بیٹی کی جگہ سمجھے اور نظر پاک سے انکو دیکھے غرض جب وہ لڑکا جوان ہوا کبیر چاہا کہ اسکی شادی کرے وہ لڑکا احمق تھا باپ سے کہنے لگا کہ دنیا کی عورتیں میری ماں بہن ہوتی ہیں میں انکو کیونکر شادی کروں پھر

وہ تجرد ہی میں رہا اس لئے کبیر کی اولاد دنیا میں باقی نہ رہی مورد اس مثل کا وہ ہے جو اپنے باپ دادا کے اچھے طریق کو چھوڑ دے۔

۶۵۷۔ ڈھینگر کا ہے موٹا لہا گنے نہ ٹوٹا

یعنے نکما آدمی اس لئے فربہ ہوا ہے کہ اسکو نفع اور ضرر کا کچھ خیال ہے۔

۶۵۸۔ ڈھول باج دمامے باجے

یعنے کسی کا عیب سارے جہاں میں اشکا ہو جاوے تو یوں کہتے ہیں۔

۶۵۹۔ ڈھیزس وکلدو لعنت. بہردو

اس جھگڑے پر اطلاق کرتے ہیں جو دو بے حیا آدمیوں میں واقع ہو۔

۶۶۰۔ ڈھیلے زناج

ڈھیلا سست

۶۶۱۔ ڈیٹھ گت مایا پران گت موہ

شعبدہ متعلق ہے نظر سے اور محبت جان کے ساتھ علاقہ رکھتی ہے۔

۶۶۲۔ رات پڑی بوند نام رکھا محمود

یعنے رات کو عورت سے ہمبستر ہوا تو بچے کا نام محمود رکھا مورد اس مثل کا وہ ہے جو خیالی پلاؤ پکاوے۔

۶۶۳۔ رات ماکا پیٹ

یعنے شب پردہ پوش ہے۔

۶۶۴۔ راجا جوگی کس کے میت

میت دوست اس مثل میں ان دونوں کی عیاری کا بیان ہے۔

۶۶۵ - راجا چھوئے اور رانی ھوئے -

چھینا اور چھونا مس کردن یعنے کوئی شخص کسی امیر کا مصاحب ہو تو نخوت پیدا کرتا ہے

۶۶۶ - راجا راج اور پرجا سوکھی

پرجا رعیت سوکھی مرفہ الحال -

۶۶۷ - راجا روٹھیگا اپنی نگری لیگا

روٹھنا از رده شدن نگری سے جاگیر مراد ہے -

۶۶۸ - راجا نل پر بپت پڑی بھوئی مچھلی جل میں تری

نل نام ہے ایک راجا کا نقل ہے کہ یہہ راجا زمانے کی گردش سے اپنا تخت و تاج کھو کے عورت کو ساتھ لے ایک بیاباں میں جا اترا ایک مچھلی بھونی ہوئی جو اسکے دستر پر تھی اسپر راک لگی تھی رانی نے چاہا کہ اسکو ندی میں دھووے پانی میں جب ڈوبوئی تو ماہی تیرنے لگی اس مثل سے مراد تواتر ہے افتون کا -

۶۶۹ - راجا نیاو نکریگا گھر تو جانے دیگا

نیاو انصاف یعنے گھر جانے سے کسی مظلوم کو روک نہ سکیگا -

۶۷۰ - رام جھروکے بیٹھ کر سب کا مجرا لے

جیسی جاکی چاکری ویسا واکو دے

رام خدا کو کہتے ہیں اس مثل میں مکافات عمل کا بیان ہے -

۶۷۱ - رام رام جپنا اور پرایا مال اپنا

جپنا ذکر کردن یہہ کسی دغاباز اور خائن درویش پر اطلاق کرتے ہیں -

۶۷۲ - رام ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی

اس میں دو دغا باز کے اتفاق کا بیان ہے۔

٦٧٣۔ اراکھن ھار بھئے بھج چار ترکیا

بگڑے بھج دو کے بگاڑے۔

٦٧٤۔ رانڈ سانڈ سیڑی سیناسی

ان چاروں سے بچیے کاشی

رانڈ بیوہ سانڈ کا دو اسپ سیڑھی نردبان سنیاسی درویش جوگی یعنے کاشی میں ان چاروں سے حذر کیجئے۔

٦٧٥۔ رانگ کی طرح پگھلنا

رانگ قلعی مورد اس مثل کا وہ ہے جو ذری بات میں خفا ہووے۔

٦٧٦۔ راون کا سالا

مورد اس مثل کا وہ مردم ازاری جو کسی بڑے آدمی کی حمایت میں ہو۔

٦٧٦۔ رائی بھر ناتا اور گاڑی بھر دوستی

رائی خردل یعنے دونو برابر ہین اس میں قرابت کی ترجیح ہے اشنائی پر۔

٦٧٨۔ رائی سے پربت ھونا

پربت کوہ جب کوئی شخص حالت افلاس سے دولت مندی کو پہنچے تو یوں کہتے ہیں۔

٦٧٩۔ رائی کو پربت کرے پربت کو رائی

اس میں بیان ہے خدا کی قدرت کا ان اللہ علی کل شئے قدیر۔

٦٨٠۔ رذالے کا لٹھ

رذالہ کمینہ لٹھ چوب دستی یہہ مثل کسی بدہیئت اور بدخو آدمی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۶۸۱ - رسی جل گئی پر بل نہیں گیا

مورد اسکا وہ برگشتہ بخت ہے جسکا پہلا غرور ہنوز باقی ہو ۔

۶۸۲ - رکھ پت رکھاو پت

پت آبرہ یعنے تو کسی کو بے حرمت نہ کر تا تیری آبرو رہے ۔

۶۸۳ - رنڈی رہے تو آپ سے نہیں تو سگے باپ سے

یعنے عورت اگر نیک ہے تو وہ خود پاکدامن رہیگی نہیں تو سگے باپ کو بھی نہ چھوڑے پھر اس پر ضبط و نسق سب بے فائدہ ہے ۔

۶۸۴ - روپ روئیں بھاگ کھاویں

روپ شکل و جمال بھاگ بخت جوی طالع زخردار ہنر بہ

۶۸۵ - روتا جاوے موے کی خبر لاوے

یعنے جب کوئی شخص کسی کام کے لئے چین بچیں ہو کے نارضامندی سے جاوے تو وہ کام سرسبز نہ ہوگا ۔

۶۸۶ - روٹی کو روے اور چولھے پیچھے سووے

اس میں بیان ہے کسی کے کمال افلاس کا ۔

۶۸۷ - روٹی کی جگہ ابلا کھانا

جب کوئی شخص نپٹ مہمل کام کرے تو یوں کہتے ہیں ۔

۶۸۸ - روٹی کی خاک جھاڑنا

کسی کی خوشامد کرنے پر اطلاق کرتے ہیں ۔

۶۸۹ - روزے کو گئے نماز گلے پڑی

یہہ مقولہ ہے اسکا جو تکالیف سے بیزار ہو۔

۶۹۰۔ روغن قاز ملنا

یعنے خوشامد کرنی۔

۶۹۱۔ روئے سے دان ہنیں ملتا

اس میں سرزنش ہے ان فقرا کو جو رونے کی صورت بنا کے بھیک مانگتے ہیں۔

۶۹۲۔ رہے جھونپڑے میں خواب دیکھے محل کا

مورد اس کا وہ شخص ہے جو خیالی پلاو پکاوے۔

۶۹۳۔ ریجھینگے تو پتھر ہی پھینک مارینگے

ریجھنا پسند کرنا مورد اسکا وہ شخص ہے جو خوشی کے عالم میں بھی کسی پر مہربانی نہ کرے

۶۹۴۔ زبان آگے خندق ہنیں

یعنے آدمی جو چاہے سو وہ بات کہہ سکتا ہے۔

۶۹۵۔ زبردست کا ٹھینگا سر پر

ٹھینگا چوب دستی اس میں بیان ہے زبردست کی فیروزی کا۔

۶۹۶۔ زردار کا سودا ہے بے زر کا خدا حافظ

معنے اسکے ظاہر ہیں۔

۶۹۷۔ زور کی لاٹھی سر پر

اس میں بیان ہے زبردست کی فیروزی کا۔

۶۹۸۔ زور ہنیں ظلم ہنیں عقل کی کوتاہی۔

یعنے یہہ شخص کسی کے ظلم سے خراب نہیں ہوا بلکہ اپنی حماقت سے۔

۶۹۹ - سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ

مورد اس مثل کے وے لوگ ہیں جو باہم مل کے کسی درویش کو کچھ کچھ دیں۔

۷۰۰ - سات پانچ مل کیجئے کاج   ھارین جیتبن ہنیں لاج

یعنے جب چند شخص مل کے اتفاق سے ایک کام کریں تو اسکا بگاڑ ندامت کا سبب نہ ہوگا

۷۰۱ - سات توں سے منہ کالا کرنا

توانابہ اس میں مبالغہ ہے کسی کو رسوا کرنے پر۔

۷۰۲ - سات سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی

جب کوئی پرانا فاسق پارسائی کا دعوا کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۷۰۳ - ساجھے کی سوئی سانگ میں چلی

سانگ قسمی از نیزہ یعنے ہر ایک کام شرکت کا نپٹ دشوار ہوا کرتا ہے۔

۷۰۴ - ساجھے کی ماگنگا پناوے

۷۰٥ - ساجھے کی ھانڈی چوراہے میں پھوٹے

یعنے شرکت قضیہ و فساد کا باعث ہوا کرتا ہے۔

۷۰۶ - سارے دن اونی اونی رات چرخا پونی

مورد اسکا وہ غافل شخص ہے جو ہر ایک کام بے وقت کیا کرے۔

۷۰۷ - سارے دن پیسا پیسا چنی بھر بھی نہ اٹھایا

پیسنا سائیدن مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو کسی کام میں بے فائدہ محنت کرتا ہو۔

۷۰۸ - ساری دیگ میں آگ ہے دانہ ٹٹولیں

فارسی میں کہتے ہیں مشتی نمونہ خرواری

۷۰۹ ۔ ساری راماین سنکر پوچھا سیتا کس کی جورو

مورد اس مثل کا وہ غافل آدمی ہے جو سب احوال کسی کا سنکر ہنوز بے خبر محض ہو۔

۷۱۰ ۔ ساری ہانڈی میں ایک ہی چانول ٹٹولتے ہیں۔

یعنے مشتی نمونہ خرواری۔

۷۱۱ ۔ سارس کی جوڑی

ان دو اشیا پر اطلاق کرتے ہیں جو ہمیشہ ملے رہتے ہیں۔

۷۱۲ ۔ سارس کی سی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی

جب دو شریر آدمی باہم ملے رہیں تو یوں کہتے ہیں۔

۷۱۳ ۔ سانپ کی چھچھوندر ھونا

جب کسی شے کا وجود و عدم آدمی کے حق میں مضر ہو تو یوں کہتے ہیں کہنے والوں نے کہا ہے کہ سانپ کسی چھچھوندر کو دیدہ و دانستہ نہیں پکڑتا اگر فراموشی سے پکڑے تو سانپ کی خرابی ہے کیونکہ اگر اسکو نگل جاوے تو مرجاتا ہے اگر چھوڑے تو اندھا ہوتا ہے

۷۱۴ ۔ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے

یعنے دانا کو چاہئے ایک بلا اس طور سے دفع کرے کہ دوسری آفت لاحق نہ ہو

۷۱۵ ۔ سانچ کو آنچ نہیں

یعنے سچ کہنے والے کو کسی بات کا ڈر نہیں اور کبھو ایسا بھی ہوتا ہے کہ سچا آدمی آگ میں یا جلتی کڑھی میں جب ہاتھ ڈالے تو نہیں جلتا

۷۱۶ ۔ سانچی بات سعد اللہ کہے سب کے من سے اترا رہے

سعد اللہ نام ۔ ، یک شخص کا جو ہمیشہ حق بات کہا کرتا ہے اور لوگ اس سے خفا رہتے

۷۱۷ ۔ سانچی بات گوپالہ بھاوے

گوپالہ نام ہے خدا کا راستی موجب رضائی خداست

۷۱۸ ۔ ساون کے اندھے کو ہرا ہرا سوجھے

ساون ایک مہنہ کا نام ہے وہ فصل خزاں میں آتا ہے مورد اس کا مثل وہ شخص ہے جو زوال اقبال کے بعد دولت ہی کے خیال میں رہے

۷۱۹ ۔ ساہ کے دولے

ساہ صراف

۷۲۰ ۔ سب دھان بائیس پسیری

جب کسی مقام میں دہاں کے بھلے لوگ برے اور جاہل وعالم میں فرق نہ کریں تو یوں کہتے ہیں

۷۲۱ ۔ سب سے بھلی چپ

چپ خاموشی حدیث شریف میں آیا ہے من سکت سلم و من سلم نجا۔

۷۲۲ ۔ سب گڑ متی ہوا ۔

گڑ قند سیاہ جب ایک کام میں کسی کی محنت اکارتھ ہو تو یوں کہتے ہیں ۔

۷۲۳ ۔ سب گن پوری کرے نہ کہے لنڈوری

یہہ مثل کنایۃً اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو سراپا بد حصال ہو ۔

۷۲۴ ۔ سب گھر مٹیالے چولھے

یعنے اکثر لوگ دنیا میں غریب ہیں یا سب کی رسم ایکساں ہے۔

۷۲۵۔ سبھی بھوم گوپال کی تا مین اٹک کہا

جاکے من میں اٹک ہے سوئی اٹک رہا

بھوم زمین گوپال نام خدا تعالیٰ اٹک ممانعت کہا مرادف کہاں۔

۷۲۶۔ سبھی مصری کی ڈلیاں

جب کبھی کی ہر ایک بات اچھی ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۷۲۷۔ سچ اور جھوٹ میں چار انگل کا فرق

ع شنیده کی بود مانند دیده۔

۷۲۸۔ سچ کہے تو مارا جائے جھوٹ کہے تو لڈو کھائے

یہ مثل کسی خوشامد پسند آدمی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۷۲۹۔ سخی سے بھنیٹا نہیں تو شوم کو کیوں جھنجوڑے

یعنے اگر ایک بڑا فائدہ حاصل ہونے والا نہ ہو تو چھوٹے سے دست بردار نہ ہونا۔

۷۳۰۔ سخی سے شوم بھلا جو ترت دے جواب

گویا معنے اس مثل کے ایسے ہیں الانتظار اشد من الموت۔

۷۳۱۔ سدا دیوالی سنت کے جو گھر گیہوں رہوں

سنت پارسا دین دار

۷۳۲۔ سدا رہے اللہ کا نام

کل شیئ ہالک الا وجھہ۔

۷۳۳۔ سدا کی پدنی اردون دوس

پدنی تیرزن اردون ماش دوش گناہ جب کوئی بدخو آدمی عذر رہائی لنگ بیان کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۷۳۴۔ سدا کے دانی موسل کے نوٹکے

دانی سخی یعنے موسل کا مول نوٹکے دیتا ہے حالانکہ دو تین ٹکوں کو وہ ملتا ہے یہ مثل کسی بخیل پر کنایۃً اطلاق کرتے ہیں۔

۷۳۵۔ سر دیا اکھلی میں دھمکوں سے کیا ڈرنا

دھمکا از جر و تہدید داواز افتادن چیزی۔

حکایات لطیفہ

آندھرا پردیش اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ تحقیقی کتاب

"حکایات لطیفہ" اردو کی قدیم ترین دلچسپ مختصر کہانیوں کا مجموعہ ہے اسے شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی کے جواں سال محقق ڈاکٹر افضل الدین اقبال نے مرتب کر کے شائع کیا ہے ڈاکٹر افضل الدین اقبال دکن کے ان چند قابل ذکر مصنیفن میں سے ہیں جنھوں نے اپنی تحقیقی کاوشوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جامعہ عثمانیہ کی نئی نسل شعبہ اردو کی گراں قدر ادبی روایات کی پاسداری سے غافل نہیں اور اس کا تسلسل برقرار رکھنے کی مساعی میں مصروف ہے۔ حکایات لطیفہ فورٹ سینٹ جارج کالج کا ایک ناقابل فراموش ادبی کارنامہ ہے۔

پروفیسر سیدہ جعفر

صدر شعبہ اردو سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد

۷۳۶ ۔ سر سجدے میں من بدیوں میں

من دل بدیوں برائیوں یہ مثل کسی عابد ریاکار پر اطلاق کرتے ہیں۔

۷۳۷ ۔ سر سر عقل گر گر بدیا

گر استاد و مرشد بدیا علم اس میں اختلاف آرا کا بیان ہے۔

۷۳۸ ۔ سر سہلاون بھیجا کھاؤں

مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو ظاہر میں کسی کا دوست رہے پر دل میں کینہ رکھے۔

۷۳۹ ۔ سر سے خایہ بھاری

خایہ انڈا، فوتہ کسی چھوٹے سر والے پر اطلاق کرتے ہیں۔

۷۴۰ ۔ سر سروا ہے

یعنے ہر ایک جماعت کو ایک سردار درکار ہے۔

۷۴۱ ۔ سر کا پانون اور پانوں کا سر

جب کوئی چیز بے انتظام ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۷۴۲ ۔ سر کا ہنا یا پاک

یہہ مثل ایسے فیصلے پر اطلاق کرتے ہیں جو حاکم وقت سے ٹھہرا ہو۔

۷۴۳ ۔ سرگشت گردی

۷۴۴ ۔ سر منڈاتے ہی اولے پڑے

اولا ژاله یہہ مثل ایسی افت پر اطلاق کرتے ہیں جس سے پناہ کی صورت نہ ہو

۷۴۵ ۔ سڑی صاحبی اور گج کا سونا

سڑی پوسیدہ سونا خوابیدن مورد اس مثل کا وہ کمینہ ہے جو بڑے بڑے کاموں کا عزم

کرے۔

۷۴۶۔ سستی بھیڑ کی دم اٹھا کر دیکھا

بھیڑ مادہ گوسفند جب کوئی شخص ایک اچھی چیز ارزان خرید تا ہے تو اسکو بار بار دیکھتا ہے کہ ایا عیب دار ہے دوسرا یہہ کہ خود ارزانی کسی شے کی بد گمانی کا سبب ہوتی ہے اسی لئے خریدار بہت جانچتا ہے۔

۷۴۷۔ سگری رین بن بن پھری بھور بہے کوے سے ڈرے

سگری تمام رین شب بن بیاباں بھور بہنا بر آمدن سپیدہ صبح اس مکار عورت پر اطلاق کرتے ہیں جو جھوٹا حجاب اور ڈر ظاہر کرے۔

۷۴۸۔ سمن دھاگا پریم کا جن توڑو چٹکائے

توڑے پر جوں جوڑ ہو بیچ کا نٹھ پر جائے

سمن بہ تشدید میم نام ہے ایک شخص کا دھاگا رشتہ پریم دوستی یعنے دو دوست میں بگاڑ کے بعد جب پھر صلح ہوتی ہے تو کچھ ایک میل دل میں رہ جاتا ہے۔

۷۴۹۔ سن رے ڈھول بہو کے بول

مورد اسکا وہ ہے جو کسی سے جھوٹے وعدے کیا ہو۔

۷۵۰۔ سنگت کی پھوٹ کا اللہ بیلی

سنگت مشارکت پھوٹ فراق بیلی۔

۷۵۱۔ سو تو بھی کیا ھزار تو پیزار کیا

پیزار کفش جوتی مورد اس مثل کا وہ مسرف (فضول خرچ) ہے جو بہت قرض لیا کرے یا وہ بے حیا جو مار پیٹ سے نہ ڈرے۔

۷۵۲۔ سوتی تھی پر ہنیں کاتا جو کاتا سو پانچ پو

۷۵۳۔ سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا

کولی جولاہہ مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو کسی سے بے سبب لڑا کرے۔

۷۵۴۔ سوتی بھڑ جگانا

بھڑ بکسر اول زنبور یعنے آتش افروزی کرنی۔

۷۵۵۔ سوتے کو سوتا کب جگاتا ہے

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔

۷۵۶۔ سوتے لڑکے کا منہ چومنا

جب کوئی کسی پر ایسا احسان کرے کہ خود اسکو معلوم نہ ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۷۵۷۔ سو دن چور کے ایک دن ساہ کا

ساہ تاجر یعنے آخر کو چور پکڑ جائے گا۔

۷۵۸۔ سورما چنا بھاڑ ہنیں پھوڑتا

سورما چنا نخود سخت بھاڑ تنور یعنے زبردست سے لڑنا دشوار ہے۔

۷۵۹۔ سو سنار کی نہ ایک لہار کی

یعنے سنار کی سو مار لہار کی ایک مار کے برابر نہیں اس میں تہدید ہے کسی زبردست کو جو زبردست سے برابری کیا کرے۔

۷۶۰۔ سو سیانے ایک مت

سیانا عاقل مت عقل یعنے سو دانشمند جب مشورت کریں تو سب کی رائے ایک ہی بات پر متفق ہو گی۔

٧٦١ - سو غلاموں گھر سونا

یعنے اگر سو غلام مکان میں ہوں پر صاحب نہیں تو گھر خالی نظر آئے گا شرف المکان بالمکین۔

٧٦٢ - سوکھ ساکھ باہمن ہوگیا پھول چغتا

مورد اس مثل کا وہ مفلس ہے جو دولتمند ہوا ہو۔

٧٦٣ - سو گز واروں گز بھر نہ پھاڑوں

مورد اس کا وہ ہے جو فقط اخلاق خشک بتلاوے اور دل کا بخیل ہو۔

٧٦٤ - سوم کی تھاتھی

سوم شوم تھاتھی امانت۔ یہہ مثل کسی کنجوس پر اطلاق کرتے ہیں۔

٧٦٥ - سونا اچھلتے جانا

اس سے مراد امن و امان راہ کا ہے۔

٧٦٦ - سونا جانئے کسے اور مانس جانئے کسے

کسنا ازمودن زبر محک مانس آدمی کے اخلاق مصاحبت سے معلوم ہوتے ہیں۔

٧٦٧ - سونا سوگندھ ہے

سونا زر سوگند خوشبو اس میں بیان ہے سونے کی ترجیح کا دوسرے فلزات پر۔

٧٦٨ - سونے گڑوا اور پیتل کی چندی

گڑوا سبو ایک اچھی چیز پر جو بڑا عیب رکھتی ہو اطلاق کرتے ہیں۔

٧٦٩ - سونے کا نوالا کھلانا اور شیر کی نظروں سے دیکھنا

یعنے لڑکوں کو ناز و نعمت سے پالے پر غصے کی نظر سے دیکھنا بگڑ نہ جائیں۔

۷۷۰ - سونے کو سلام روپے کو علیک بھوکے کو نہ دیکھ

مورد اس مثل کا وہ ہے جو غریبوں پر التفات نہ کرے۔

۷۷۱ - سونے کی کٹوری میں کون بھیک نہ دیگا

دو مقام میں کہتے ہیں ایک یہ کہ تونگر آدمی کو ہر کوئی قرض دیتا ہے دوسرا یہ کہ خوبصورت لڑکی کو ہر کوئی بہ آرزو شادی کریگا۔

۷۷۲ - سودے بھاڑ پر

سپنا دیکھے دھر دھر
بھاڑ تنور دھر دھر قرانہ۔

۷۷۳ - سہاگن کا لڑکا کھیلنے گیا

مورد اس مثل کا وہ تونگر ہے جو نقصان کا تدارک اپنے مال سے کر سکے۔

۷۷۴ - سیال کوٹی حرام بوٹی

باشندگان سیال کوٹ کے سرتاپا مفسد اور فتنہ انگیز ہوتے ہیں سیال کوٹ ایک بستی کا نام ہے (۶۵) سیل لاہور سے۔

۷۷۵ - سیانا کوا گہہ کھاتا ہے

مراد ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں بہت دانا سمجھتا ہے آخر کسی امر میں بڑی خطا کر بیٹھتا ہے۔

۷۷۶ - سیانے کا گہہ تین جگہ

یہ مثل بھی ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو عقلمندی کا دعوی کرتا ہے پر ایسی خطا کر بیٹھتا جس پر لوگ ہنسیں حقیقت اس مثل کی یہ ہے کہ ایسے گھمنڈ والا جب

نجاست پر پانون دہر دیتا ہے تو اول زمین پر پیر لگڑتا پھر آزمانے کو اول ہاتھ کو کچھ نجاست لگاتا ہے بعد ناک کو بھی۔

۷۷۷۔ ستیلا کا بجاپا

ہندوؤں کا دستور ہے کہ جب کوئی ستیلا کا بیمار صحت پاوے تو ماتا کی پوجا کرتے ہیں اور عقیدہ ان کا یہہ ہے کہ وہ دیوتن اس بیماری کا سبب ہوا کرتی ہے پس روپے یا سونے سے آنکھ ناک یا کان بنا کے ماتا کے بت خانے میں لیجا کے چڑھاتے ہیں پس یہہ مثل اس آدمی پر اطلاق کرتے ہیں جسکے اعضا بے ڈھب اور بد شکل ہوں۔

۷۷۸۔ سیدھا گھر خدا کا

محلے پر اطلاق کرتے ہیں جہاں ہر ایک شخص بے وقت چلا جا سکتا ہے۔

۷۷۹۔ سیر میں پونی یا سیر مین پونی بھی ہنیں کہتی

ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ کوئی کام تھوڑا ہو کے بہت سا باقی رہ گیا ہو یا قرض کسی کا بہت تھوڑا ادا کیا گیا ہو۔

۷۸۰۔ سیکھ دیجے واکوں جاکو سیکھ سہاے۔ بندر

کون کیا سیکھ دیجے جو بیے کے گھر جاے

یعنے اس شخص کو تعلیم کر جو تربیت پذیر ہو بوزینے (بندر) کو کیا تعلیم کرئے کہ وہ بیے (بیا) کے گھر جاتا ہے کہتے ہیں کہ ایک بندر تھا اسنے بیے سے التماس کیا کہ مجھے گھونسلا بنانا سکھلا آخر ہنر نہ سیکھا پر اس پرندے کے آشیانہ کو توڑا۔

۷۸۱۔ سیکھیگا ناو کا کیتگا بٹاو کا

یعنے حجام کا بیٹا سیکھیگا اور مسافر کا سر کٹ جایگا مطلب اسکا یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کی

نظر اپنے فائدے پر رہتی ہے دوسرے ضرر کا اسکو خیال نہیں ۔

۷۸۲ ۔ سیماب کی خاصیت

ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو متلوں ہو اور ایک بات پر قائم نہیں رہتا ۔

۷۸۳ ۔ سینگ کٹا کے بچھڑوں میں ملنا

اس شخص کے باب میں کہتے جو ایسی چال یا صحبت اختیار کرتا ہے کہ اسکی عمر یا مرتبے کے لایق نہ ہو ۔

۷۸۴ ۔ سنیاں بھئے کوتوال اب ڈر کا ھیکا

یعنے میرا مرد شحنہ (کوتوال) ہے مجھکو کیا اندیشہ کسی کا اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جسکا کوئی قرابت والا یا دوست صاحب حکومت ہوا ہو ۔

۷۸۵ ۔ سمینہ صندوق گانڈ بندوق

ایسے بدڈول آدمی پر اطلاق کرتے ہیں جسکے اوپر کا بدن موٹا اور نیچے کا پتلا ہو ۔

۷۸۶ ۔ شاکر کو شکر موذی کو ٹکر

شکر گزار کو شکر ملتی ہے یعنے اسکا بھلا ہوتا ہے اور مردم آزار پر غیب کی بلا آتی ہے ۔

۷۸۷ ۔ شکار کے وقت کتا ھگاسی

ایسے کے باب میں کہتے ہیں جو کام کے وقت پہلو تہی کرتا ہے یا عذر و حیلہ بتلاتا ہے ۔

۷۸۸ ۔ شہر میں اونٹ بدنام

معنے اسکے ظاہر ہیں ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو ایک بار کچھ برا کام کیا ہو ۔
پھر دوسروں کی خطا کے لئے بھی اسی کو لوگ ملامت کرتے ہیں ۔

۷۸۹ ۔ شیخ چنڈال نہ رہے مکھی نہ رہے بال

شیخ لئیم نہ مکھی کو چھوڑتا ہے نہ بال کو یعنے جو ملا وہ چٹ کرتا ہے یہہ مثل کسی بڑے حریص پر اطلاق کرتے ہیں۔

۷۹۰ - شیخی نے کچھوے کو بھی دغا دی

کچھوا کہتے ہیں تا نبیل کو کسی دغا باز اور مکار کے باب میں یہہ مثل کہا کرتے ہیں۔

۷۹۱ - شیخی اور تین کانے ۔

۷۹۲) شیخی سیٹھ کی دھوتی پھاڑے گی

یعنے یہہ مالدار سیٹھ اگرچہ برائی کیا کرتا ہے پر ایک دھوتی اسکو میسر نہیں کرانے کی لے باندہا ہے۔

۷۹۳ - شیخی والے تیرا گھر جلتا ہے کہا شیخی میرے بغل میں

اس مغرور پر اطلاق کرتے ہیں جو ظاہر کی بلا میں سپڑا ہے پر ابھی اسکے سر سے غرور نہ گیا۔

۷۹۴ - شیطان طوفان سے خدا نگہبان

اس شخص کے باب میں کہتے ہیں جو بڑا مفتری (مفسد) اور دغا باز ہو

۷۹۵ - شیطان کے کان بہرے

یعنے یہہ بات ایسوں کی گوش گذار ہووے جو مفتری اور فتنہ انگیز ہوں

۷۹۶ - صبح کا بھولا شام کو آوے تو اسے بھولا نہ کہئے

وہ شخص جو صبح کو راہ فراموش کیا ہوا اگر شام کے وقت پالیوے تو اسکو گمراہ نہ کہنا چاہیئے یعنے آدمی جلد نادم ہوکے توبہ کرے تو اسکی تقصیرات کا کفارہ ہو جاتا ہے

۷۹۷ - صورت نہ شکل چولھے سے نکل

نہ صورت رکھتا ہے نہ شکل گویا ابھی چولھے سے باہر نکلا ہے نپٹ (بالکل) زشت رو

(بد شکل) پر اطلاق کرتے ہیں

۷۹۸ ۔ ضامن نہ ہو جیسے ہاتھ کا دیجیے

معنے اسکے ظاہر ہیں

۷۹۹ ۔ طاق پر بیٹھا الو مانگے بھر بھر چلو

یعنے جغد محراب میں بیٹھ کے چلو بھر پانی اور دن سے مانگتا ہے ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ کوئی کمینہ بزرگوں پر حکومت کرتا ہو۔

۸۰۰ ۔ طویلے کی بلا و بندر کے سر پر

ہندوستان کا دستور ہے کہ اصطبل میں ایک بندر باندھا کرتے ہیں تاکہ گھوڑوں کو کسی کی نظر نہ لگے پس یہہ مقولہ ہے اس شخص کا جو دوسروں کی خطا کے عوض آپ ملامت کیا جاتا ہے۔

۸۰۱ ۔ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئے

یعنے عقلمند آدمی کچھ برا کام کیا تو پردے میں کرتا ہے۔

۸۰۲ ۔ غریب کی جورو سب کی سرہج یا بھابی

سالے کی عورت کو سرہج کہتے ہیں ہندوستانیوں کا دستور ہے کہ سالے کی عورت سے ٹھٹھول کیا کرتے ہیں مراد اس سے یہاں یہہ ہے کہ ہر ایک شخص غریب بیکس آدمی سے بلا تحاشا شوخی اور ظرافت کیا کرتا ہے۔

۸۰۳ ۔ غریبوں نے روزے رکھے دن بڑے

اصل یہ ہے کہ جب دن دراز ہوتا ہے تو روزہ دار پر مشقت گذرتی ہے پس اس مثل کا معنے یہہ ہے کہ ہر ایک چیز مرد مفلس کے باب میں اسکی محنت و بلا کا سبب ہوا کرتی

ہے۔

۸۰۴۔ غیر کے لئے کواکھودے آپ ہی گر پڑے

۸۰۵۔ فضل کرے تو چھٹیاں عدل کرے تو لٹیاں

یعنے اگر وہ مہربانی کریں تو میں نجات پاؤں عدل پر آوے تو تباہ ہو جاؤں

۸۰۶۔ قاضی نے اپنی جورو کا منھ چوما لوگوں پر احسان کیا

کیا یہاں صیغہ ماضی ہے ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ ایک شخص کچھ کام اپنے خاص نفع کے لئے کرتا ہے اور لوگوں کو کہتا کہ مجھے تمہارا فایدہ منظور ہے۔

۸۰۷۔ قاضی جی دبلے کیوں ہوئے شہر کے اندیشے سے

معلوم کیجئے کہ کوتوال کا کام یہہ ہے کہ لوگوں کے حال کا مستخبر رہا کرتا ہے اور قاضی فقط مقدمات کا فیصلہ کرتا ہے پس یہہ مثل اسپر اطلاق کرتے ہیں جو دوسروں کے کاموں میں بے سبب دخل دیتا ہے۔

۸۰۸۔ قاضی کی مونچ

مونچ پرال کی رسی کو کہتے ہیں ہندوستان کا دستور ہے کہ جب کوئی حاکم کسی ملک میں آتا تو قاضی سے پرال کی رسی مانگتا اسنے بھیج دیتا آخر اس رسمان کو منجملہ محصول ٹھہرا کے ہر سال لینے لگے ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ کسی کا ز ہین سے ایک چیز جو کبھو دی گی ہو ہمیشہ طلب کیا کریں۔

۸۰۹۔ قصائی کے بھروسے شکرا پالنا

ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو دوسروں کی مدد کے بھروسے سے ایک کام شروع کرتا ہے۔

۸۱۰۔ قلعہ اور قیدی چھوٹ جاتا ہے

یعنے کوئی چیز مدام آدمی کے تصرف میں نہیں رہتی ہے۔

۸۱۱۔ کاٹ کر الٹ جانا سانپ کا

کہتے ہیں کہ جب افعی کسی کو کاٹ کے الٹتا ہے تو زہر خوب اثر کرتا ہے چنانچہ سودا نے کہا ہے۔

کاٹ کر آئے ہے ناگن تب اثر کرتا ہے زہر
سیکھ لی زلفوں سے تیری اسنے بل کھانے کی طرح

۸۱۲۔ کاٹو تو لہو نہیں

ایسے کے باب میں کہتے ہیں جو [illegible] دبلا ہو گیا ہو

۸۱۳۔ کاٹھ کا گھوڑا کپڑے کا زین ہلایا ایک اور گئے تین

کاٹھ کا گھوڑا کپڑے کا زین مراد ہے ڈولی اور پردے سے اس میں ایک شخص سوار ہوتا ہے اور حمال اسکے دو بھوئی ہوا کرتے ہیں ایسے وقت میں کہتے ہیں کہ کسی مہمان کے ساتھ دو تین طفیلی بے دعوت آویں

۸۱۴۔ کاٹھ کا گھوڑا لوہے کی لگام

ایسی چیز پر اطلاق کرتے ہیں جسکے اجزا بیڈھب اور نامناسب ہوں

۸۱۵۔ کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی

کاٹھ کہتے ہیں لکڑی کو یعنے کوئی شخص کسی کو بار بار دغا نہیں دے سکتا ہے

۸۱۶۔ کاٹے باڑ نام تلوار کا

باڑ تلوار کی دھار کو کہتے ہیں یعنے جب نوکر یا سپاہی کچھ کام کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ صاحب یا میر بخشی نے کیا

۸۱۷ - کاجل گیا بہار بھوریا نٹر بڑے ہی ہے

یعنے لوگوں نے سرمہ لانے کو شہر بہار کو گیا ہے اور عروس انتظار کر رہی ہے جب کوئی شخص ایسی چیز کا انتظار کرتا ہے کہ اسکے ملنے کی امید نہیں یہ مثل کہا کرتے ہیں

۸۱۸ - کاغذ کی پن گڈی (ناؤ) آج نہ ڈوبی کل ڈوبی

یعنے کاغذ کی کشتی اگر آج نہ ڈوبی تو کل ڈوب جائیگی ایسی چیز پر اطلاق کرتے ہیں کہ اس میں ثبات و پائیداری نہ ہو

۸۱۹ - کاکا کاہو کے نہ بھیئے

یعنے غلام کسی کا دوست نہیں

۸۲۰ - کالا منھ نیلے ہاتھ پاؤں

معنی اسکے ظاہر ہیں ایسے چیز پر اطلاق کرتے ہیں جو بہت مکروہ اور بد اسلوب ہو

۸۲۱ - کالی بھلی نہ سفید دونوں مارو ایک ہی کھیت

یعنے سیاہ و سفید ہر دو بد ہیں دونوں کو ایک ہی وقت مار ڈال مراد اس سے یہہ ہے کہ مخالف کی ہر ایک جماعت سیاست اور سزا کے لایق ہے۔

۸۲۲ - کام کا نہ کاج کا سیر بھر اناج کا

یعنے یہہ شخص کچھ کام نہیں کرتا پر کھانا کھانے کو تیار ہے

۸۲۳ - کام سرادکا بسیرا چھاچھ ندیت اہیر

یعنے کام ہو گیا اور محنت بھولی گی اب اہیر ایک کھونٹ چھاچھ بھی نہیں دیتا جب آدمی کا مطلب بر آتا ہے تو وہ اپنے مددگاروں کا بھول جاتا ہے

۸۲۴ - کام چور نوالے حاضر

معنے اسکے ظاہر ہے (سست اور کاہل آدمی جو کام تو نہ کرے مگر کھانے پر آموجود ہو)

۸۲۵ - کانا ٹٹو بدھو نفر

یابو واحدالعین اور سائیس اسکا احمق یہہ مثل ٹوٹے اور پرانے اسباب میں اطلاق کرتے ہیں

۸۲۶ - کانڑی اپنا تینٹ نہ ہنارے اور کی پھلی ہنارے

واحدالعین اپنی انکھ کے پردے کو نہیں دیکھتا پر دوسرے کی آنکھ کی پھلی کو دیکھا کرتا ہے

۸۲۷) کانے چوٹ کنونڈے بھینٹ

واحدالعین اگرچہ سالم آنکھ کو بہت بچایا کرتا ہے پر کچھ صدمہ اسپر پہنچتا اور وہ جو کسی کی ملاقات سے پرہیز کیا کرتا ہے خوامخواہ اس سے چار چشم ہوجاتا

۸۲۸ - کانی کو کانا پیارا رانی کو رانا

یعنے کانی عورت کانے کو اور رانی راجہ کو دوست رکھتی ہے

۸۲۹ - کانا موکو بھائے ہنیں کانے بن سہائے ہنیں

یعنے اگرچہ میں اس واحدالعین سے خفا ہوں پر اسکے بغیر میرا کام نہں چلتا

۸۳۰ - کبڑے کی لات

جب کوئی نالایق آدمی ایسا درجہ اور مرتبہ حاصل کرتا ہے جو سو طرح کی لیاقت ہو تو بھی اسکو پا نہ سکے اس پر یہہ مثل اطلاق کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ کوز پشت لات مارنے پر قادر نہیں۔

۸۳۱ - کب موا کب راجھس ہوا۔

یعنے وہ کب مر گیا اور کس وقت شیطاں ہوا ایسے کمینے کے باب میں کہا کرتے ہیں۔ جو نخوت اور غرور اختیار کرتا ہے۔

۸۳۲۔ کبھو کبھو تیسو پھولتا ہے

تیسو ایک درخت بیابانی ہے جس کے پھول دوا میں کام آتے ہیں یہ مثل ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں کہ جس سے اچھا کام ہو نہیں سکتا لیکن کسی وقت کیا ہو مولف ان امثال کا لکھا ہے کہ ہم کو اس مثل اور اس کے مورد میں شبہہ نظر آتا ہے کیونکہ تیسو کے درخت پر اس کے موسم میں بہت سے پھول لگتے ہیں اگرچہ مفید نہ ہوں۔

۸۳۳۔ کبھی کونڈی کے اس پار کبھی اس پار۔

یہاں کونڈی سے مراد وہ ظرف ہے جس میں بھنگ پیستے ہیں بڑی مستی اور بے ہوشی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۸۳۴۔ کپڑے پھٹے غریبی آئی

یعنے پھٹے کپڑے کسی نے پہنا تو لوگ اسکو حقیر سمجھتے ہیں۔

۸۳۵۔ کتا بھونکے قافلہ سدھارے۔

یعنے قافلہ چلا جاتا ہے اگرچہ سگ بھونکا کرے۔

۸۳۶۔ کتا چوک چڑھائے چینی چاٹن جائے۔

یعنے اگرچہ سگ کو نوشا کی مانند اچھے مقام پر بٹھلا دیں پر وہ صحنک (رکابی) چاٹنے کی خواہش کریگا ایسا ہی ایک کمینے کا کتنا ہی مان پان کریں پر وہ اپنی خوی بد اور دناءت ترک نہ کریگا۔

۸۳۷۔ کتا منہ دینے سے سر چڑھے۔

یعنے کمینے اور رذیل کو پیار کریں تو وہ ہمسری کا دعوی کرتا ہے۔

۸۳۸ ۔ کتے کی دم بارہ برس گاڑے پھر وہ تیڑھی کی تیڑھی۔

یعنے کج مزاج اپنی کجی سے باز نہیں آتا اور تربیت اسکی لاحاصل ہے۔

۸۳۹ ۔ کتے کی دم ہزار برس نلوے مین رکھو تو بھی تیڑھی کی تیڑھی

معنے اس مثل کے وہی ہیں جو اوپر گزرے۔

۸۴۰ ۔ کتے کو موت آوے تو مسجد میں موت جاوے۔

یعنے جب کسی کمینے کی خرابی کا وقت آتا ہے تو وہ بزرگوں سے مقابلہ کرتا ہے۔

۸۴۱ ۔ کتے کو گھی ہنیں پچتا

یعنے نادان کم ذات کسی کا راز چھپا نہیں رکھتا

۸۴۲ ۔ ککڑی کھائے دن بھلائے کپڑے پھاٹے گھر کو آئے

میں کچے خربزے کھایا اور وقت گذارا اور کپڑے پھٹ گئے گھر کی راہ لی یعنے اوقات اپنے بے فائدے ضائع کیا۔

۸۴۳ ۔ کچی ریندی دسترخوان کا ضرر

کچا خربزہ دسترخواں کو بدنام کرتا ہے یہہ مثل نکمے نوکر پر اطلاق کرتے ہین

۸۴۴ ۔ کرتا استاد نہ کرتا شاگرد

وہ شخص جو کسی چیز کا مشق کرتا ہے استاد ہے اور وہ جو مشق نہیں کرتا اگرچہ اس فن کا ماہر ہو پر شاگرد ہے

۸۴۵ ۔ کر تو بھی ڈر نہ کرتا تو بھی ڈر

کوئی کام تو کرے یا نہ کرے ہر دو حال میں ڈرا کر

۸۴۶ ۔ کرگہ چھوڑ تماشے جائے ناحق چوٹ جولاہا کھائے

یعنے جولاہہ اپنے کارگاہ کو چھوڑ کے تماشا بینی کو جب جاتا ہے ناحق زخمی ہوتا ہے اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو دوسروں کے کام میں بے سبب دخل دے کے خرابی میں پڑتا ہے

۸۴۷ ۔ کر گیا داڑھی والا پکڑا گیا موچھوں والا

معنے اسکے ظاہر ہیں ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ ایک نے تقصیر (خطا) کی اور تعزیر (تنبیہ) دوسروں پر ہوئی

۸۴۸ ۔ کرم کا ہینا کھیتی کرے بدھیا مرے یا سوکھا پڑے

یعنے جب بدنصیب آدمی زراعت کرتا ہے یا بیل اسکے مرتے ہیں یا امساک (قحط) باران ہوتا ہے

۸۴۹ ۔ کرنی نہ کرتوت لڑائی میں مضبوط

نہ اس شخص میں زور ہے نہ چالاکی لیکن دعوی کرتا ہے کہ جنگ خوب کرونگا

۸۵۰ ۔ کڑی کاٹ بیان بنانا

یعنے گھر کی نات کاٹ کے بیلن بنانا ہے ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ کوئی شخص ایک اچھی چیز کو ضائع کرکے ناکاری چیز تیار کرے

۸۵۱ ۔ کس باغ کی مولی ہو

کسی کی تحقیر کے مقام میں کہتے ہیں

۸۵۲ ۔ کسی کا گھر جلے کوئی تاپے

یعنے کسی کا گھر جلتا ہے اور کوئی آتش سے اپنے تن گرم کرتا ہے ایسے لوگ اطلاق

کرتے ہیں جو اپنی تھوڑی سے منفعت کے لئے دوسروں کے نقصان عظیم سے خوش ہوتے ہیں

۸۵۳۔ کسی کا منہ چلے کسی کا ہاتھ

یعنے کوئی گالی دیتا تو کوئی مارتا ہے

۸۵۴۔ لکڑی کے چور کو گردن نہیں مارتے

یعنے چھوٹی تقصیر کی تعزیر بڑی نہیں ہوتی ہے

۸۵۵۔ گلبرگے کے سید

گلبرگہ نام ہے ایک مقام کا جہاں حضرت خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے راویوں نے کہا ہے کہ گلبرگہ میں ایک تالاب ہے جب کوئی اس میں غسل کرتا ہے تو سیادت یا شیخی کا درجہ اسکو حاصل ہوتا ہے

۸۵۶۔ کل کا بنیا آج کا سیٹھ

یعنے کل یہہ شخص ذلیل و خوار تھا آج بڑا تونگر و متکبر بن گیا

۸۵۷۔ کماوے ٹوپی والا اڑاوے دھوتی والا

ٹوپی والے سے مراد فرنگی اور دھوتی والے سے ہندو ہے یعنے ایک شخص محنت سے مال پیدا کرتا ہے اور دوسرا اسکو ضائع کرتا ہے

۸۵۸۔ کماویں خان خانان اڑاویں میاں فہیم

خانخانان اکبر پادشاہ کا وزیر تھا اسکا ایک غلام تھا فہیم نام صاحب کا بہت مقرب اور بڑا سخی اور مسرف مورد اس مثل کا ذہی ہے جو اوپر گذرا

۸۵۹۔ کمینے کی دوستی جیسی بالو کی بھیت

بھیٹ کہتے ہیں دیوار کو یعنے فرومائے (کم ظرف) کی دوستی کا اعتبار نہیں

۸۶۰ ۔ کنت نہ پوچھے یا تڑی میرا دھن سہاگن نانو

میرا مرد مجھ سے کبھو بات نہیں کرتا باوصف اسکے لوگ مجھی نیک بخت سہاگن کہتے ہیں اس شخص پر یہہ مثل اطلاق کرتے ہے جو جھوٹا دعوی کرتا ہے کہ میں اپنے صاحب کا یا کسی امیر کا مقرب ہوں

۸۶۱ ۔ کنکھجورے کے کئی پانو ٹوٹیں گے

یعنے اگرچہ تھوڑے پانوں ٹوٹیں پر بہت سے باقی رہینگے ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو کسی بلا کو استقامت سے سہتا ہے

۸۶۲ ۔ کنونڈی بلی چوہے سے کان کترواوے

اگر کوئی کربہ چوہوں سے ڈرے گی تو وے اسکے کان کتر ڈالیں کوئی برا آدمی ایسے زیردست کی شوخی سے جو اسکا پوشیدہ راز جانتا ہو ناگزیر اغماض کرتا ہے

۸۶۳ ۔ کوا ٹرٹراتا ہی ہے دھان سوکھتے ہی ہیں

یعنے زاغ کے پکارنے سے دھان کے سوکھنے میں کچھ خلل نہیں مقصود اس مثل سے یہہ ہے کہ اگر معترضین کے اعتراض سے کسی کام کا انصرام موقوف نہیں ہوتا

۸۶۴ ۔ کنواری لڑکی کو پیٹ رکھوانا

یعنے دوشیزہ پر حمل کی تہمت کرنی ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ کوئی کسی پر جھوٹ افترا کرے

۸۶۵ ۔ کوا کان لے گیا

اس نادان پر اطلاق کرتے ہیں جو بے تامل ہر ایک بات کو باور کرتا ہے نقل ہے کہ

اگلے زمانے میں ایک احمق تھا کسی نے اسکو کہا کہ کوا تیرے کان لے گیا اسنے گھبرا کر زاغ کے پیچھے دوڑنے لگا ہرگز تامل نہ کیا اور نہیں سوچا کہ کان تو اپنی جگہ میں ہیں

۸۶۶ - کوتاہ گردن تنگ پیشانی حرام زادے کی یہی نشانی

اہل قیافہ کہتے ہیں کہ ایسی صفت والا آدمی بڑا مفسد اور فتنہ انگیز ہوتا ہے

۸۶۷ - کوٹھی میں سے موٹھی نہیں نکلی

یعنے غلے کے مخزن سے ایک موٹھی بھر اناج بھی خرچ نہیں ہوا اس مثل کے دو مورد ہیں ایک یہہ کہ اس شخص کا سارا مال امانت دھرا ہے نہ کچھ ضائع ہوا نہ اسنے خرچ کیا دوسرا یہہ کہ یہہ نوجوان لڑکا رندوں کی صحبت سے خصوصاً عورتوں کی مجالست سے ہنوز بگڑا نہیں

۸۶۸ - کوڑی نہ رکھ کفن کو بجو کی شکل بن رہ

بجو کہتے ہیں ترتس کو جسے فارسی میں کفتار اور عربی میں ضبع و ضاجر کہتے ہیں مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو بڑا مسرف اور باد دست ہو

۸۶۹ - کوڑی نہیں کانٹھ میں چلے باغ کی سیر

معنے اسکے ظاہر ہیں ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو کسی کام کی طرف مشغول ہوتا ہے بغیر اسکے کہ اسکا ضروری اسباب رکھتا ہو

۸۷۰ - کوڑھ اور ڈھیٹ

نادان اور دلیر یعنے نادان کو سزاوار نہیں کہ کسی کام میں پیش قدمی کرے

۸۷۱ - کوزے ڈھلیں کہ ماٹ

ماٹ بڑے گھڑے کو کہتے ہیں مراد اس سے یہہ ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ پہلے

بوڑھا مریگا یا بچہ

۸۷۲ - کوس نہ چلنے بابا پیاسی

یعنے یہ عورت کوس بھر راہ بھی نہیں چلی پیاس کی شکایت کرتی ہے اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو ایک کام شروع کرتے ہی ماندگی ظاہر کرتا ہے۔

۸۷۳ - کولھو سے کھل اتری بھئی بیلوں جوگ۔

یعنے کولھو کھل نکلتی ہے بیلوں کے کھانے کے لایق ہے اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو بہت بوڑھا ہو گیا یا خدمت اسکی جاتی رہی تو زمانے کے لوگ اسکی قدر و منزلت نہیں کرتے۔

۸۷۴ - کو نتھ کے زور کیا تو بھی نہ ٹوٹا پاپڑ۔

ان بھجوں ڈنڈوں پہ پھراپ سپر چیرینگے۔

یعنے تم نے تمام قوت اپنی صرف کی پر پاپڑ نہ توڑ سکے پھر کیا تم کو امید ہے کہ ان اپنے بازوں سے ڈھال کو چیرو گے۔

۸۷۵ - کووں کو انگوری باغ۔

ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ کچھ نفیس شے کسی نااہل کو دی جاوے۔

۸۷۶ - کووں کے کوسے ڈھور نہیں مرتے۔

یعنے زاغوں کی بد دعا سے چار پائے نہیں مرینگے مراد اس سے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ناحق کسی کے لئے بد دعا کرے تو موثر نہ ہوگی۔

۸۷۷ - کوئی آنکھوں کا اندھا کوئی ہے کا اندھا۔

ہیا کہتے ہیں دل کو یہہ مثل کسی احمق پر اطلاق کرتے ہیں مراد یہہ ہے کہ حماقت

اندھے پن سے بدتر ہے۔

۸۷۸۔ کوئی دم میں سرسوں پھولتی ہے۔

سپید رایوں کو سرسوں کہتے ہیں تحفۃ المومنین میں ایسا ہی لکھا ہے مراد اس مثل سے یہہ ہے کہ وہ شخص جلد مست ہو جایگا۔

۸۷۹۔ کوے کے بیاہ گیت گاوت میت کے۔

یعنے باوڑی کی شادی میں اسنے مسجد کی گیت گاتا ہے جب کوئی شخص کوئی کام بے موقع کرتا ہے تو یہ مثل کہا کرتے ہیں ہندوستان میں دستور ہے کہ دو چاہ یعنے کوے کے درمیان شادی کرتے ہیں اور کچھ مناسب اسکے گاتے ہیں۔

۸۸۰۔ کوے کی گانڈ میں انار کی کلی۔

کسی کالے بدصورت آدمی پر اطلاق کرتے ہیں جو لباس فاخرہ پہنتا ہو۔

۸۸۱۔ کوئی مجھکو نہ مارے تو میں سارے جھان کو ماروں۔

یہہ مثل طعن کی راہ سے کسی ڈرالو بزدل پر اطلاق کرتے ہیں۔

۸۸۲۔ کھانا پینا گانٹھ کا تری سلام علیک۔

جب کسی غریب کو کوئی توانگر کی صحبت سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہو مگر جواب سلام کا دیا کرتا ہے تو یہہ مثل اطلاق کرتے ہیں۔

۸۸۳۔ کھاں بڑھیا کھاں راج کنیا۔

یعنے بوڑھی عورت اور راجا کی لڑکی میں بڑا تفاوت ہے جب کوئی نالایق جھوٹے دعوے کرتا ہے تو یہہ کہاوت اسپر اطلاق کرتے ہیں۔

۸۸۴۔ کھاں رام رام کھاں ٹیں ٹیں۔

یعنے عبادت خدا اور بہودہ گوئی میں بڑا تفاوت ہے۔

۸۸۵ - کھاوے بکری کی طرح سوکھے لکڑی کی طرح۔

ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو باوجود بہت کھانے کے دبلا رہا کرتا ہے۔

۸۸۶ - کھاوے چنا رہے بنا۔

یعنے جو شخص خود کھایا کرتا ہے صحیح و سالم رہتا ہے۔

۸۸۷ - کھاوے گھوڑا یا کھاوے روڑا۔

روڑا کہتے ہیں پتھر یا کنکرے کو مراد اس مثل سے یہ ہے کہ وہ شخص اپنا مال گھوڑوں پر یا عمارات کی تعمیر میں صرف کرتا ہے۔

۸۸۸ - کھاوے موت توڑے کوٹ۔

یعنے جو کوئی چنے کھایا کرے ایسا قوی ہو کہ قلعے کو توڑ ڈالے۔

۸۸۹ - کھاوے مونگ رہے اونگ۔

جو مونگ کھاتا ہے وہ کاہل اور اونگتا رہتا ہے۔

۸۹۰ - کھاے کاسہ بھر چلے عصا بھر۔

یعنے کھاتا ہے کونڈا بھر کے اور چلتا ہے عصا کے مقدار مسافت یہہ مثل کسی حریص کاہل پر اطلاق کرتے ہیں۔

۸۹۱ - کھاے کے گال نہائے کے بال نہیں چھپتے۔

اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو کچھ کام کر کے اسکا انکار کرے پر اسکے چہرے سے علامت ظاہر ہو۔

۸۹۲ - کھائی مغل کی طاہری کہاں جاوگے باھری۔

یعنے وہ عورت مغل کا کھانا کھائی ہے اسکو نہیں چھوڑیگی ۔

۸۹۳ ۔ کھتری سے گورا سو پنڈ دوگی ۔

کھتری نام ہے ایک قوم کا یعنے جو شخص کھتری سے زیادہ گورا ہو سو وہ کوڑھی یہہ مثل ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنے سے زیادہ عقلمند کو قریب دینا چاہتا ہے ۔

۸۹۴ ۔ کھچری چلی پکاوں کو چرخا توڑ چلا ۔

آیا کتا کھا گیا بیٹھی ڈھول بجا ۔

معنے اسکے ظاہر ہیں یہ مثل ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں کہ ایک موجود چیز کو ترک کرتا ہے تا دوسری چیز حاصل کرے اخر دونوں کھو دیتا ہے ۔

۸۹۵ ۔ کھچری کھانے پھچا اتر گیا ۔

یعنے کھچری کھاتے ہیں جو محنت ہوئی اس سے اسکا بند دست منقلع ہو ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ کوئی اپنے تیں نہایت نازک بتلا کے نخرا کرتا ہے ۔

مدراس میں اردو ادب کی نشو ونما

مقالہ نگار نے علاقہ مدراس کے ادیبوں کا تذکرہ بڑی جامعیت سے کیا ہے ادیبوں کی تفصیل اور ریل پیل دیکھ کر مقالہ نگار کی غیر معمولی۔ عرق ریزی کا اندازہ ہوتا ہے عام طور پر پی ایچ ڈی کے مقالوں کی تیاری میں اتنی محنت نہیں کی جاتی ۔ علاقہ مدراس کی حد تک ان کا کارنامے ایک جامع کام ہے اور تاریخ ادب کے احصاء کا ایک خلاء پر کرتا ہے ۔ بہت کم ایسے محقق ہوں گے جن کی پہلی تصنیف اتنے اچھے معیار کی ہو

پروفیسر گیان چند جین
صدر شعبہ اردو سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد ۔

۸۹۶) کھسیانی بلی کھمبانوچے۔

یعنے جب بلی غصے میں آتی ہے تو تمام کر کھکھوڑتی ہے ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنا غصہ بتلاتا ہے پر اس سے کچھ ہو نہیں سکتا۔

۸۹۷) کھوٹا پیسا کھوٹا بیٹا وقت پر کام آتا ہے۔

یعنے یہ دونوں نکمے چیزیں کبھو کام آتی ہیں۔

۸۹۸) کھول کیسہ کھا ہریسہ

یعنے دنیا میں کوئی چیز بن پیسے نہیں ملتی ہے۔

۸۹۹) کھول گھڑا کرے دھڑا۔

دھڑا کرنا یا باندھنا وہ ہے کہ جب کسی ظرف میں کچھ پتلی چیز خرید نا چاہیں تو دوکاندار اس ظرف کا وزن ٹھہرالیتا ہے یہہ مثل ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو بغیر پیسے دینے کے چاہتا ہے کہ جلد کوئی چیز خرید کرلے۔

۹۰۰) کہوں تو ماں ماری جائے نہ کہوں تو باپ کتا کھائے۔

راویون نے کہا ہے کہ اگلے زمانہ میں ایک عورت غلطی سے اپنے مرد کے واسطے کتے کا گوشت پکالی اسکے بیٹے نے دیکھا اور لگا فکر کرنے کو یعنے گویم مشکل وگرنگویم مشکل۔

۹۰۱) کھیپ ہارے جنم نہیں ہارا۔

میں نے اس سفر کو ہارا پر جان نہیں ہارا یعنے جب تک سانس ہے تب تک آس ہے۔

۹۰۲) کھیت گئے کسان۔

معنے اسکے یہ ہیں کہ جو مزرع میں جاتا ہے وہ دہقان ہے یا دہقان کو کھیت میں پہچانتے ہیں یعنے کسی کی لیاقت امتحان کے آگے معلوم نہیں ہوتی۔

۹۰۳) کھیتی خصم سیتی۔

زراعت یعنے کامیابی صاحب کی بدولت ہے۔

۹۰۴) کہے زمین کی سنے آسمان کی۔

وہ زمین کی بات بولتا ہے اور آسمان کی بات سنتا ہے۔

۹۰۵) کہے کبیر دو ناو نہ چڑھے پھاٹے گانڈا تا ہو پڑئے۔

کبیر جو ایک شاعر ہے کہتا ہے کہ دو کشتی پر سوار نہ ہوتا کیونکہ اس سے مقصد پھٹ جائے گی اور تو گر پڑیگا۔

۹۰۶) کھیل نہ جانے مرغی کا اڑانے لگا باز۔

ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جس کو کسی آسان کام حوصلہ نہیں پر مشکل کاموں کا عزم کیا کرتا ہے۔

۹۰۷) کہیں بوڑھا توتا بھی پڑھتا ہے۔

یعنے جب آدمی بوڑھا ہوتا ہے تو علم سیکھنا اسکے لئے دشوار ہے۔

۹۰۸) کیا پدڑی اور کیا پدڑی کا پلیو۔

پلیو شوربے کو کہتے ہیں کسی غریب مسکین کے سرمائے پر اطلاق کرتے ہیں۔

۹۰۹) کیا دم کا بھروسا ہے۔

حیات مستعار کا اعتبار نہیں۔

۹۱۰) کیا لے گیا شیر شاہ کیا لے گیا سلیم شاہ۔

یعنے یہ دونوں جو ہندوستان کے بادشاہ تھے قبر میں کیا لے گے جب کوئی شخص اپنے مال و دولت پر غرور کرتا ہے تو یہ مثل کہتے ہیں۔

۹۱۱) کیا کریگا دولہ جسے دے تسے مولا۔

یعنے دولہ سے کیا ہوسکتا ہے خدا جسکو چاہتا ہے اسکو دیتا ہے یہ مقولہ ہے شاہ دولہ کا

جو ایک فقیر تھے لوگ ان کے پاس جاتے اور کہتے کہ ہماری مراد اور حاجت بر لاؤ۔

۹۱۲) کیا منھ اور کیا مصالح۔

جب کوئی شخص ایسا کام کرنا چاہے جو اسکے حوصلے سے باہر ہو تو اس پر یہہ مثل اطلاق کرتے ہیں۔

۹۱۳) کیا ہیجڑے راہ مارتے ہیں۔

یہہ کہتے ہیں بطور سرزنش ایسے کو جو کہیں جانے کے باب میں جھوٹی مشکلیں بیان کرتا ہے۔

۹۱۴) کاچھ میں کٹھل ہونٹھ میں تیل۔

کٹھل ایک میوہ ہے جسے دکھنی میں پھنس کہتے ہیں یعنے کٹھل ہنوز درخت پر ہے اور تم نے لبوں پر تیل لگایا اس پھل کا دودھ بہت چکٹ رہتا ہے توڑنے کے وقت ہاتھوں کو روغن لگاتے ہیں اور کھاے بعد لبوں پر تدہین کرتے ہیں جب کوئی شخص بے موقع احتیاط اور پیش بندی کرے تو یہہ مثل اسپر اطلاق کرتے ہیں۔

۹۱۵) گانٹھ گرہ سے مد پیوے لوگ کہیں متوال۔

کہتے ہیں شراب کو معنے اسکے لئے ہیں کہ اسنے اپنے کیسے سے پیسے خرچ کر کے ہی خوشی کرتا ہے اخر خلق میں شرابی کہلاتا ہے۔

۹۱۶) گانٹھ گرہ میں کوڑی ہنیں باقی پر کی سیر۔

یعنے ہاتھ میں ایک دمڑی نہیں پھر عیش و عشرت ڈھونڈتا ہے۔

۹۱۷) گانڈ لنگوٹی نام فتح خاں۔

یعنے یہ شخص عالم غربت میں بڑائی اور شیخی کر رہا ہے۔

۹۱۸) گانڈ میں ہنیں لتا پان کھائیں یا مسی ملیں البتہ

مورد اس مثل کا بھی وہی جو اوپر گذرا۔

۹۱۹) گانو کا جوگی جوگڑا ان گانو کا سدھ۔

جوگڑا مصغر ہے جوگی کا یعنے ایک جوگی اپنے خاص گاؤں میں بے قدر رہتا ہے جب کوئی دوسرا پر بستی سے ایا ہے تو اسکو سدھ یعنے مرد کامل کہتے ہیں مراد یہہ ہے کہ وطن میں کسی عالم فاضل کی قدر دانی نہیں کرتے ہیں۔

۹۲۰) گابھے تولہ گابھے ماشہ۔

یہہ مثل متلون آدمی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۹۲۱) گاے جب دوب سے سلوک کرے تو کیا کھاے۔

یعنے اگر گاے گھاس کھانا چھوڑ دیوے تو کیا کھائیگی اسطرح عامل رعایا سے خراج نہ لے تو خزینہ کیوں کر فراہم ہو۔

۹۲۲) گاے کا لیرو مر گیا کھلرا دیکھ پنھاے۔

لیرو کہتے ہیں کو سالے کو یعنے گاے کا بچھڑا جب مرتا ہے تو اس کا بھس بھرا بچھڑا دیکھ کے وہ دودھ دیتی ہے یہہ مثل اس تسلی پر اطلاق کرتے ہیں جو کسی چیز کے نمونے سے یا دوست کی شبیہ دیکھنے سے آدمی کو حاصل ہو۔

۹۲۳) گاے گن باچھ پتا گن گھوڑا بہت ہنیں تو تھوڑا تھوڑا۔

یعنے بچھڑا گائے کی مانند اور بچھڑا اپنے باپ کی شبیہ ہوا کرتا ہے اگر بالکلیہ نہ ہو تو البتہ کچھ ایک شباہت رہیگی۔

۹۲۴) گدھا پیٹے گھوڑا ہنیں ہوتا۔

گدھے کو کتنا ہی ماریں گھوڑا نہ بنیگا یعنے احمق کو عقل سکھلانی دشوار ہے۔

۹۲۵) گدھے کا کھیت کھایا باپ نہ پن۔

گدھے کو کھیت کھلادیں تو نہ عذاب ہے نہ ثواب یعنے کمینے نالایق کی خدمت گزاری موجب اجر کا نہیں معلوم کیجئے کہ ہندوں کے پاس گاے کو کھیت چرنے دینا موجب ثواب کا ہے۔

۹۲۶) گدھے کو خشکہ۔

جب کسی نااہل کو اچھی چیز کوئی دیوے تو اسپر یہہ کہاوت کہا کرتے ہیں۔

۹۲۷) گدھون سے ہل چلیں تو بیل کاھیکو بساہیں۔

بساہنا کہتے ہیں خریدنے کو یعنے گدہوں سے زمین کا تاگر نا ہوسکے تو کوئی کاہیکو بیل خریدے ظاہر ہے کہ بیل کی قیمت گدھے کو مول سے زیادی ہوا کرتی ہے۔

۹۲۸) گرگٹ کی دوڑ بٹورے تلک۔

بٹوار کہتے ہیں گھور کو جہاں گوبر وغیرہ جمع کرتے ہیں یعنے کسی کمینے آدمی میں ہمت بلند نہ پاوگے۔

۹۲۹) گر گر بدیا سر سر عقل۔

ہر ایک استاد کی تعلیم کا ڈھب دیگر ہے اور ہر ایک سر میں عقل جدی جدی ہے یعنے دانشمندوں کے رائیں مختلف ہوا کرتے ہیں۔

۹۳۰) گروجی چیلے بہت ہوے ہیں کہا بھوکھے مرینگے اپ ہی چلے جاوینگے

یعنے فقر وفاقے میں صبر کرنا اور کسی کام میں استقامت کرنی ہر ایک سے نہ ہوسکے گا

۹۳۱) گڑ دئے مرے تو زہر کاھے کو دیجئے۔

یعنے جو شخص نرمی سے راہ پر آوے تو اس سے سختی کاہیکو کیجئے۔

۹۳۲) گڑ سے بینگن ہوگیا۔

یعنے بادنجان (بینگن) شکر کی مانند گراں ہوگیا جب کوئی سستی چیز مہنگی ہو جاوے تو

ایسا کہتے ہیں۔

۹۳۳) گڑ کھانا اور گلگلوں سے پرہیز کرنا۔

یہہ مثل اطلاق کرتے ہیں اس آدمی پر جو اپنے مکروہات سے احتراز کرتا ہے پر محرمات اور ممنوعات کیا کرتا۔

۹۳۴) گڑھیا کے پانی سے منھ دھوآو۔

گڑھیا کہتے ہیں چشمے کو ایسے مقام میں کہ کسی کا التماس مقبول نہ ہو تحقیر سے یوں کہتے ہیں۔

۹۳۵) گنوار گوں کا یار۔

یعنے دہقان مدام قابو جو رہتا ہے۔

۹۳۶) گنی بوتی ماپا شورپا۔

اس مثل کے مورد دو شخص ہیں ایک تو وہ جو نپٹ جزرس ہووے دوسرا وہ کہ جسکی اخراجات کو کفایت نہ کرے۔

۹۳۷) گنی گاے میں چوری ہنیں ہو سکتی۔

یعنے گنی گائیوں میں چوری کو دخل نہیں یہی حال ہے ہر ایک چیز کا۔

۹۳۸) گوالے کا دھی مہنتوں کی بھینٹ۔

دہی والا دہی کو تیار کرتا ہے لیکن خانساماں اپنے صاحب کو نذر دینے کے واسطے لیتا ہے یعنے ایک شخص کی محبت سے دوسرا عزت حاصل کرتا ہے۔

۹۳۹) گود میں لڑکا شہر میں ڈھنڈھورا۔

جب کوئی ایسی چیز کو ڈہونڈہتا ہے جو اسکے نزدیک موجود ہو تو اسپر یہہ مثل اطلاق کرتے ہیں۔

۹۴۰) گورا روٹھیگی تو اپنا سہاگ لے کے بھاگ تو نہ لیگی۔

یعنے اگر میری عورت آزردہ ہوگی اپنا سہاگ لیگی لیکن میرے نصیب نہ لے سکے گی جب کسی کا صاحب یا مربی اس سے خفا ہو اور کہے کہ میں تجھکو برطرف کرونگا تو وہ اس مثل کا مورد ہے۔

۹۴۱) گوری کا جوبن چٹکی چٹکی جاے۔

یعنے گوری عورت کا حسن چٹکی بجائے زائل ہوتا ہے یہہ مثل ایسے پر اطلاق کرتے جو اپنا تمام مال دوسروں کے لئے صرف کیا ہو۔

۹۴۲) گونگے کا گڑ کھٹا نہ میٹھا

گونگا آدمی گڑ کی صفت کچھ نہیں کہہ سکتا ہے یعنے نا سپاس پر مہربانی کرنی لاحاصل ہے۔

۹۴۳) گوہ کی کوڑی دانت سے اٹھاوے۔

یہہ مثل کسی کنجوس اور مکھی چوس پر اطلاق کرتے ہیں۔

۹۴۴) گوہ میں ڈھیلا ڈھیلا ڈالئے نہ انگ میں چھینٹیں پڑیں۔

نجاست پر کلوخ مت مارتا اسکی چھینٹ سے بدن نجس نہ ہو یعنے کسی کمینے سے قضیہ اور ٹھٹھا نہ کیا چاہیے۔

۹۴۵) گھٹنے پیٹ ھی کو نیوتیں۔

زانو آدمی کے شکم ہی کی طرف مایل ہوتے ہیں ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنے نزدیک کی قرابت والوں پر ہی احسان کیا کرتا ہے۔

۹۴۶) گھر آئے کتے کو بھی ہنیں نکالتے۔

یعنے جب کوئی کسی کی پناہ میں آوے تو محافظت اسکی واجب ہے۔

۹۴۷) گھر آئے ناگ نہ پوجیاں بانبھی پوجن جاے۔

سانپ کی بل کو بانبھی کہتے ہیں یعنے سانپ گھر کو آیا تھا اسکی پرستش نہ کی اب پوجنے کی خاطر اسکے سوراخ کو گیا چاہتے ہیں۔ یہہ مثل ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں کہ ایک اچھی خود بخود اسکو حاصل ہونے والی تھی پر اسنے نہ لیا بعد اسکے بڑی مشقت کر رہا ہے تا اس کو حاصل کرے۔

۹۴۸) گھر بار تمھارا کوٹھی کٹھلی کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

یعنے میرا تمام گھر آپ کی ملک ہے پر کسی چیز کو جو اس میں ہو ہاتھ نہ لگانا اس شخص کے باب میں کہتے ہیں جو تملق (خوشامد) کی راہ سے جھوٹی باتیں کرتا ہے۔

۹۴۹) گھر پھونک تماشا دیکھنا۔

پھونکنا کہتے ہیں اگ میں جلانیکو۔ یہہ مثل کسی مسرف اور لچے پر اطلاق کرتے ہیں۔

۹۵۰) گھر پھونک کر برلا مارنا۔

برلا کہتے ہیں تنور کو۔ یہہ کہاوت اس مثل فارسی کے قریب ہے کوہ کندن و موش زدن

۹۵۱) گھر جلا تماشا دیکھ۔

۹۵۲) گھر رہے نہ تیرتھ گے مونڈ منڈا فضیحت بھئے۔

یعنے نہ وہ شخص گھر میں رہا نہ زیارت کے واسطے گیا لیکن سر منڈا کر اور چار ابرو کی صفائی کر کے ناحق خلق میں رسوا ہوا مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو اپنے قدیم پیشے کو چھوڑ کر دوسرا حرفہ اختیار کیا پر اسکے سنبھالنے کی طاقت نہیں رکھتا پیشہ قدیم کے فوایدبھی کھو دیا اور حرفہ جدید سے بھی۔

۹۵۳) گھر چنگی اور باسی ساگ۔

یعنے وہ کٹھری جو اسنے گھر سے لایا فقط باسی ساگ سے بھری ہے مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو ہر بات میں بڑائی اور لاف کرتا ہو۔

۹۵۴) گھر کے پیروں کو تیل کا ملیدا۔

یعنے باہر کے مزے دار نفیس کھانا کھا گئے اور گھر والوں کو اس سے کچھ نہ ملا۔

۹۵۵) گھر کی مرغی دال برابر۔

گھر کی مرغی کا سالن دال سے بہتر نظر نہیں آتا یعنے اچھی چیزیں جو گھر کی ہوں بے قدر رہتی ہیں۔

۹۵۶) گھر گھوڑا نخاس مول۔

گھوڑا طویلے میں باندہا ہوا ہے پر نخاس قیمت ٹھہراتا ہے جب ان دیکھی چیز کے باب میں کوئی دام کرے تو اسپر یہہ مثل اطلاق کرتے ہیں۔

۹۵۷) گھر میں رہے نہ تیرتھ گئے موند منڈا کر جوگی بھئے۔

یہہ کہاوت اوپر گزری جس میں نصیحت بھی مذکور ہے۔

۹۵۸) گھر میں دیا تو مسجد میں دیا۔

دیا کے عوض چراغ بھی کہتے ہیں یعنے پہلے اپنے اہل قرابت پر احسان کیا چاہیئے بعد اسکے بیگانوں پر۔

۹۵۹) گھر میں بھونی بھانگ نہیں۔

بھانگ کہتے ہیں نیک کو یہہ مثل کسی کی مفلسی اور قلاشی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۹۶۰) گھڑی بھر کی بے شرمی سارے دن کا ادھار۔

جب کوئی شخص بے حیائی سے کسب معاش کرتا ہے اس پر یہہ مثل اطلاق کرتے ہیں

۹۶۱) گھڑی میں گھڑیال۔

یعنے ہر ساعت گھڑیال نئے طور سے بجتی ہے یہہ مثل تلون مزاجی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۹۶۲) گھوڑے گھوڑے لڑیں موچی کا زین ٹوٹے۔

جب دو شخص کے جھگڑے میں تیسرے پر آفت آوے تو یہہ مثل کہتے ہیں۔

۹۶۳) گھی کہاں گیا کھچڑی میں۔

جب کسی آدمی کی قرابت والے اسکا مال کھاویں تو یہہ مثل کہتے ہیں۔

۹۶۴) گھی کھچڑی میں دعوا ہے۔

یعنے وہ شخص کھانے کی چیزوں پر دعوا کر رہا ہے یہہ مثل ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو تمام اپنا حصہ ارزوی واجبی لئے پر بھی بیجا دعوے کر رہا ہے۔

۹۶۵) گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں۔

معنے اسکے ظاہر ہیں

۹۶۶) گئی بو بودار کی اور رہی کھال کی کھال۔

بودار خوش بو چمڑے کو اور کھال کسی مطلق پوست کو کہتے ہیں مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو عاجزی اور گدائی سے ثروت اور مکنت کو پہنچ کے پھر بہ سبب انقلاب روزگار کے اپنی اصلی حالت پر آگیا۔

۹۶۷) لابھہ رحیم نہ تمہیں بروجے اپکاری انگ۔

باٹن ہارن ہوں لگے جیوں مہدی کو رنگ۔

رحیم تخلص ہے شاعر کا یعنے اے رحیم وہی شخص بڑا فائدہ حاصل کرتا ہے جو سخی ہو اور یہ داد و دہش قاسم کی طرف بھی سرایت کرتی ہے جیسا کہ حنا کا رنگ پیسنے والے کے ہاتھ پر بھی چڑھتا ہے۔

۹۶۸. لابھے لوھا ڈھوئے بن لابھ تہ ڈھوئے روئی ھ

یعنے اگر نفع حاصل ہو تو کوئی شخص آہن اٹھاویگا بلا منفعت روئی کا اٹھانا بھی مشکل ہے۔

۹۶۹) لاگ لگی تب لاج کھاں

یعنے جب عشق کسی کا دل میں پیدا ہو تو حجاب باقی نہیں رہتا

۹۷۰) لالہ کا گھوڑا کھاوے بہت اور چلے تھوڑا

مورد اس مثل کا کسی بڑے آدمی کا نوکر ہے جو درماہہ بہت پاوے اور خدمت کم کرے

۹۷۱) لال خان کی چادر بڑی ہوگی اس سے اپنا بدن ڈھانکیگا ہم کو کیا

جب کوئی شخص کسی غیر کی فراغت اور دولتمندی کا ذکر کرتا ہے تو اسکے جواب میں یوں کہتے ہیں۔ ۹۷۲) لال پیچ نہ بچن کہہ باتھ دیت سو بار

بھیتر پو نجھہ بہ ھادون ندی کو کہہ اتریو پار

کمینے لوگ وعدے کرتے ہیں اور سب بار اپنا ہاتھ دیتے ہیں بھلا کوئی شخص چھیلے کی دم پکڑ کے اس ندی سے عبور کر سکتا ہے جو تابستان میں طغیانی کی ہو

۹۷۳) لاو کوا میں ڈوبوں

اس مثل میں سرزنش اور تلقین ہے کسی بے حیا کی یعنے اس زندگی سے باوڑی میں ڈوب مرنا تیرے حق میں بہتر ہے

۹۷۴) لتا ہاتھی بتورے برابر

بتورا کہتے ہیں کھوڑ کو یعنے دبلا ہاتھی کھوڑ کے برابر رہتا ہے مراد اس سے یہہ ہے کہ اگر بہت مال میں تھوڑا سا خسارہ بھی ہو تو بڑا ہی ہے

۹۷۵) لٹو لڑے جھلی جھیلے

لٹو وہ جس سے بچے کھیلتے ہیں یعنے اگر دو لٹو باہم لڑیں تو انکا پرست گر پڑتا ہے ایسا ہی جب دو شخص باہم قضیہ کرتے ہیں تو وکیلوں اور گماستوں کو منفعت حاصل ہوتی ہے

۹۷۶) لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے

درجنگ حلوا بخش نمیکند زبان فرس میں کہتے ہیں یعنے شیرینی کا باٹنا دوستی و صلح سے علاقہ رکھتا ہے

۹۷۷) لڑے سپاہی نام سردار کا

معنے اسکے ظاہر ہیں

۹۷۸) لکڑی کے بل مکڑی ناچے

مورد اس مثل کے دو شخص ہیں ایک تو وہ نوکر جو اپنا کام بجالانے میں مجبور ہے دوسرا وہ جو کسی حامی کی حمایت کے بھروسے خلق پر ستم کرتا ہے

۹۷۹) لکھے موسی پڑھے خدا

۹۸۰) لگم لگا سب کو لگا۔

مراد اس سے آدمی کا سایہ ہے جہاں یہہ جاوے وہاں وہ ساتھ چلے۔

۹۸۱) لنگوٹی میں پھاگ کھیلتے ہیں۔

پھاگ کھیلنا کہتے ہیں ہولی کھیلنے کو مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو مفلسی کے عالم میں عیش و عشرت کا خیال کرتا ہے۔

۹۸۲) لوٹ میں چرخا غنیمت۔

معنے اسکے ظاہر ہیں۔

۹۸۳) لومڑی کے شکار کو جائے تو شیر کا ساماں کر لیجئے۔

یعنے اس مثل میں تلقین ہے احتیاط کے لئے یعنے چھوٹی سی مہم درپیش ہو تو بھی بہت سا اسباب امادہ کرنا۔

۹۸۴) لوند مسودا خصم خدائی۔

مسودا نام ہے ایک عورت کا یعنے لوند مسودا فقط خدا کو اپنا خاوند سمجھتی ہے ایسی

عورت پر اطلاق کرتے ہیں جس کا کوئی خویش قرابتی ہوئے وادر وہ کسی کے حکم میں نہ رہے۔

۹۸۵) کونئے کا لون گرا دونا ہوا تیلی کا تیل گرا چینا ہوا۔

چینا کے معنے کم اور ضایع ہیں مراد اس مثل سے یہہ ہے کہ دنیا میں بعضے حوادث ایسے ہوتے ہیں کہ جس سے ایک کو منفعت دوسرے کو مضرت حاصل ہوتی ہے۔

۹۸۶) ماں باپ جیتے حرام کا نہیں کہلاتا ہے۔

یعنے جس لڑکے کے ماں باپ زندہ ہوں اسکو حرام زادہ کوئی نہیں کہتا۔

۹۸۷) ماں بھٹیاری پوت فتح خاں۔

یعنے ماں بھٹیارے کی عورت پر بیٹا اسکا دعوی امارت کا کرتا ہے۔

۹۸۸) ماتھے کا منڈانا بیل کا گھسنا۔

یعنے جب مین سر کے بال منڈوایا تو بیل پھل اس پر کرنے لگے کوئی شخص کسی کام میں مشغول ہوتے ہیں جب موانع درپیش ہوں تو یہہ کہاوت کہتے ہیں۔

۹۸۹) مار گسیان تیری آس۔

ای صاحب چاہا تو مجھے مار پر تیرے لطف کی امید رہتا ہوں۔

۹۹۰) مار کھانا مسجد میں سو رہنا۔

کھانے کی چیزیں لوگوں سے چھین کے کھانا اور مسجد میں سو رہنا اسے گذران پر اطلاق کرتے ہیں جس کی بنا رندی باشی پر ہو۔

۹۹۱) ملا موے مار تیری ہتڑی پر ای میری عادت نجائے۔

تیری ہتڑی پر ای یعنے تیرے ہاتھ درد کرینگے مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو پند، ادارہ اور ناتربیت پذیر ہو۔

۹۹۲) ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

جب سائل کے سوال سے کسی کا جواب اجنبیت رکھتا ہو تو یوں کہتے ہیں چنانچہ فارسی میں سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

۹۹۳) ماموجی جہار۔

ماموصاحب سلام علیکم جہار ہندوں کا سلام ہے یہہ خطاب ہے کسی ہندو کی طرف سے ایک شیطان یا خبیث کو جس سے وہ ڈر گیا ہو اور چاہتا ہے کہ ایذا نہ دیوے۔

۹۹۴) ماموں کے کام میں انتیاں بھانجا اینڈا اینڈا پھرے۔

ماموں کے کام میں حلقے پڑے ہیں اور بھانجا نخوت سے پھر رہا ہے یعنے ماموں کسی کا غلام ہے یا ذات کا ہندو اور بھانجے کو دعویٰ ہے شرافت کا۔

۹۹۵) مانگے تانگے کام چلے تو بیاہ کرے بلا۔

اگر کسی آدمی کی گ [illegible] کو محنت کریگا۔

۹۹۶) ماں کا پیٹ کمہار کا آوا کوئی گورا کوئی کالا۔

یعنے ایک ماں کے بچے سب ڈیل ڈول میں یکساں نہیں ہوتے۔

۹۹۷) مانگے بھیکھ پوچھے گانو کی جمع۔

یعنے یہہ شخص گدائی کے خاطر اگے گاؤں کا محصول دریافت کر رہا ہے۔

۹۹۸) مانگے پر تانگا بڑھیا کی برات۔

کسی بھکاری سے بھیک مانگنی ایسی ہے جیسی بڑھیا کی شادی۔

۹۹۹) مان نہ مان میں تیرا مہمان۔

یہ کہتے ہیں بطور سرزنش اسکو جو بجبر کسی کے گھر میں آاترتا ہے۔

۱۰۰۰) ماں سے پیار کرے سو ڈاین۔

وہ عورت جو ماں سے زیادہ پیار کرے خبیثہ ہے۔

۱۰۰۱) ماں بیٹی گانے والے اوز باپ پوت براتی۔

جب کسی شادی مہمانی میں سوائے اہل قرابت کے غیر کو دعوت نہ ہو تو یہہ مثل کہا کرتے ہیں۔

۱۰۰۲) ماں کرے کتوں پسون پوت کا نام درگاداس۔

یعنے ماں چرخہ کاتتی اور چکی پیستی ہے بیٹیا درگاداس یعنے مرد آدمی کہلاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہند کے جاہلوں کے لئے دونو ریاضتیں معیوب ہیں۔

۱۰۰۳) مانس گسنے کو معاملہ کسوٹی ہے۔

آدمی کی آزمائش کے لئے معاملہ محک ہے یعنے جب کسی سے کچھ لین دین ہوتا ہے تو اس کا بھلا اور برا پن ظاہر ہو جاتا ہے۔

۱۰۰۴) ملنئے تو دیو ہنیں تو بھیت کا لیو۔

اگر ہم اسکی تصدیق کریں تو وہ خداوند ہے نہیں تو دیوار کا لیپن نہیں تو پتھر بھی کہتے ہیں جب کسی کی بزرگی اور منزلت فرض فارض اور اعتبار معتبر پر موقوف ہو تو یہہ مثل کہتے ہیں۔

۱۰۰۵) ملنئے نجلنئے ہے بھی توشہ کی کی خالا۔

کوئی اس عورت کو جانتا اور پہچانتا نہیں باوصف اسکے کہتی ہے کہ نوشہ کی خالا ہوں۔

۱۰۰۶) متھرا مداری کا ساتھ۔

متھرا نام ہے ہندو کا اور مداری مسلمان کا جب برے کو بھلے کے ساتھ کہیں لیجادیں تو یون کہا کرتے ہیں۔

۱۰۰۷) مٹی کا گھڑا بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں۔

یعنے ادنی چیز بھی ہو تو اسکے خریدنے میں ہوشیاری درکار ہے۔

۱۰۰۸) مچھلی کی جہانت جھینگا۔

یعنے سب ماہون میں جھینگا بمنزلہ پشم کی ہے یہہ مثل کسی حقیر و ذلیل چیز یا انسان پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۰۰۹) مچھلی کے بچوں کو تیرنا کون سکھلاوے۔

یعنے جس لڑکے کے ماں باپ مخیر ہوں وہ بھی بالذات نیک ہوگا۔

۱۰۱۰) مچھلیوں کا رزق ہونا۔

یہہ مثل پھٹے اور پرانے کپڑوں پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۰۱۱) مرا راون فضیحت ہو۔

جب کوئی ظالم قوی ہلاک ہو جاوے تو اس پر یہہ کہاوت اطلاق کرتے ہیں۔ ایام قدیم میں روان لنکا یعنے سیلون کا بادشاہ تھا اس نے سیتا کو جو رام چندر کی عورت تھی فریب سے لے جا کے بادشاہت اپنی کھودی اور آخر مارا گیا۔

۱۰۱۲) مرت پیاس پنجرا پریو سودا کے پھیر۔

آلیس دی دی بولیت یا لیس بل کی بیر۔

توتا پیاس سے اپنے پنجرے میں طالع کی برگشتگی سے مرجاتا ہے قربانی کے وقت لوگ کوے کو بڑی تعظیم سے بلاتے ہیں۔

۱۰۱۳) مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو۔

جو آدمی کے نجیب الطرفین ہو آبرو کے لئے جان دیتا ہے اور کمینے کو پیسے ملیں تو بس ہے اگرچہ آبرو جاتی رہی۔

۱۰۱۴) مردہ بہشت میں جاے یا دوزخ میں حلوے مانڈے سے کام۔

اس میں سرزنش ہے ایسے ملا اور عالم کو جو فقط دنیا کے واسطے فاتحہ قران پڑھا کرتا ہے۔

۱۰۱۵) مرغ کی ایک ٹانگ۔

یہہ مثل ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو ایک مہمل غیر معقول بات کہہ کے اس پر اصرار کرتا ہے اور دلیل ابطال کو نہیں مانتا کہتے ہیں کہ ایک بار کوئی دغا باز مرغ کی ایک ٹانگ چرا کے کھا گیا تھا جب چوری اسکی ظاہر ہوئی اور سزا دینا چاہے تو کہنے لگا کہ مرغ کی ایک ہی ٹانگ ہوا کرتی ہے۔ دو سو بیسویں کہاوت جو اوپر گذری یعنے بکری یا کسی کی تین ہی ٹانگیں اس کا بیان بھی ایسا ہی ہے۔

۱۰۱۶) مرغ کی بانگ کا کیا اعتبار یا مرغی کی بانگ سند نہیں۔

ان دونو مثل سے مراد ایک ہی یعنے عورت کی بات اعتبار کے لایق نہیں۔

۱۰۱۷) مرن چلے اور سوگ سامھنے۔

سوگ بکاف تازی بروزن روگ زہرہ و ناہید کذا فی دلیل ساطع یعنے میں مرنے چلا ہوں اچھے یا برے شگنوں سے مجھے کیا کام ہندوں کا عقیدہ یہہ ہے کہ ستارہ زہرہ اگر روبرو رہے تو کسی کام نہ کیا چاہیئے۔

۱۰۱۸) مسلمانی میں کیا انا کانی۔

یعنے مسلمانی میں تکلیف کی کیا حاجت یہہ کہاوت اس پر اطلاق کرتے ہیں جو کھانا کھانے میں دوسروں کے ساتھ شریک نہیں ہوتا۔

۱۰۱۹) مطلع صاف ہوا۔

یعنے کوئی مانع مزاحم باقی نہیں رہا اور میری مراد بر آئی۔

۱۰۲۰) مفت کا کرنا اور دور لیجانا۔

ایسے مقام میں کہتے ہیں کہ کوئی کسی کو بلا ضرورت کچھ تکلیف دے۔

۱۰۲۱) مفت کا چروا بھر بھر بھکوڑا۔

پھکوڑنا کہتے ہیں نگلنے کو چروا کچھ کھانے کی چیز یعنے مفت کا کھانا ملتا ہے تو مریض آدمی منہ بھر بھر کے بلع کرتا ہے۔

۱۰۲۲) مفت کی شراب قاضی نے حلال کی ہے۔

جب شراب مفت کی ملے قاضی نے بھی اسکو حلال جان کے لے لیتا ہے۔

۱۰۲۳) مفلسی اور ہاٹ کی سیر۔

یعنے تہی دست (مفلس) آدمی کا بازار میں کیا کام۔

۱۰۲۴) مکر چکر کی کمائی آدھا تیل آدھا پانی۔

یعنے ایک چیز جو مکر و فریب سے بنی ہو غل و غش سے خالی نہ ہوگی۔

۱۰۲۵) مکھی بیٹھی شہد پر پنکھ گئے لپٹائے۔

ہاتھ ملے اور سر دھنے "لع بری بلائے۔

یعنے جب مکھی شہد پر گرتی ہیں تو پر اسکے لپٹ جاتے ہیں تب تاسف سے ہاتھ مل کے اور سر پٹکے کہتی ہے کہ طمع بری بلا ہے۔

۱۰۲۶) ملا کی دوڑ مسیت تک۔

جب کوئی کم علم کم حوصلہ کسی بحث میں بند ہو جاوے یا کچھ کام نہ کر سکے تو اس پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۰۲۷) ملا کی داڑھی تبرک میں گئی۔

مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو اپنا تمام مال خیرات کر دیا ہو یا دوستوں کو دے ڈالا کہتے ہیں کہ بوڑھے لوگ جب جوانوں کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں تو اپنی داڑھی کے تھوڑے سفید بال انکو دیتے ہیں اس ارادے سے کہ وہ بھی بوڑھے اور پیدائش

ہوں۔

۱۰۲۸) من بھاوے تو ڈھیلا سپاری۔

اگر دل کی پسند آوے تو کلوخ بھی سپاری کی مانند اچھا معلوم ہوتا ہے ایک محبوب اگرچہ بدصورت ہو پر عاشق کی نظر میں وہ سب سے بہتر دستا (دکھائی دیتا) ہے جیسا فارسی میں کہتے ہیں لیلی را بہ چشم مجنون باید دید۔

۱۰۲۹) من چنگا تو کٹھوتی گنگا۔

اگر دل پاک ہے تو تغاری طہارت کے لئے گنگا کا حکم رکھتی ہے۔

۱۰۳۰) منڈوے کے آتے میں شرط کیا۔

منڈوا ایک قسم کا غلہ ہے ارزاں یعنے کچھ عمدی چیز خرید کریں تو شرط و عہد درکار ہے منڈوے کے آنے کے واسطے قول و قرار کاہے کو۔

۱۰۳۱) منگائی ہینگ لے آیا ادرک۔

یعنے طالبنے طلب کیا ایک چیز کو لانے والا اور کچھ لایا۔

۱۰۳۲) منگوائی تھیں چھپٹین لے آیا اینٹیں۔

یہ کہاوت بھی اسی قسم کی ہے جو اوپر گذری اس میں لانے والے لی حماقت کا بیان ہے۔

۱۰۳۳) من مانی انجانی۔

ایسی چیز پر اطلاق کرتے ہیں کہ شخص بدل اسکا خواہاں ہو پر ظاہر میں بہ تجاہل کرے۔

۱۰۳۴) من میں شیخ فرید بغل میں اینٹ۔

کسی منافق اور ریاکار پر یہہ مثل اطلاق کرتے ہیں راویوں نے کہا ہے کہ ایک شخص شیخ فرید ہو کے گناہوں سے توبہ کیا تھا پر راہ میں ایک سونے کی اینٹ جو دیکھی دل اسکا للچایا اسکو اٹھالے کے بغل میں داب مارا۔

۱۰۳۵) موا گھوڑا کبھی گھانس کھاتا ہے۔

یہہ استفہام ہے انکاری دو مقام میں استعمال کرتے ہیں ایک یہہ کہ مردوں کے پاس قربانی نذر مالیدہ وغیرہ نہ لیجایا چاہیئے دوسرا یہہ کہ بوڈھوں کو زیبا نہیں کہ جوانوں کی مانند عیش و عشرت کریں۔

۱۰۳۶) مورکھ کو بکھان سماوے۔

بکھان کہتے ہیں مدح خوش امد کو یعنے احمق استایش خوش می آید۔

۱۰۳۷) موری اور موے۔

۱۰۳۸) موزے کا گھاو میاں جانیں یا پانو۔

وہ زخم جو موزے سے ہوتا ہے یا موزے والا اسکو جانے یا پانواں بہت چیزیں ہیں کہ جس تن لگے وہ تن جانے۔

۱۰۳۹) مولی اپنے ہی پاتوں بھاری۔

یعنے مولی اپنے ہی پتوں کا بوجھ اٹھانے میں حیران ہے ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو خود اپنے کام میں مضطرب ہو اور دوسروں کی مدد اس سے نہ ہوسکے۔

۱۰۴۰) مولی اور مولی کے پتوا تے پر لوں کی ڈلی۔

یعنے مولی اور اسکے پتوں پر نمک کا ٹکڑا ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو بڑی شان و شوکت کے بعد حقیر اور ہلکی چیزوں کو بیان کرے۔

۱۰۴۱) مونگ موٹھ میں کون بڑا۔

موٹھ ایک قسم کا اناج ہے یعنے یہ دونوں ایک ہی جنس کے ہیں چندان تفاوت نہیں۔

۱۰۴۲) موے پر سو دڑکے۔

ذرکا تہدید کو کہتے ہیں مردے پر سو تہدیدات جب کسی محنت زدہ اور پریشان حال پر

نئی مصیبت آوے تو یہہ مثل کہتے ہیں۔

۱۰۴۳) منھ سوئی پیٹ کوئی۔

یعنے اسکا منہ سوئی کے ناکے کے برابر ہے پر پیٹ کوے سا مورد اس مثل کے دو ہیں ایک وہ کہ اگر چہ چھوٹے نوالے لیتا ہے پر بہت سا کھا جاتا ہے دوسرا وہ کہ بظاہر سلیم سا نظر آتا ہے پر باطن میں بڑا شریر در برابرچو گوسفند سلیم در قفا ہمچو گرگ مردم در۔

۱۰۴۴) منھ دھو رکھو۔

جب کوئی شخص کسی سے ایک چیز مانگتا ہے اور مالک کا ارادہ دینے پر نہ ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۱۰۴۵) منہ سے مہابہ۔

مہابہ لفظ عربی ہے بمعنے ہیبت یعنے صاحب کے روبرو نوکر چاکر ڈرا کرتے ہیں۔

۱۰۴۶) منھ لگائی ڈومنی بال بچوں سمیت آئی۔

ڈومنی کہتے ہیں مطربہ کو مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو کسی کی مہربانی پر بھروسا کر کے اوروں کے لئے بھی بیجا سفارشیں کرتا ہے۔

۱۰۴۷) موے پر سو درے۔

جب کوئی ظالم کسی محنت زدہ پر ستم کرے تو یوں کہتے ہیں۔

۱۰۴۸) مری بچھیا باھمن کو دان

جب کوئی شخص ایک بری اور کم قدر چیز کسی کی نذر کرنا چاہے تو یوں کہتے ہیں یا اس بیان میں ہے ایک گروہ کی افلاس کا جب کوئی ان کو کہے کہ تم بھی برہمنوں کو داد و دہش کرو۔

۱۰۴۹) منھ برسیگا تو بوچھار آئی جائگی۔

بوچھاڑ کے معنے پچھاڑ ہیں۔ یہہ مقولہ ہے اس شخص کا جو امید رکھتا ہے کہ فلانہ سخی داتا جب کسی کو خیرات دیگا تو میں بھی شریک ہو جاوں گا۔

۱۰۵۰) مہما گھٹی سمدر کی راون بسا پڑوس۔

مہما کہتے ہیں بزرگی کو یعنے دریا کی بزرگی راون راون کی ہمسایگی سے کم ہو گئی حاصل یہہ کہ بدوں کی صحبت سے نیکوں کی عزت میں گھٹاو ہوتا ہے۔

اردو کا پہلا نثری ڈرامہ اور کیپٹن گرین اوے

(اترپردیش و آندھراپردیش اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ تحقیقی کتاب)

آپ نے جن دلائل اور حوالوں کے ساتھ یہ کتاب پیش کی ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہی ڈرامہ اردو کا پہلا ڈرامہ ہے۔ اس تحقیق پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی

وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی پاکستان

۱۸۵۲ء کے بعد جن ڈراموں کو جن سرپرستوں نے اعزاز اولیت سے نوازا ہے ڈاکٹر افضل الدین اقبال نے ان کے دعووں کو بھک سے اڑا دیا ہے۔ یہی ان کی اہمیت ہے ۔۔۔۔ انھوں نے گوپی چند جلندھر، ملیل بیمار، خورشید، سجاد سنبل اور صولت عالم گیری کو اردو کے پہلے ڈرامے کے مقابلے سے ایک قلم خارج کر دیا۔ اندر سبھا بھی اس زمرے سے خارج ہو جاتی ہے اس طرح ڈاکٹر افضل الدین اقبال کی کتاب اردو ڈرامے کی تحقیق میں غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے

پروفیسر گیان چند جین صدر شعبہ اردو

سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد

۱۰۵۱) میدے اور شہاب کی سی لوئی۔

شہاب زعفران کو کہتے ہیں اور لوئی پکے نشاستے کو اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جس کے رنگ میں گلاب اور گل لالہ ملے ہوں۔

۱۰۵۲) میرا تھا سو تیرا ہوا بڑا ہی خدا اٹک دیکھنے دے۔

یہہ مثل طعن کی راہ سے اس پر اطلاق کرتے ہیں جو کسی کا مال چھین لیا ہو۔

۱۰۵۳) میرے گانو کا کریا نام رکھا اندر جو۔

کریا اور اندر جو دونو ایک ہیں معنے اسکے لسان العصافیر کذافی دلیل ساطع یہہ مثل ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنے وطن میں ذلیل اور کمینہ تھا جب پردیس گیا تو فضیلت اور شرافت کا دعوی کرنے لگا۔

۱۰۵۴) میری میرے منھ پر تیری تیری منھ پر۔

وہ شخص میرے منہ دیکھی بات کہتا ہے یعنے خوشامدی ہے۔

۱۰۵۵) میرے یہاں آج غرہ ہے۔

یعنے آج میری حق میں یوم الصوم ہے یا میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔

۱۰۵۶) بینا پر کے چھانتھاتی کے سو پر تین بتانا۔

بینا پر نام ہے ایک جگہ کا چھانتھاتی مسخرے کو اور بتانا دستار کو کہتے ہیں۔

۱۰۵۷) میں تجھے چاہوں اور تو کالے دھینگ کو۔

میں تجھے پیار کرتا ہوں اور تو کالے محبوب کو چاہتا ہے یہہ مقولہ ہے ایسے کا جو کسی کو دوستی کی راہ سے نصیحت کرتا ہے پر وہ التفات سے نہیں سنتا۔

۱۰۵۸) میں بھی سو کی خالا یا میں بھی شہ کی خالا۔

سو بسین مہملہ ہے بمعنی صد یعنے میرا دعوی معقول ہے۔

۱۰۵۹) ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔

یعنے وہ شخص جو ناچنا نہیں جانتا کہتا ہے کہ اس گھر کا صحن ہموار نہیں یعنے ناقص لوگ ہر امر میں عذر لنگ بیان کرتے ہیں۔

۱۰۶۰) ناچنے کو نکلے تو گھونگھٹ کیا۔

مراد اس سے یہہ ہے کہ جب ایک آدمی کچھ کام یا خدمت جو اسکے لایق نہ ہو اختیار کیا تو لازم ہے کہ اسکے بجالانے میں شرم و حجاب نہ کرے۔

۱۰۶۱) نادان بات کرے دانا قیاس کرے

۱۰۶۲) ناریل میں پانی نہیں جانتا کھٹا کہ میٹھا۔

یعنے کوئی نہیں جانتا کہ ناریل کا پانی ترش ہے یا شیریں مراد اس سے یہہ ہے۔ کہ جب کچھ بات کہی جاوے تو اسکو یقین نہ سمجھنا۔

۱۰۶۳) ناک کاٹے مبارک کان کاٹے سلامت۔

یعنے وہ عورت اپنے ناک کان کٹ جانے کو موجب شرف سمجھتی ہے یہ مثل کسی بے حیا بے شرم رنڈی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۰۶۴) نانا کی دولت ہو نواسا انیڈا پھرے۔

یعنے نانا نے مال و دولت پیدا کی پر نواسا نخوت سے پھرتا ہے۔

۱۰۶۵) نانی خصم کرے نواسی چٹے بھرے۔

چٹے بھرے یعنے جیرکانہ دیتی ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کبھو ایک کو دوسرے کی خطا کے لیے سزا دیتے ہیں۔

۱۰۶۶) نان جک دیوتا تلک ارلیے۔

چھوٹا بت زیور لپہنانے سے نسیت ہو گیا یعنے بڑے کی جب تعظیم کرتے ہیں اسکا بڑا پن

زیادہ ہوتا ہے۔

۱۰۶۷) ناؤ کا سا آئنہ ہر کاہو کے ہاتھ۔

ناؤ اور نائی حجام کو کہتے ہیں یعنے حجام کے آئینے کی مانند ہر ایک کے ہاتھ میں ہے ایسی چیز یا شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو ہر جائی ہو اور ہر ایک کے ہاتھ لگے۔

۱۰۶۸) نائی کی برات میں سب ہی ٹھاکر۔

نائی کہتے ہیں حجام کو ٹھاکر کے دو معنی ہیں خداوند اور حجام۔ یہہ مثل ایسی محفل پر اطلاق کرتے ہیں جو مدام تقصیرین کرتا ہے اور عذر ہائے لنگ در پیش لاتا۔

۱۰۶۹) نت کی پدنی اردوں دوس

۱۰۷۰) نائی نائی بال کتنے ججمان جی آگے ہی آتے ہیں

کسی نے حجام سے پوچھا کہ میرے سر میں کتنے بال ہیں اس نے جواب دیا اے صاحب دے کوئی دم میں آپ کے روبرو کرینگے۔ یہہ مثل اس شخص کے جواب میں کہی جاتی ہے جو ایسی کا احوال پوچھتا ہے کہ از خود بن پوچھے ظاہر ہو جاتی ہے۔

۱۰۷۱) نت کی دکھیا کر مون دوس۔

وے لوگ جو ہمیشہ غمگین و پریشان حال رہتے ہیں نصیب پر حرف دھرتے ہیں۔

۱۰۷۲) ندی تو کیوں گھر آتی ہے کہ میں پانو ہی نہیں رکھتا۔

گھرانا شور کرنا یعنے اے ندی تو کیوں شور کرتی ہے میرا تو یہہ ارادہ نہیں کہ تیرے پانی میں اپنے پیر تر کروں۔ یہہ مثل کسی مغرور خود پسند پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۰۷۳) ندی کنارے روکھڑا جب تب ہووے بناس۔

یعنے ندی کے کنارے درخت جو لگتے ہیں اکثر طغیان سے تلف ہو جاتے ہیں مورد اس کہاوت کے وے اشخاص ہیں جو خطرناک کام میں قدم رکھیں۔

۱۰۷۴) نقد کو چھوڑ نسیئے کو نہ دوڑئے۔

یعنے آیندہ کی منفعت پر نظر کر کے نقد جو موجود ہے اسکو ضایع نہ کیجئے۔

۱۰۷۵) نکاح کی شرط کرنی۔

یہہ مثل ایسے شخص پر اطلاق کرتے ہیں جس سے معاملہ اور عقد بیع کرنا نپٹ دشوار ہو

۱۰۷۶) نکٹا جیئے برے حوالوں۔

نکٹا آدمی پریشان حال اور ذلیل رہا کرتا ہے ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو مال و دولت کھو کے محنت و پریشانی میں پڑا ہو۔

۱۰۷۷) نماز کو گئے تھے روزہ گلے پڑا۔

یہہ مقولہ اس شخص کا جو کسی آسان کام میں قدم دھرتے ہی آفتوں میں گرفتار ہوا۔

۱۰۷۸) نند کا نندوئی گلے لاگ لاگ روئے۔

یہہ مقولہ ہے اس شخص کا جو کسی آسان کام میں قدم بلا نند کہتے ہیں مرد کی بہن کو نندوئی مرد کی بہن کا شوہر ہے یعنے یہہ عورت اپنے نند کے نندوئی سے گلے ملکے رو رہی ہے یہہ مثل اس پر اطلاق کرتے ہیں جو دعوا بڑی محبت کا کرتا ہے ایسے سے جو بالکل اسکا خویش نہ ہو یا قرابت بہت دور کی رکھتا ہو۔

۱۰۷۹) ننگی بھلی یا چھیکے پانو۔

چھیکے پانون یعنے لٹکائے جانا مراد اس مثل سے یہہ ہے کہ جب دو بلائیں واقع ہوں تو چھوٹی آفت کو اختیار کر۔

۱۰۸۰) نوکر لاٹ کپور کے ہونٹھ ملیں اور حق لین۔

یہہ مثل ان نوکروں پر جو کاہل اور گستاخ ہوں اطلاق کرتے ہیں نقل ہے کہ لاٹ

کبور ایک بڑا نام آور گویا اکبر کے زمانے میں تھا جب وہ مطرب امراء کے گھر راگ گانے کو جاتا تو وے اس کو انعام دیتے اور اخلاق سے یوں کہتے کہ یہہ تمہارے نوکروں کے واسطے ہے نوکر اسکی یہہ بات بار بار سننے سے اسقدر گستاخ ہوے کہ تقاضا ان پیسوں کا کرنے لگے کہ دو صاحب یہ ہمارا حق ہے۔

۱۰۸۱) نہ تیل تلی نیہ اوپر پلی۔

نہ تیل نیچے ہے نہ اوپر چمچہ یہ مثل کسی کی حالت افلاس پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۰۸۲) نہ گوہ میں ڈھیلا ڈالیئے نہ چھینٹیں پڑیں۔

مراد اس سے یہ ہے کہ کمینے بدذات کی صحبت سے پرہیز کیا چاہیے نہیں تو اپنی مانند وہ دوسرے کو رسوا کریگا۔

۱۰۸۳) نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔

یہہ مثل اس اصل کے ناداں بے ہنر پر اطلاق کرتے ہیں جو کسی کمال کا دعوا کرتا ہے پر اسکے بتلانیکو محال شرطیں لگاتا ہے نقل ہے کہ اگلے زمانے میں رادھا ایک کنچن تھی جو رقاصی کا دعوا کرتی لیکن اپنا عجز چھپانیکے لئے یہ شرط لگائی تھی کہ اگر نو من تیل سے قنادیل روشن کروگے تو ناچوں اسکے رقص کے شائقین اس بات میں قاصر تھے۔

۱۰۸۴) نیا نو دن پرانا سو دن۔

یعنے نیا پن کسی چیز کا زوال پذیر ہے اور کہنگی پائیدار پس نئے پن پر فریفتہ نہ ہوا چاہیے۔

۱۰۸۵) نیا نوکر ہرن مارے۔

یعنے نیا نوکر ہرن کا شکار کرتا ہے اور البتہ اس کام کے لئے چالاکی درکار ہے پس جب نوکر پرانا ہوتا ہے تو سستی اور بے پروائی اسکے مزاج میں پیدا ہوتی ہے۔

۱۰۸۶) نئی جوانی اور ماںجھا ڈھیلا۔

عنوان شباب تو ہے پر کمر میں زور نہیں یہہ مثل کسی خستہ اور اکھڑے ہوئے نوجوان پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۰۸۷) نیچ ہئے ہلے رہیں گیند کو پرت۔

جون جون ماتھے مارئے تیون تیون اونچے ہوت۔

یعنے کمینے لوگ خوش دلی سے اوقات بسر کرتے ہیں انکی خاصیت بٹے یعنے گوسے (گیند) کی سی ہے جتنا انکی سرزنش کرے اتنا سر چڑھیں یا بلند ہوں۔

۱۰۸۸) نئی فوجداری مرغی پر نقارہ۔

جب کسی نئی ریاست کے قوانین برے اور نامعقول ہوں تو یہہ مثل ان پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۰۸۹) تیل کا ٹیکا کوڑھ کا داغ۔

یہہ مثل ایسے ایک عیب پر اطلاق کرتے ہیں جس کا ازالہ دشوار ہو۔

۱۰۹۰) نیم نہ میٹھا ہوئے سینچ گڑ گھی سے۔

سینچنا پانی ڈالنے کو کہتے ہیں یعنے کودن (احمق) آدمی کی تعلیم و تربیت بے فائدہ ہے۔

۱۰۹۱) نئی ناگن تنگے پہ پھن۔

تنگا کہتے ہیں دم کو یہ کہاوت اس پر اطلاق کرتے ہیں جو حماقت کی راہ سے ایک کام میں قدم رکھتا ہے جسکی حقیقت سے کچھ واقف نہ ہو چنانچہ سودا نے کہا ہے

یک جہان کہنے لگا ہے اب سخن ” ہے نئی ناگن وہ اور تنگے پہ پھن۔

۱۰۹۲) نئی نائن اور بانس کی نہرنی۔

نائن حجام کی عورت اور نہرنی ناخن گیر کو کہتے ہیں یہہ مثل اس پر اطلاق کرتے ہیں جو ایک نیا کام کرتا ہے جس میں سوائے مضرت کے کچھ فائدہ نہیں۔

۱۰۹۳) واری گئی پھیری گئی جلوے کے وقت ٹل گئی ۔

یعنے وہ عورت کسی پر نثار اور تصدیق ہوے لیکن ضرورت کی وقت پہلو تہی کیا ۔

۱۰۹۴) واہ واہ میاں بانکے تیرے دگلے میں سو سو ٹانکے ۔

یہ مثل ایسے رند بانکے پر اطلاق کرتے ہیں جو قلاش ہو ۔

۱۰۹۵) ولایت میں کیا گدھے نہیں ہوتے ۔

مراد اس سے یہ ہے کہ ہر ایک ملک کے آدمیوں میں احمق بھی ہوا کرتے ہیں ۔

۱۰۹۶) وقت پر گدھے کو باپ کہنا ۔

یعنے ضرورت کے وقت کسی ذلیل احمق کی تعظیم درکار ہوتی ہے ۔

۱۰۹۷) وہ دن گئے جو خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے ۔

یعنے اقبال جاتا رہا اور برے دن آئے ۔

۱۰۹۸) وہ گڑ نہیں جو مکھی بیٹھے یا کھائے ۔

جب کوئی شخص ایسے کی خوشامد لجاجت کرتا ہے جس سے کچھ امید خیر کی نہ ہو اس پر یہ مثل اطلاق کرتے ہیں ۔

۱۰۹۹) وہی پھول جو مہیسر چڑھیں ۔

مہیسر معبود ہے ہندوں کا یہ مثل گویا مقولہ ہے اس شخص کا جس نے ایک چیز کسی بڑے آدمی کی نذر کی اس نے قبول کیا اور اس سے اس شئے کی قدر و منزلت بڑھی ۔

۱۱۰۰) وہی کنیا جس کے ابلق بال ۔

کنیا کہتے ہیں دوشیزہ کو یہ مثل کسی عجیب یا غیر ممکن چیز پر اطلاق کرتے ہیں ۔

۱۱۰۱) ہاتھ پانوں کی کاہلی اور منہ میں مونچھین جائیں ۔

مونچھ کہتے بروت کو مورد اس مثل کا وہ آدمی ہے جو نپٹ (بالکل) اور غافل ہو ۔

۱۱۰۲) ہاتھ کو ہاتھ پہچانے۔

یہ جواب ہے اسکا جو کسی اور کے دئے ہوئے پیسوں کو مانگے مقصود قال کا یہہ ہے کہ میں اسی کو دونگا جس کے ہاتھ سے لیا ہوں۔

۱۱۰۳) ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا۔

سوجھنا کہتے ہیں محسوس ہونے کو بڑے اندھیرے پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۱۰۴) ہاتھ کا چوہا بل میں بیٹھا۔

وہ چوہا جو پکڑا تھا اپنے سوراخ میں جاتا رہا یعنے ایسی چیز جو ایکبار شخص کے ہاتھ میں آئی تھی اسکے قبضے سے نکل گئی۔

۱۱۰۵) ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

یعنے ہاتھ کے کنگن کو دیکھنے کے لئے آئینے کی کیا حاجت جب کسی کے سوال کا جواب بدیہی اور ظاہر ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۱۱۰۶) ہاتھ لیا کاسا تو بھیکھ کا کیا سانسا۔

سانسا کہتے ہیں اندیشہ و تامل کو کذافی دلیل ساطع یعنی جب تو نے کاسہ گدائی ہاتھ میں لیا ہے تو بھیک مانگنے میں تامل کاہے کو۔

۱۱۰۷۔ ہاتھ میں لانا پات میں کھانا

یہہ مثل کسی سرسری اور بے انتظام گذران پر اطلاق کرتے ہیں

۱۱۰۸۔ ہاتھ نہ گلے ناک میں پیاز کے ڈلے

یہی مثل ایسے عجیب زیور پر اطلاق کرتے ہیں جو پہننے والے کو زیب نہ دے

۱۱۰۹۔ ہاتھ نہ مٹھی ہلبلاتی اٹھی

یعنے یہہ عورت تہیدست ہے اس پر بھی بیقراری سے اٹھی یہہ مثل ایسے پر اطلاق

کرتے ہیں جو ایک چیز کے خریدنے کی بہت آرزو رکھتا ہے پر اسکے پاس پیسے نہیں

۱۱۱۰- ہاتھوں مہندی پانوں مہندی اپنے چُھن اوروں دہندی

یعنے یہہ عورت اپنے ہاتھ پانوں کو حنا لگاتی ہے اور کہتی ہے کہ دوسرے بھی ایسا کریں ظاہر ہے کہ جب آدمی ہاتھ پانون کو مہندی لگاتا ہے تو ایک وقت معین تک بیکار معطل رہتا ہے پس مورد اس مثل کا وہ شخص ہے جو اپنی سستی اور کہالت دوسروں کو سکھاوے کبھی اس مثل سے خود آرائی اور تبختر بھی ارادہ کر سکتے ہیں

۱۱۱۱- ہاتھی پھرے گانو گانو جسکا ہاتھی اسی کا نانو

مراد اس سے یہہ ہے کسی کا بیٹا کسی قرابتی کے پاس پرورش پاوے تو بھی لوگ اسکو باپ ہی کی طرف منسوب کرینگے

۱۱۱۲- ہاتھی کا بوجھ ہاتھی ہی اٹھاتا ہے

مراد اس سے یہہ ہے کہ جس کام میں دقت ہو اسکی سربراہی فقط دانشمندوں سے ہوتی ہے

۱۱۱۳- ہاتھی کا دانت گھوڑے کی لات موذی کا چنگل

یہہ بد دعا ہے یعنے خدا کرے کہ تو ان بلیات میں سپڑے

۱۱۱۴- ہاتھی نکل گیا دم اٹک گئی

جب ایک کام قریب الاتمام ہو کے ناقص رہ جاتا ہے تو کہتے ہیں پھر کبھی سخافت و لاغری پر بھی اطلاق کرتے ہیں جیسا سودا نے کہا ہے ضعیفی نے کی اسکی قبر ہی کم نکل ہاتھی گیا اور رہ گی دم

۱۱۱۵- ہاتھی ہزار لٹا تو بھی سوا لاکھ ٹکے کا

یعنے فیل اگرچہ دبلا ہو جاوے تب بھی قیمتی ہے کسی بڑے مال و دولت میں توتا ہو تو

قدر و منزلت اسکی باقی رہتی ہے

۱۱۱۶۔ ہاٹ ہاٹ پکارے بیسا جیسا کرے سو پاوے تیسا

بیسا نام ہے ایک فقیر کا اسنے ہر ایک بازار میں جب گذر کرتا یوں کہتا جو جیسا کریگا ویسا پاویگا قولہ تعالے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ

۱۱۱۷۔ ہارے کا نیاو کیا

یعنے جو قضیہ کہ فیصل ہو چکا اسکا علاج کیا ہے۔

۱۱۱۸۔ ہال میں پھال دہی میں موسل۔

ہال زمین نما کرنے کی لکڑی اور پھال وہ لوہا جو اس میں نصیب کرتے ہیں اس شخص پر اطلاق کرتے ہیں جو کسی کام میں بن بلائے بزور دخل دیتا ہے۔

۱۱۱۹۔ ہانڈی میں ہوگا سو ڈوئی میں آپ ہی آویگا۔

یعنے اگر کوئی شی کسی مقام میں ہے تو آخر کو نمود ہوگی۔

۱۱۲۰۔ ہر بھوم کا راج۔

ہر بھوم نام ہے ایک قریے کا جو الہ آباد کے نزدیک واقع ہے کہتے ہیں کہ وہاں ستم و ظلم بہت ہوا کرتا ہے راج کہتے شاہی کو بے انصافی کے مقام میں یہ مثل اطلاق کرتے ہیں

۱۱۲۱۔ ہر جیسے کو تیسا۔

یعنے حق تعالے کسی کو ہر ایک چیز اسکی لیاقت کے موافق دیتا ہے۔

۱۱۲۲۔ ہر روز نیا کوا کھودنا اور نیا پانی پینا۔

یہ مثل خانہ بدوشی اور لاابالی گزران پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۱۲۳۔ ہر نوالے بسم اللہ۔

یہ مثل زہد بارد اور طاعت ریائی پر اطلاق کرتے ہیں۔

۱۱۲۴۔ ہلدی لگے نہ پھٹکری۔

کسی کام پر جو مفت میں چلے اطلاق کرتے ہیں۔

۱۱۲۵۔ ہل نہ سکوں میرے سو بجرے۔

بجرا حصے کو کہتے ہیں یعنے مجھے حرکت کی طاقت نہیں پر میرے سو حصے ہیں یہ مثل کسی مرد کاہل پر جو حریص ہو اطلاق کرتے ہیں۔

۱۱۲۶۔ ہماری ہم سے پوچھو کوہ کن کی کوہ کن جانے۔

یعنے جو چیز مجھ سے علاقہ نہ رکھے اسباب میں مجھکو تکلیف نہ دیجئے۔

۱۱۲۷۔ ہمارے بھان سے آگ لایا نام رکھا باسندر۔

باسندر اس آتش کو کہتے ہیں جو ہنود بت پرستی کے وقت سلگادیں اور وہ آگ کسی کو نہیں دیتے یہ مثل ایسے پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنے محسن کے سامنے غرور اور نخوت کرتا ہے۔

۱۱۲۸۔ ہمارے دادے نے گھی کھایا ہمارا ہاتھ سونگھو۔

یہ مثل اس بے لیاقت آدمی پر اطلاق کرتے جو اپنے آباواجداد کے نام پر فخر کرتا ہے

۱۱۲۹۔ ہم چوڑے بازار سکڑا۔

یہ مقولہ کسی جھوٹے لاف زن کو کہتے ہیں۔

۱۱۳۰۔ ہم سے اور چوسر۔

کیا ہم سے چوسر کھیلنے کا خیال رکھتے ہو یعنے ہم اس کام کے لایق نہیں۔

۱۱۳۱۔ ہوت کو جوت ہے۔

تصرف کسی کا ایک چیز کو رونق بخشتا ہے۔

۱۱۳۲۔ ہونس سے ریس بھلی۔

ہونس کہتے ہیں حسد کو اور ریس کی معنی غبطہ ہے۔

۱۱۳۳۔ ہونہار بروکے چکنے چکنے پات۔

بروا بکسر اول نہال اور سبزہ یہہ مثل کسی تیز طبع اور ہونہار لڑکے پر اطلاق کرتے ہیں

۱۱۳۴۔ یاران چوری اور پیران دغا بازی

یعنے کیا تو یاروں سے چوری اور پیروں سے دغا بازی کرتا ہے۔

۱۱۳۵۔ یاد کروں پیار کروں چوتڑ تلے انگارہ دھروں جل جائے تو کیا کروں۔

یہ مثل اس پر اطلاق کرتے ہیں جو بظاہر دوستی بتلاتا ہے پر باطن میں دشمن ہے۔

۱۱۳۶۔ یہاں تمھاری ٹکی نہیں لگنے کی۔

یعنے اس تنور میں تمہاری روٹی نہ پکیگی جب مخاطب کو کسی مقام میں رسائی کی طاقت نہ ہو تو یوں کہتے ہیں۔

۱۱۳۷۔ یہاں حضرت جبرائیل کے بھی پر جلتے ہیں۔

اس مثل سے کسی کا تقدس اور جلالت قدر مراد ہے۔

۱۱۳۸۔ یار کی یاری سے کام ہے کہ فعلوں سے۔

یعنے اسکے فعلوں سے کام نہیں بلکہ دوستی مقصود ہے۔

۱۱۳۹۔ یہاں کے بابا آدم نرالے ہیں۔

بابا آدم سے آدم علیہ السلام مراد ہے ایسی راہ و رسم جو عجیب اور بد ہو اطلاق کرتے ہیں

۱۱۴۰۔ یہہ تو کبیری کہہ گئے ہیں۔

کبیر نام ہے ایک ناصح کا یعنے یہ بات سچ ہے۔

۱۱۴۱- یہ گہنگا کسی کی کھدائی ہے۔

یہہ مثل بطور استفہام ہے ایسے شخص پر جو اپنے مال و دولت کا غرور کرتا ہے۔ اطلاق کرتے ہیں دو ارادوں سے ایک تو یہ کہ یہ سب خدا کی عنایت کی ہے دوسرا یہ کہ وہ شخص متکلم کا ممنون ہے۔

۱۱۴۲- بہی گو اور بہی میدان۔

فارسی ہمیں گو وہمیں میدان یعنے چاہو تو امتحان کر لو۔

۱۱۴۳- یہہ منھ پان جوگا۔

جوگا کہتے ہیں لایق کو یہ مثل بطور استفہام انکاری کے ہے اس پر اطلاق کرتے ہیں جو اپنے حوصلے سے زیادہ لاف کرے۔

جنوبی ہند کی اردو صحافت

(اترپردیش اردو اکیڈیمی اور مغربی بنگال اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ کتاب)۔

یہ کتاب اس نقط نظر سے بہت اہم ہے کہ اس موضوع پر اس سے پہلے کوئی کام نہیں ہوا۔ اس کتاب میں کئی ایسے اخباروں کا ذکر آیا ہے جن کا نام اس سے پہلے نظر سے نہیں گزرا۔

ڈاکٹر خلیق انجم اڈیٹر ہماری زبان نئی دہلی۔

ڈاکٹر محمد افضل اقبال کی دیگر مطبوعات

۱۔ تذکرہ سعید (اردو انگریزی) ۱۹۷۳ء

حیدرآباد کے مشہور علمی و دینی خدمت گزار خاندان کا مفصل و مستند تذکرہ بہت سے مضمونوں کا مجموعہ جن میں سے ہر ایک دل چسپ و پر معلومات ہے خصوصاً ڈاکٹر یوسف الدین محمد افضل اقبال، ڈاکٹر محمد غوث کے قلم سے نکلے ہوئے علوم اسلامیہ، ثقافت اسلامیہ اور عثمانیہ یونیورسٹی کے سارے طلبہ کے لیے قابل مطالعہ

محمد عبدالماجد دریابادی، مدیر صدق جدید۔ لکھنو

۲۔ مدراس میں اردو ادب کی نشو و نما (جلد اول) ۱۹۷۹ء

مدراس یونیورسٹی کے ایم فل کے نصاب میں شامل اور آندھرا پردیش اردو اکیڈمی کا پہلا انعام پانے والی تحقیقی کتاب:

"یہ کتاب مصنف کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے ان کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی ہے۔ ابھی تک اس موضوع پر کوئی اچھی کتاب موجود نہیں تھی اس کتاب سے یہ کمی پوری ہوگی۔ اس سے مصنف کی محنت اور سلیقہ کا پتہ چلتا ہے

۔

ماہ نامہ "معارف" اعظم گڑھ۔ (یوپی)

مقالہ نگار نے علاقہ مدراس کے ادیبوں کا تذکرہ بڑی جامعیت سے کیا ہے۔ ادیبوں کی تفصیل اور ریل پیل دیکھ کر مقالہ نگار کی غیر معمولی عرق ریزی کا اندازہ ہوتا ہے۔ عام طور پر پی۔ ایچ ڈی کے مقالوں کی تیاری میں اتنی محنت نہیں کی جاتی۔ علاقہ مدراس کی حد تک ان کا کارنامہ ایک جامع کام ہے اور تاریخ ادب کے احصار کا ایک خلاء پر کرتا ہے۔ بہت کم ایسے محقق ہوں گے جن کی پہلی تصنیف اتنے اچھے معیار کی ہو

پروفیسر گیان چند جین۔ صدر شعبہ اردو سنٹرل یونیورسٹی آف حیدرآباد

طباعت: دائرہ پریس، چھتہ بازار

میں نے اس کتاب کو اپنے یہاں ایم۔ فل میں مقامی موضوعات پر کام کرنے والوں کے لیے داخل نصاب فی الفور کر لیا۔ یہ کتاب کام کی ہے اور آئندہ تحقیق کرنے والوں کے لیے بنیادی مواد فراہم کرتی ہے۔ اللہ کرے کہ آپ کا ذوق تحقیق و تصنیف اور بالیدہ ہو اور آپ اردو دنیا میں اس سے زیادہ شہرت حاصل کریں۔

پروفیسر نجم الہدیٰ صدر شعبہ عربی، فارسی اردو، مدراس یونیورسٹی

۳۔ فورٹ سینٹ جارج کالج دکنی زبان و ادب کا ایک اہم مرکز ۱۹۷۹ء

اترپردیش اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ تحقیقی کتاب

"اردو زبان و ادب کی نشوونما میں مدراس اور جنوبی ہند کا حصہ انتہائی اہمیت رکھتا ہے کلکتہ کے فورٹ ولیم کالج کی طرح مدراس کے فورٹ سینٹ جارج کالج کا رول نہایت اہم ہے۔ ڈاکٹر افضل اقبال نے بڑی محنت کے ساتھ منتشر مواد کو جمع کیا ہے۔ ان کی تحقیقی کتاب اردو لٹریچر میں ایک خوش گوار اضافہ ہے۔ میں بڑی مسرت کے ساتھ اس نئی کتاب کا خیر مقدم کرتی ہوں۔

پروفیسر انا میری شمل پروفیسر انڈو مسلم کلچر ہارورڈ یونیورسٹی (امریکہ)

۴۔ جنوبی ہند کی اردو صحافت

اترپردیش اور مغربی بنگال اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ تحقیقی کتاب

اردو میں صحافت نگاری سے متعلق امداد صابری، عتیق صدیقی، عبدالسلام خورشید وغیرہ کی کتابیں دستیاب ہیں لیکن ان تصانیف میں جنوبی ہند کی صحافت کو مناسب نمائندگی نہ مل سکی تھی افضل الدین اقبال کی کاوشوں سے یہ گوشہ پوری طرح روشنی میں آگیا ہے۔ کتاب کو چھوٹے بڑے تقریباً اسی (۸۰) عنوانات میں بانٹا گیا ہے۔ اس

کے خاص خاص ابواب مندرجہ ذیل ہیں۔ صحافت کیا ہے، ہندوستان میں صحافت کی ابتداء. جنوبی ہند میں اردو صحافت کی ابتداء. مدراس کے قدیم اردو اخبارات، جنوبی ہند کی قدیم اردو صحافت کا ایک جائزہ، جنوبی ہند کے اردو مطابع۔ کتاب کے ہر صفحے پر مصنف کی عرق ریزی اور جان سوزی کا ثبوت ملتا ہے۔

پروفیسر مظفر حنفی، پروفیسر اقبال چیر شعبہ اردو کلکتہ یونیورسٹی

یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے مواد کے لحاظ سے خاصی اہمیت رکھتی ہے۔ مولف نے بڑی تحقیق و تلاش کے بعد اس خطے میں شائع ہونے والے قدیم اخبارات کا کھوج لگایا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ مدراس کے ان قدیم مطابع کی نشان دہی بھی کی ہے جو اس دور میں طباعت کی خدمات انجام دے رہے تھے۔

.... اس طرح انھوں نے اپنے موضوع کے بہت سے نئے گوشوں پر روشنی ڈال کر یہ مختصر مگر مفید اور تحقیقی کتاب پیش کی ہے۔

روزنامہ "جنگ" کراچی

میں کراچی گیا تھا آپ کی تصنیف "جنوبی ہند کی اردو صحافت" جناب حمید الدین شاہد نے عنایت فرمائی دیکھ کر طبیعت خوش ہوئی۔ اردو صحافت کی اہمیت کو علمی و ادبی طبقے نے سمجھا نہیں ہے۔ اس پر کام زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ آپ اس پر زیادہ توجہ دیں۔ نوجوان ہیں۔

مولانا امداد صابری۔ دہلی۔

۵۔ اردو کا پہلا نثری ڈرامہ اور کیپٹن گرین اوے

اترپردیش اردو اکیڈیمی اور آندھراپردیش اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ کتاب

آپ نے جن دلائل اور حوالوں کے ساتھ یہ کتاب پیش کی ہے اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ یہی ڈرامہ اردو کا پہلا نثری ڈرامہ ہے اس تحقیق پر میں آپ کو مبارک

باد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر جمیل جالبی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی۔ پاکستان

۱۸۵۲ء کے بعد جن ڈراموں کو جن سرپرستوں نے اعزاز اولیت سے نوازا ہے ڈاکٹر افضل الدین اقبال نے ان کے دعوؤں کو بھک سے اڑا دیا ہے یہی ان کی اہمیت ہے ۔۔۔۔ انھوں نے گوپی چند جلندھر، بلبل بیمار، خورشید، سجاد سنبل اور صولت عالم گیری کو اردو کے پہلے ڈرامے کے مقابلے سے ایک قلم خارج کر دیا۔ اندر سبھا بھی اس زمرے سے خارج ہو جاتی ہے اس طرح ڈاکٹر افضل الدین اقبال کی کتاب اردو ڈرامے کی تحقیق میں غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔

پروفیسر گیان چند جین صدر شعبہ اردو سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد

۶۔ حکایات لطیفہ اردو کی قدیم ترین دلچسپ مختصر کہانیاں

آندھرا پردیش اردو اکیڈیمی کی ایوارڈ یافتہ تحقیقی کتاب

" حکایات لطیفہ " اردو کی قدیم ترین دلچسپ مختصر کہانیوں کا مجموعہ ہے اسے شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی کے جواں سال محقق ڈاکٹر افضل الدین اقبال نے مرتب کر کے شائع کیا ہے ڈاکٹر افضل الدین اقبال دکن کے ان چند قابل ذکر مصنفین میں سے ہیں جنھوں نے اپنی تحقیقی کاوشوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جامعہ عثمانیہ کی نئی نسل شعبہ اردو کی گراں قدر ادبی روایات کی پاسداری سے غافل نہیں اور اس کا تسلسل برقرار رکھنے کی مساعی میں مصروف ہے۔ حکایات لطیفہ فورٹ سینٹ جارج کالج کا ایک ناقابل فراموش ادبی کارنامہ ہے۔

پروفیسر سیدہ جعفر صدر شعبہ اردو سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد۔